بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

موضوع : ماتم کا ثبوت اہلسنت کتب سے سکین

1 مختلف شخصیات کا ماتم

2 فرشتے کا شہادت امام حسین ع کی خبر دینا اور رسول اللہ کا گریہ

3 شہادت امام ع پر رسول خدا کی درد بھری حالت

4 شہادت کے بعد خاندان بنی ہاشم اور جنات کا نوحہ و مرثیہ

محمد ثقلین عباس

جلد یازدہم

مُسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

حدیث نمبر: ۲۴۵۱۱ تا حدیث نمبر: ۲۶۹۴۴

مؤلف: حضرۃ الامام احمد بن حنبل المتوفی ۲۴۱ھ

مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

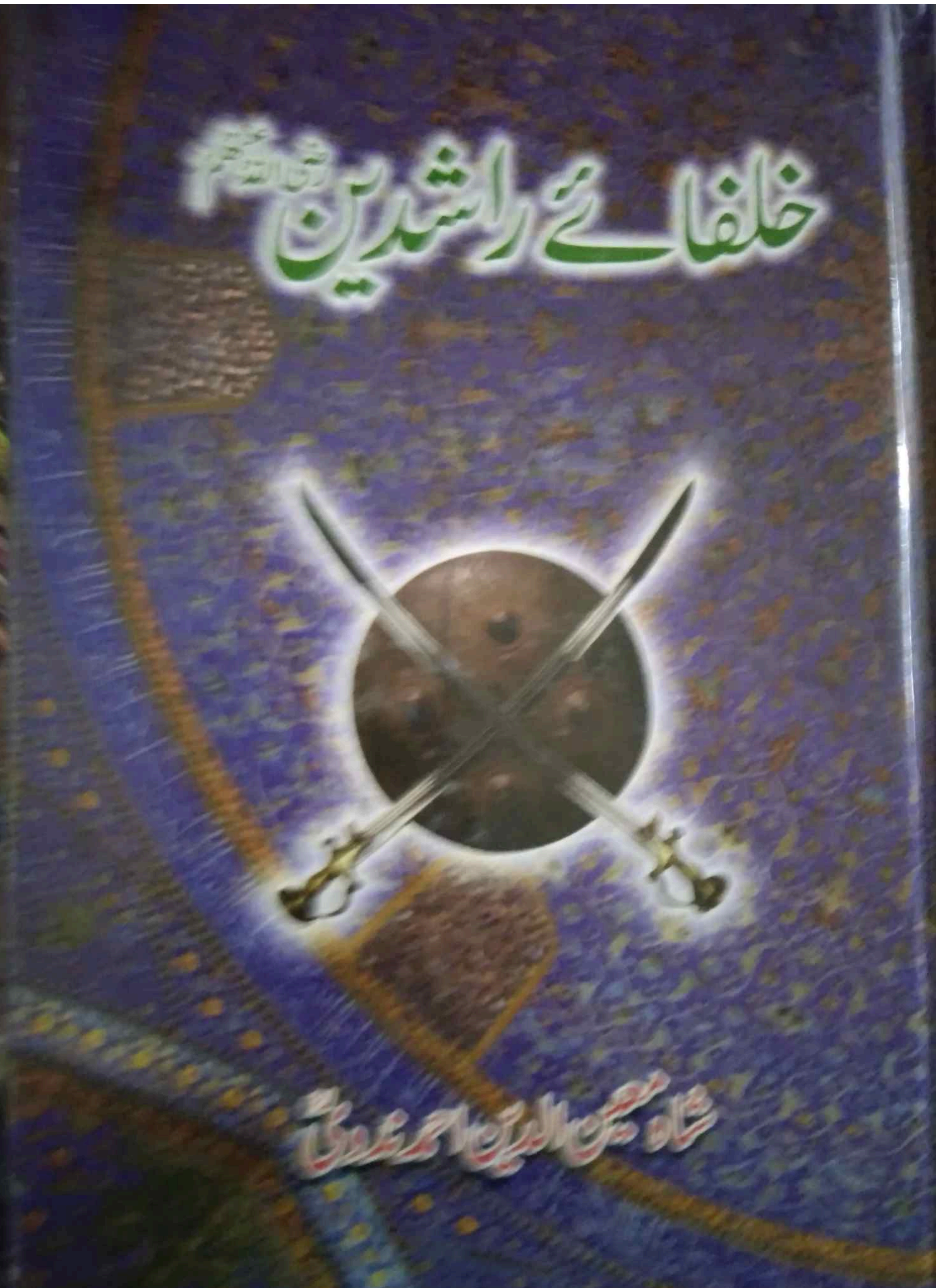
عَائِشَةَ قَالَتْ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ حِينَ دَخَلَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاضْطَجَعَ فِي حِجْرِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ سِوَاكٌ أَخْضَرُ قَالَتْ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فِي يَدِهِ نَظَرًا عَرَفْتُ أَنَّهُ يُرِيدُهُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُحِبُّ أَنْ أُعْطِيَكَ هَذَا السِّوَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ فَأَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ لَهُ حَتَّى أَلَنْتُهُ وَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهُ قَالَتْ فَاسْتَنَّ بِهِ كَأَشَدِّ مَا رَأَيْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ قَبْلَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ وَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَثْقُلُ فِي حِجْرِي قَالَتْ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ فَإِذَا بَصَرُهُ قَدْ شَخَصَ وَهُوَ يَقُولُ بَلْ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى مِنَ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ خُيِّرْتَ فَاخْتَرْتَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَتْ وَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [اخرجه النسائي في الكبرى (۷۱۰۲) قال شعيب: اسناده حسن]

(۲۶۸۷۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام وصال کے دن مسجد سے واپس آ کر میری گود میں لیٹ گئے، اسی دوران حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر کا کوئی فرد ہاتھ میں سبز مسواک لئے ہوئے آیا، نبی علیہ السلام نے اس کی طرف اس طرح دیکھا کہ میں سمجھ گئی نبی علیہ السلام مسواک کرنا چاہتے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں یہ مسواک آپ کو دوں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہاں! میں نے اسے لے کر چبا کر نرم کیا اور نبی علیہ السلام کو پیش کی، نبی علیہ السلام نے اسی طرح عمدگی سے مسواک کی جس طرح میں انہیں پہلے کرتے ہوئے دیکھتی تھی، پھر نبی علیہ السلام نے اسے رکھ دیا، میں نے محسوس کیا کہ نبی علیہ السلام کا جسم بھاری ہو رہا ہے، میں نے ان کے چہرے پر نظر ڈالی تو ان کی نگاہیں اوپر اٹھی ہوئی تھیں اور وہ کہہ رہے تھے "جنت میں رفیق اعلیٰ کے ساتھ" میں نے کہا کہ آپ کو اختیار دیا گیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، آپ نے اسے اختیار کر لیا اور اسی دن نبی علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔

(۲۶۸۸۰) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَبَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَفِي دَوْلَتِي لَمْ أَظْلِمْ فِيهِ أَحَدًا فَمِنْ سَفَهِي وَحَدَاثَةِ سِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قُبِضَ وَهُوَ فِي حِجْرِي ثُمَّ وَضَعْتُ رَأْسَهُ عَلَى وِسَادَةٍ وَقُمْتُ أَلْتَدِمُ مَعَ النِّسَاءِ وَأَضْرِبُ وَجْهِي

(۲۶۸۸۰) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا وصال میری گردن اور سینہ کے درمیان اور میری باری کے دن میں ہوا تھا اس میں میں نے کسی پر کوئی ظلم نہیں کیا تھا لیکن یہ میری بیوقوفی اور نوعمری تھی کہ میری گود میں نبی علیہ السلام کا وصال ہوا اور پھر میں نے ان کا سر اٹھا کر تکیہ پر رکھ دیا اور خود عورتوں کے ساتھ مل کر رونے اور اپنے چہرے پر ہاتھ مارنے لگی۔

(۲۶۸۸۱) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنِ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمَارَةَ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ مَا عَلِمْنَا بِدَفْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا صَوْتَ الْمَسَاحِي مِنْ


خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم
شاہ معین الدین احمد ندوی

کی پیاس خون سے بجھ چکی تھی' اب مآل کار کو سوچ کر اپنی حرکت پر نادم تھے' لیکن دشمنوں نے اسلام کیلئے سازش کا جو جال بچھا تھا اس میں وہ کامیاب ہو چکے تھے' متحد اسلام سنی شیعہ' خارجی اور عثمانی مختلف حصوں میں بٹ گیا اور ایسا تفرقہ پڑا جو قیامت تک کے لیے قائم رہ گیا۔

حضرت علی مسجد سے نکل کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف آ رہے تھے کہ راہ میں شہادت کی اطلاع ملی' یہ خبر سنتے ہی دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا' الہی!! میں عثمان کے خون سے بری ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہنوئی سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے کہا لوگو! اگر کوہ احد تمہاری اس بداعمالی کے سبب پھٹ کر تم پر گر پڑے تو بھی بجا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جو صحابہ میں فتنہ و فساد کی پیشین گوئی کے سب سے بڑے حافظ اور آنحضرتؐ کے محرم اسرار تھے' فرمایا: آہ! عثمان کے قتل سے اسلام میں وہ رخنہ پڑ گیا جو اب قیامت تک بند نہ ہو گا۔ حضرت ابن عباس نے کہا اگر تمام خلقت عثمان کے قتل میں شریک ہوتی تو قوم لوط کی طرح آسمان سے اس پر پتھر برستے۔ ثمامہ بن عدی صحابی کو جو صنعائے یمن کے والی تھے' اس کی خبر پہنچی تو وہ رو پڑے اور فرمایا کہ افسوس! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانشینی جاتی رہی۔ ابوحمید ساعدی صحابی نے قسم کھائی کہ جب تک جیوں گا' ہنسی کا منہ نہ دیکھوں گا' عبداللہ بن اسلام صحابی نے کہا' آہ! آج عرب کی قوت کا خاتمہ ہو گیا۔ حضرت عائشہ نے فرمایا' عثمان مظلوم مارے گئے' اللہ کی قسم! ان کا نامہ اعمال دھلے کپڑے کی طرح پاک ہو گیا' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسوؤں کا تار جاری تھا۔ حضرت ابوہریرہ کا یہ حال تھا کہ جب اس سانحہ کا ذکر آ جاتا تو دھاڑیں مار مار کر روتے۔[1]

حضرت عثمان کا خون سے رنگین کرتہ حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا کی کٹی ہوئی انگلیاں شام میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئیں جب وہ کرتہ مجمع عام میں کھولا گیا اور انگلیاں لٹکائی گئیں تو ماتم برپا ہو گیا اور انتقام انتقام کی آوازیں آنے لگیں۔

[1] یہ تمام الفاظ ابن سعد جلد ۳ قسم اول ص ۵۵ ' ۵۶ میں مذکور ہیں حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا فقرہ صحیح بخاری باب اسلام سعید بن زید میں بھی مذکور ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فقرہ حاکم نے مستدرک میں بسند صحیح نقل کیا ہے۔

طبقاتِ ابنِ سعد

طبقات الکبریٰ

مُصنّف
محمد بن سعد
(المتوفی ۲۳۰ھ)



نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

عبداللہ بن ینار الاسلمی نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو قبیلہ اسلم کے مکانوں کے راستے بازار کی طرف دیکھ کے حکم دیا کہ سامنے عمارت بنا کے ان کے گھر تاریک کردو اللہ ان قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کی قبریں تاریک کرے۔

نیار بن مکرم نے کہا کہ میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میرا گھر تاریک ہوگیا' میں ان چار اشخاص میں سے ہوں جنہوں نے امیرالمومنین کا جنازہ اٹھایا' دفن کیا اور ان پر نماز پڑھی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں پہچان لیا' اور کہا کہ تعمیر منقطع کردو۔ ان کے گھر کے آگے عمارت نہ بناؤ۔

معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے تنہائی میں بلا کے کہا کہ کب تم نے انہیں اٹھایا' کب دفن کیا اور کس نے ان پر نماز پڑھی؟ میں نے کہا کہ ہم نے انہیں شب شنبہ کو مغرب و عشاء کے درمیان اٹھایا۔ میں تھا اور جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ تھے' حکیم بن حزام اور ابوجہم بن حذیفہ العدوی تھے' جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' انہوں نے ان پر نماز پڑھی (ہم نے اقتداء کی) معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق کی۔ حقیقت میں یہی لوگ تھے جو قبر میں اترے تھے۔

محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ نائلہ بنت الفرافصہ اسی شب میں نکلیں' آگے اور پیچھے سے اپنا گریبان چاک کیے ہوئے تھیں' ہمراہ ایک چراغ تھا اور چلا رہی تھیں کہ "ہائے امیرالمومنین" جبیر بن مطعم نے کہا کہ چراغ گل کردو کہ ہم لوگ پہچان نہ لیے جائیں' کیونکہ میں نے ان باغیوں کو دیکھا ہے جو دروازے پر تھے' اس پر انہوں نے چراغ گل کردیا۔

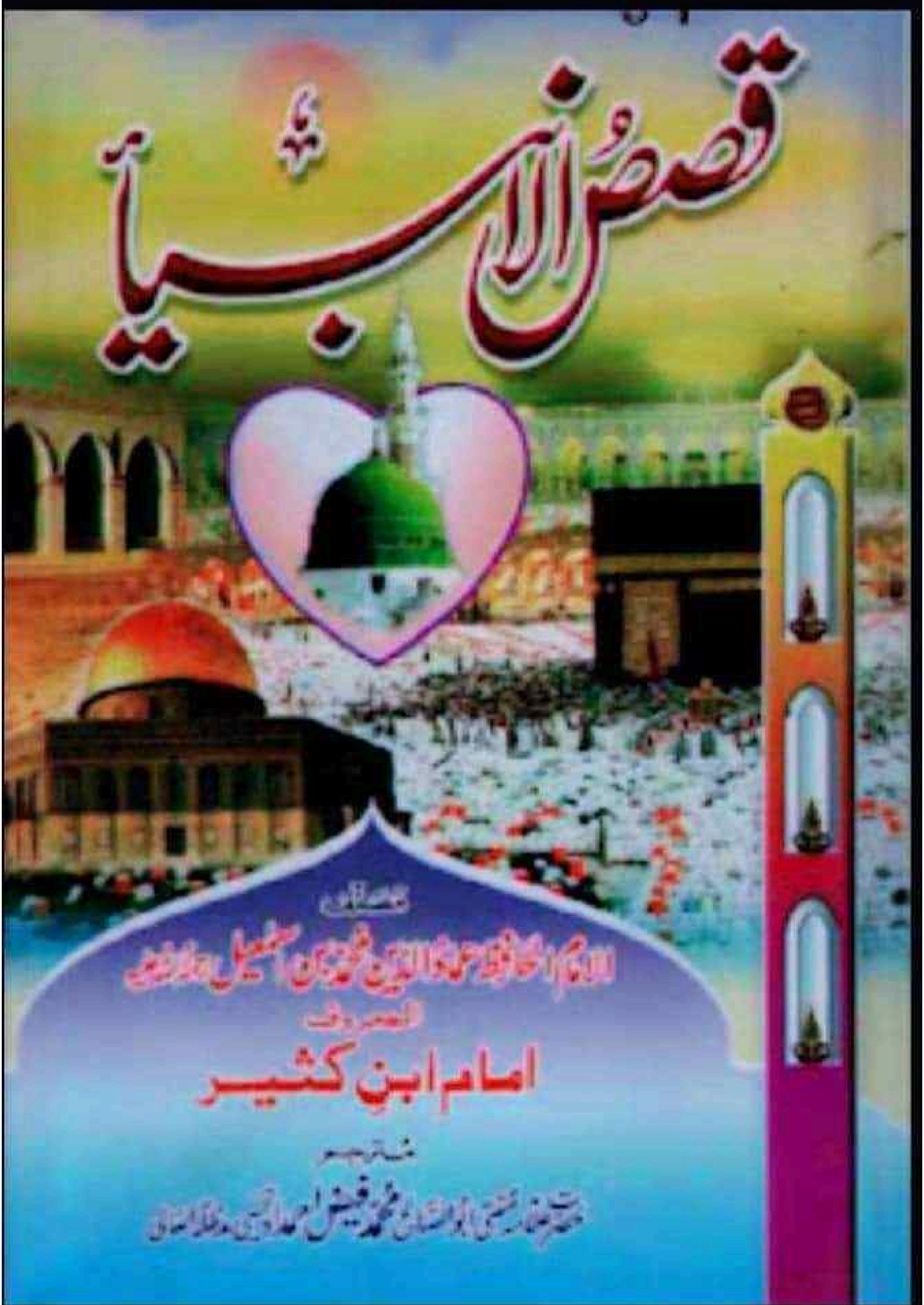
وہ لوگ جنازہ لے کے بقیع پہنچے' جبیر بن مطعم نے نماز پڑھی' ان کے پیچھے حکیم بن حزام' ابوجہم بن حذیفہ' نیار بن مکرم الاسلمی اور عثمان کی دو بیویاں نائلہ بنت الفرافصہ اور ام البنین بنت عیینہ تھیں۔

قبر میں نیار بن مکرم' ابوجہم بن حذیفہ اور جبیر بن مطعم اترے' حکیم ابن حزام' ام البنین اور نائلہ لوگوں کو قبر کا راستہ بتا رہی تھیں' انہوں نے لحد بنائی اور ان کو داخل کردیا' زیارت کے بعد سب متفرق ہوگئے۔

عبداللہ البہی سے مروی ہے کہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ پر سولہ آدمیوں کے ہمراہ نماز پڑھی جو مع جبیر کے سترہ تھے۔

ابن سعد (مؤلف) نے کہا کہ پہلی حدیث کہ ان پر چار آدمیوں نے نماز پڑھی' زیادہ ثابت ہے۔ ربیع بن مالک بن ابی عامر نے اپنے والد سے روایت کی کہ جس وقت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو میں ان کے اٹھانے والوں میں سے ایک تھا' ہم نے انہیں ایک دروازے پر اٹھایا' جلدی لے چلنے کی وجہ سے ان کا سر دروازے سے ٹکراتا۔ ہمیں باغیوں کا بڑا خوف لگا تھا' یہاں تک کہ ہم نے انہیں قبر میں جو حش کوکب میں تھی چھپادیا۔

عبدالرحمٰن بن ابی زناد سے مروی ہے کہ چار آدمیوں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو اٹھایا' جبیر بن مطعم' حکیم بن حزام' نیار بن مکرم الاسلمی اور ایک جوان عرب تھے' میں نے راوی سے پوچھا کہ وہ جوان مالک بن ابی عامر کے دادا تھے' تو انہوں نے کہا کہ مجھے نام نہیں بتایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اور عثمانی لوگ اس حرمت کی وجہ سے مجھ سے زیادہ مشہور ہیں اور اسی وجہ سے میں ان کی رعایت کرتا ہوں۔ ابوعثمان سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ ایام تشریق (۹ ذی الحجہ تا ۱۳ ذی الحجہ) کے وسط میں قتل کیے گئے۔


قصص الانبیاء
المعروف
امام ابنِ کثیر
مترجم

علیہما السلام کو میرے پڑوس سے نکال دو۔ حضرت جبرئیل "و قلنا اھبطو بعضکم لبعض عدو و لکم فی الارض مستقر و متاع الی حین" کے سر سے تاج اتارا۔ اور حضرت میکائیل علیہ السلام نے ان کی جبین سے جواہر سے مرصع پٹکا کھولا حضرت آدم علیہ السلام جنتی درخت کی ایک ٹہنی میں الجھ گئے۔ سمجھے کہ شاید اسی وقت اس خطا کی سزا دی جا رہی ہے۔ سر جھکا لیا اور عفو و درگزر کی التجا کی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا مجھ سے بھاگنا چاہتے ہو؟ عرض کی: اے میرے مولا! اپنی خطا پر نادم و شرمندہ ہوں، اس لیے بھاگ رہا ہوں، تجھ سے بھاگ کر کہا جاؤں گا۔

قیام جنت کا عرصہ:

ابن عطیہ روایت کرتے ہیں "حضرت آدم علیہ السلام جنت میں سو سال مقیم رہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ جنت میں ساٹھ سال مقیم رہے، جنت کی جدائی پر ستر سال اور اپنی خطا پر بھی ستر سال روئے اور جب آپ کے فرزند (ہابیل) قتل ہوئے تو آپ نے چالیس سال ماتم کیا۔" (اسے ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔)

جنت سے کس مقام پر اترے:

ابن ابی حاتم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جب جنت سے نکالا گیا تو آپ زمین میں "وحنا" نامی مقام پر اترے جو مکہ اور طائف کے درمیان ہے۔ اور حسن سے روایت ہے کہ کہ حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان میں اترے اور حوا علیہا السلام جدہ میں۔ ابلیس "دستمسان" سے چند میلوں کے فاصلے پر اترا اور سانپ اصفہان میں۔ (ابن ابی حاتم نے بھی اسے روایت کیا ہے۔)

سدی کا کہنا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان میں اترے اور ان کے ساتھ جنت سے حجر اسود اور جنت کے پتوں کی ایک مٹھی بھی تھی۔ آپ نے ان پتوں کو ہندوستان کی سرزمین پر بکھیر دیا تو اس سے ایک خوبصورت درخت اگ آیا۔ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "حضرت آدم علیہ السلام صفا پر اترے اور حضرت حوا علیہا السلام مروہ پر۔" (اسے بھی ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہے۔)

عبدالرزاق حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو انہیں تمام چیزوں کی کاریگری سکھا دی اور جنت کے پھلوں کا توشہ بھی عطا کر دیا اور فرمایا: تمہارے یہ دنیوی پھل ہیں تو جنت کے میوے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں تبدیلی آجاتی ہے۔ (باسی اور خراب ہو جاتے ہیں) مگر جنتی پھلوں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

تاریخ الامم و الملوک

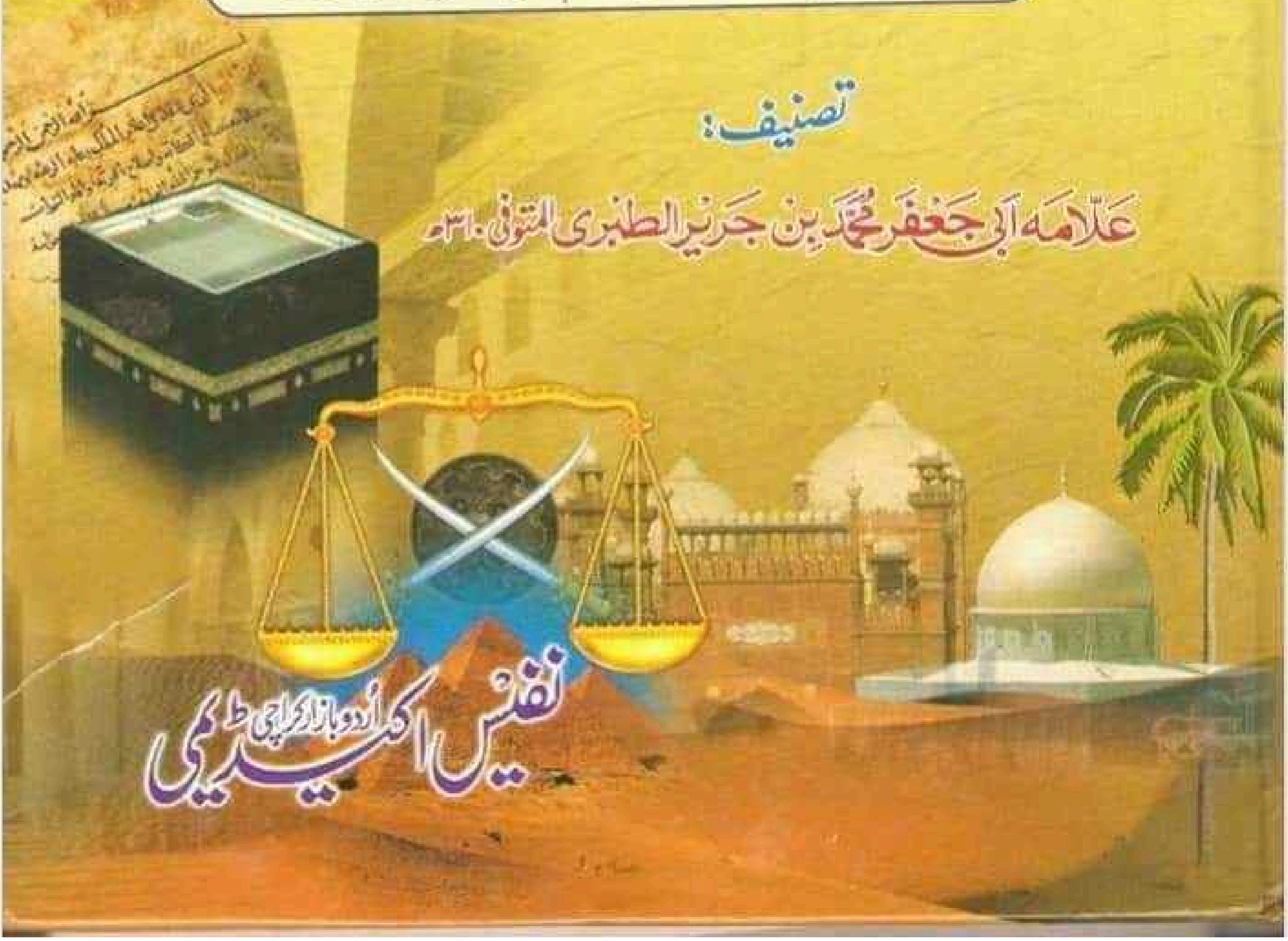
تاریخ طبری

جلد دوم

حضور نبی کریمؐ سے لے کر خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ تک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ



نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

واقعی اللہ کا رسول ہوں۔

مخریق یہودی:

جنگ احد میں مخریق یہودی مارا گیا۔ یہ بنو ثعلبہ میں الفطیون سے تھا۔ جنگ احد کے دن اس نے یہودیوں سے کہا کہ محمد کی نصرت ہم پر فرض ہے۔ یہودی کہنے لگے مگر آج سنیچر ہے۔ اس نے کہا میں سنیچر کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ اس نے تلوار سنبھالی دوسری ضروریات جنگ ساتھ لیں اور کہا کہ اگر میں مارا جاؤں تو میرا تمام مال محمد کو دے دیا جائے وہ جس طرح چاہیں اسے کام میں لائیں۔ ان انتظامات سے فارغ ہو کر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ کے ساتھ قریش سے لڑا اور مارا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے جہاں تک معلوم ہوا ہے فرمایا کہ مخریق یہود میں سب سے بہتر ہے۔

شہداء کی احد میں تدفین:

مسلمانوں نے اپنے بعض مقتولین کو مدینہ لا کر دفن کر دیا مگر پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی ممانعت کر دی اور کہا جہاں وہ گرے ہیں وہیں ان کو دفن کر دو۔

عمرو بن الجموح اور عبداللہ بن عمرو کی تدفین:

بنو سلمہ کے بعض شیوخ سے مروی ہے کہ اس روز جب آپ نے شہداء کے دفن کا حکم دیا فرمایا کہ عمرو بن الجموح اور عبداللہ بن عمرو بن حرام کو تلاش کر دو وہ اس دنیا میں ایک دوسرے کے مخلص دوست تھے اس لیے دونوں کو ایک ہی قبر میں رکھو۔ عرصہ کے بعد جب معاویہ نے قناۃ کو کھودا ان دونوں کی لاشیں برآمد کی گئیں ان میں لچک باقی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ گویا کل دفن کیے گئے ہیں۔

حمنہ بنت جحش:

آپ احد سے مدینہ واپس ہوئے حمنہ بنت جحش آپ کے پاس آئیں ان سے کہا گیا تھا کہ تمہارے بھائی عبداللہ بن جحشؓ مارے گئے۔ انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہا اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی۔ اس کے بعد ان سے ان کے ماموں حمزہؓ بن عبدالمطلب کے قتل کی اطلاع دی گئی۔ اس پر بھی انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ کہا اور دعائے مغفرت کی۔ اس کے بعد ان کے خاوند مصعب بن عمیرؓ کے قتل کی اطلاع دی گئی سنتے ہی وہ چیخ اٹھیں اور رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت کے قلب میں شوہر کی خاص جگہ ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنے بھائی اور ماموں پر ضبط کیا مگر شوہر کی موت پر چیخ اٹھیں۔

رسول اللہ ﷺ بنو عبدالاشہل اور ظفر انصاریوں کے ایک گھر سے گزرے آپ نے وہاں نوحہ و بکا کا شور سنا جو وہ اپنے مقتولین پر کر رہے تھے خود آپ کی آنکھیں اشکوں سے ڈبڈبا گئیں اور گریہ طاری ہو گیا پھر فرمایا لیکن حمزہؓ پر رونے والا کوئی نہیں ہے۔ جب سعدؓ بن معاذ اور اسیدؓ بن حضیر بنو عبدالاشہل کے خاندانی گھر آئے انہوں نے ان کی عورتوں سے کہا کہ تم چادریں اوڑھ کر جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے چچا پر نوحہ کرو۔

محمد بن سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنو دینار کی ایک عورت کے پاس آئے جس کا شوہر بھائی اور باپ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ احد میں مارے گئے تھے جب اس کو ان سب کی شہادت کی اطلاع دی گئی اس نے پوچھا یہ بتاؤ کہ رسول اللہ ﷺ کیسے ہیں۔ لوگوں نے کہا اے ام فلاں وہ بالکل اچھے اور خیریت سے ہیں۔ اس نے کہا مجھے بتاؤ تا کہ میں بچشم خود ان کو دیکھ لوں۔ لوگوں نے اشارے سے آپ کو بتایا۔ اس نے آپ کو دیکھ کر کہا آپ کی موجودگی میں ہر مصیبت بے حقیقت ہے۔

طبقات ابنِ سَعد

حصہ اوّل

اخبار النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا مفصل تذکرہ' محققانہ اور مورخانہ انداز کا شاہکار
غزوات وسرایا کا تفصیل کے ساتھ جامع بیان

سرورِ کائنات کا مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات کرانے کی تفصیل اور مرض الموت اور وفات تک کے حالات' آخر میں حضرت ابوبکر صدیق' عبداللہ بن انس' احسان بن ثابت' کعب بن مالک' اروی بنت عبدالمطلب' عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہم کے محبت اور درد میں ڈوبے ہوئے مراثی بھی شامل کردیئے گئے ہیں۔

ترجمہ
علامہ عبداللہ العمادی مرحوم

مصنف
محمد بن سعدؒ (المتوفی ۲۳۰ھ)

نفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا سوگ:

انصار اپنے مقتولین پر روئے رسول اللہ ﷺ نے سنا تو فرمایا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے والا کوئی نہیں' انصار کی عورتیں رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر آئیں اور حمزہ رضی اللہ عنہ پر روئیں رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی اور واپس جانے کا حکم دیا۔ آج تک وہ عورتیں جب انصار میں سے کوئی مرتا ہے۔ تو پہلے حمزہ رضی اللہ عنہ پر روتی ہیں پھر میت پر۔

شعبی سے مروی ہے کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے ساتھ مکر کیا (یعنی خفیہ تدبیر کی) اور یہ پہلا دن تھا کہ مکر کیا گیا۔

رسول اللہ ﷺ کے زخم:

انس بن مالک سے مروی ہے کہ احد کے دن نبی ﷺ کے دانت (جو کچلی اور سامنے کے دانتوں کے درمیان تھے) اور آپ کی پیشانی زخمی ہوگئی چہرہ پر خون بہا (صلوات اللہ علیہ رضوانہ رحمۃ وبرکاتہ)۔

آپ نے فرمایا وہ قوم کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ کیا حالانکہ وہ انہیں کے پروردگار کی طرف بلاتا تھا۔ اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لیس لك من الامر شیء او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون﴾ (یعنی آپ کو اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں خدا کو اختیار ہے۔ انہیں معاف کرے یا ان پر عذاب کرے۔ کیونکہ یہ لوگ ظالم ہیں)۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی شہادت:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب یوم احد ہوا تو مشرکین کو شکست ہوئی ابلیس نے پکار کر کہا' اے اللہ کے بندو اپنی دوسری جماعت کو دیکھو پہلی جماعت لوٹی' وہ اور ان کی دوسری جماعت باہم شمشیر زنی کرنے لگی' حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اتفاقاً ان کے باپ نعمان ہیں (جنہیں تلوار ماری جارہی ہے) تو کہا اے اللہ کے بندو' یہ تو میرے باپ ہیں' میرے باپ ہیں۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں خدا کی قسم وہ لوگ نہ باز آئے تا آنکہ انہیں قتل کر دیا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔

عروہ نے کہا کہ خدا کی قسم ان کی بقیہ خیر حذیفہ میں رہی یہاں تک کہ وہ بھی اللہ سے جا ملے۔

نوجوان صحابہ رضی اللہ عنہم کا جوش وخروش:

جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا کہ ایک محفوظ زرہ میں ہوں اور میں نے ذبح کی ہوئی گائے دیکھی تعبیر لی کہ زرہ سے مراد مدینہ اور گائے سے مراد جماعت ہے۔ اگر تم چاہو تو ہم مدینے میں مقیم رہیں جب وہ لوگ حملہ آور ہوں تو ان سے جنگ کریں۔

انہوں نے کہا' واللہ جاہلیت میں کوئی ہمارے شہر میں داخل نہ ہوا تو اسلام میں کون ہمارے پاس گھسے گا؟ آپ نے فرمایا: تمہاری مرضی' وہ چلے گئے رسول اللہ ﷺ نے زرہ پہن لی تو انہوں نے کہا' کہ ہم نے یہ کیا کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی رائے کو رد کر دیا۔ آئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کی مرضی' فرمایا کسی نبی کو جائز نہیں کہ جب وہ زرہ پہن لے تو اسے قتال سے مسلح

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد سوم

خلافت حضرت عمرؓ سے لے کر خلیفہ چہارم حضرت علیؓ تک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ



نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

بیت المال پر قبضہ:

گھر میں انھوں نے یہ اعلان کیا'' بیت المال کو حاصل کرو۔ اس کی طرف نہ بڑھو''۔

بیت المال کے محافظوں نے ان کی آواز سنی وہاں صرف دو بوریاں پڑی ہوئی تھیں اس لیے ان لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا'' بھاگ جاؤ! کیونکہ یہ لوگ دنیا کے طلب گار ہیں'' چنانچہ وہ بھاگ گئے اور یہ لوگ بیت المال کے پاس آ گئے اور اسے بھی لوٹ لیا۔

غم اور خوشی:

اس موقع پر دو قسم کے لوگ تھے نیک لوگ ماتم کر رہے تھے اور رو رہے تھے مگر باغی لوگ خوش ہو رہے تھے آخر میں یہ لوگ بہت پشیمان ہوئے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا اظہار افسوس:

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مدینہ سے نکل آئے تھے اور مکہ معظمہ کے راستے میں مقیم ہو گئے تھے تاکہ وہ ان کی شہادت کے موقع پر وہاں موجود نہ رہیں جب وہاں انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ عثمانؓ پر رحم کرے اور ان کا مددگار رہے۔ ان سے کہا گیا'' یہ لوگ اب پشیمان ہو رہے ہیں'' آپ نے فرمایا'' انھوں نے (بری) سازش کی اور جو وہ چاہتے تھے وہ پورا نہیں ہو سکا۔ ان کے لیے ہلاکت ہے آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَّلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴾ (پارہ ۲۳ : سورہ یٰسین)

'' وہ نہ وصیت کر سکتے اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ سکتے ہیں''۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مذمت:

حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو انہیں بتایا گیا'' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں'' انہوں نے فرمایا'' اللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر رحم کرے اور ہمیں خیر و عافیت عطا فرمائے'' لوگوں نے فرمایا'' اب یہ لوگ پشیمان ہو رہے ہیں'' اس پر آپ نے یہ آیت پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے)'' یہ لوگ شیطان کی طرح ہیں کہ وہ انسان سے کہتا ہے'' تم کفر اختیار کرو'' جب وہ کافر بن جاتا ہے تو وہ شیطان یہ کہتا ہے'' میں تم سے بری الذمہ ہوں میں تو اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی بددعاء:

(اس واقعہ کے بعد) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ اپنے باغ میں ہیں۔ انھوں نے پہلے سے کہہ دیا تھا'' میں ان کی شہادت کے موقع پر موجود نہیں ہوگا'' جب انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی تو انہوں نے یہ فرمایا:'' یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوششیں دنیاوی زندگی میں اکارت گئیں' حالانکہ وہ یہ خیال کرتے تھے کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں'' پھر آپ نے فرمایا:'' اے اللہ! تو انہیں (اپنے کاموں میں) پشیمان بنا اور پھر انہیں اپنی گرفت میں لے''۔

مغیرہ رضی اللہ عنہ کا مشورہ:

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ'' میں نے (حضرت) علی رضی اللہ عنہ سے کہا: یہ شخص (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) ضرور شہید ہوں

۲۔ ایک بہت خوفناک حادثہ رونما ہو گیا ہے جس نے پہاڑوں کو گرا کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔
۳۔ خلیفہ کی شہادت بہت غمناک واقعہ ہے اور اس کی وجہ سے نہایت خطرناک مصیبت نازل ہوئی ہے۔
۴۔ خلیفہ کی شہادت پر ستارے ماند پڑ گئے ہیں اور روشن آفتاب میں روشنی باقی نہیں رہی ہے۔
۵۔ مجھے کس قدر افسوس ہوا جب لوگ اپنے کندھوں پر ان کا جنازہ لے کر گئے۔
۶۔ جب انہوں نے قبر میں اپنے بھائی کو اتارا تو قبر نے کن کن چیزوں کو پوشیدہ کیا۔
۷۔ (اس قبر میں) بخشش سخاوت اور سیاست پوشیدہ ہے اور وہ نیکی بھی جو سب سے آگے بڑھ کر جاتی تھی۔
۸۔ کتنے یتیم تھے جن کی خبر گیری کی جاتی تھی اب وہ تباہ و برباد ہو گئے۔
۹۔ وہ ہمیشہ ان کا خیال رکھتے تھے اور ان کی تکالیف کو دور کرتے تھے۔
۱۰۔ آج وہ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) بقیع میں آرام فرما ہیں اور وہ (مسلمان) منتشر ہو گئے ہیں۔
۱۱۔ انہوں نے اپنے امام (خلیفہ) کو شہید کیا ہے جو بہت نیک اور پاک دامن تھے اس لیے ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔
۱۲۔ وہ حلم و بردباری کے ساتھ بار خلافت اٹھا رہے تھے۔ ان کی نیکی اور شرافت شہرۂ آفاق تھی۔
۱۳۔ اے عثمانؓ! انہوں نے تمہیں بے قصور شہید کیا ہے۔ انہوں نے تجھے گھر کی چھت کے نیچے جا کر شہید کیا ہے۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا تیسرا مرثیہ:

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ایک تیسری نظم میں (شہادت عثمانؓ کے موقع پر) یوں ارشاد فرمایا ہے:

اہل شام کی حمایت:

1. جو شخص خالص اور بے میل موت سے خوش ہوتا ہو۔ اسے چاہیے کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے معرکے کو دیکھے۔
2. (اے لوگو!) صبر کرو میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ کیونکہ مصیبت میں صبر کرنا مفید ثابت ہوتا ہے۔
3. ہم اہل شام اور اس کے امیر کے اقدام سے خوش ہیں اور ہمیں اپنے بھائیوں کے بدلے بھائی مل گئے ہیں۔
4. میرا انہی لوگوں سے تعلق قائم ہے خواہ وہ حاضر ہوں یا غائب ہوں اور جب تک میں زندہ ہوں اور میرا نام حسان ہے۔ (میں انہی سے تعلق رکھتا ہوں)
5. تم بہت جلد ان (دشمنوں) کے علاقوں میں نعرۂ تکبیر سنو گے اور (لوگ) عثمانؓ کے انتقام کے نعرے بلند کریں گے۔

حباب بن یزید کا مرثیہ:

فرزدق شاعر کے چچا حباب بن یزید مجاشعی کے یہ اشعار ہیں:

1. تمہارے باپ کی قسم! تم مت گھبراؤ کیونکہ اب خیر و برکت بہت تھوڑی رہ گئی ہے۔
2. مسلمان اپنے دین میں کمزور ہو گئے ہیں۔ اور (حضرت) عثمان بن عفان (کی شہادت) نے طویل شر و فساد چھوڑا ہے۔
3. اے ملامت کرنے والو! ہر انسان کو فنا ہونا ہے۔ اس لیے تم اللہ کے راستے پر خوش اسلوبی سے چلتے رہو۔

شہادتِ عثمان رضی اللہ عنہ پر مراثی

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد متعدد شعراء نے نظمیں لکھیں کچھ شعراء نے آپ کی مدح کی اور نوحہ لکھا کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ان کی شہادت پر خوش ہوئے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدح کرنے والے شعراء میں مشہور حضرت حسان بن ثابت انصاری کعب بن مالک انصاری اور تمیم بن ابی بن مقبل رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے مراثی:

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آپ کے مرثیہ اور تعریف میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں اور ان میں قاتلوں کی ہجو بھی ہے۔ (اشعار کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے)

1. کیا تم نے سرحدوں پر جہاد کرنا ترک کر دیا ہے؟ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار کے قریب آ کر ہم سے جنگ کی۔
2. تم مسلمانوں کے بہت برے طریقے پر گامزن ہوئے۔ اور وہ بہت برا کام تھا۔ جس کے یہ بدکار لوگ مرتکب ہوئے۔
3. (شہادت کی) رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (اس طرح شہید ہوئے کہ وہ) قربانی کے اونٹ معلوم ہوتے تھے جنہیں مسجد کے دروازے پر ذبح کیا جا رہا ہو۔
4. میں ابو عمرو (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کا ماتم کرتا ہوں وہ اپنی آزمائش میں پورے اترے اور اب وہ (قبرستان) بقیع الغرقد میں آرام فرما ہیں۔

دوسرا مرثیہ:

دوسری نظم میں حضرت حسان بن ثابت نے یوں ارشاد فرمایا ہے:

1. اگر (آج) ابن اروی (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کا گھر تباہ ہو گیا ہے (اس کا) ایک دروازہ گرا ہوا ہے اور دوسرا دروازہ جل کر ویران ہو گیا ہے۔
2. (تو کبھی ایسا بھی زمانہ تھا کہ) اس گھر پر پہنچ کر حاجت مند اپنی حاجت روائی کرتا تھا اور یہاں ذکر الٰہی اور شرافت کے کاموں کا چرچا تھا۔
3. اے لوگو! اپنے آپ کو نمایاں کرو کیونکہ اللہ کے نزدیک جھوٹ اور سچ برابر نہیں ہوتے ہیں۔
4. تم شہنشاہ عالم کا حق ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور ایسے حملہ کا اعتراف کرو جس کے آگے پیچھے (حملہ آوروں کے) گروہ تیار ہوں۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا مرثیہ:

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ (اشعار میں) فرماتے ہیں

۱۔ ہوش اڑ گئے ہیں اور آنسوؤں کا تار بہہ رہے ہیں۔

باب ۲۳

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تدفین

ابوبشیر عابدی کی روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی لاش تین دن تک (گھر میں) پڑی رہی اسے کسی نے دفن نہیں کیا۔ پھر حکیم بن خرام اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دفن کرنے کے بارے میں گفتگو کی اور ان سے یہ اجازت طلب کی کہ ان کے گھر والے ان کی لاش کو دفن کر دیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی اجازت دے دی۔

تدفین میں رکاوٹ:

جب ان (دشمنوں) کو اس کی اطلاع ملی تو وہ پتھر لے کر راستے میں بیٹھ گئے آپ کے اہل وعیال (جنازہ لے کر) نکلے وہ (لاش کو دفن کرنے کے لیے) مدینہ کے ایک باغ کی طرف جا رہے تھے جسے حش کوکب کہتے ہیں یہاں یہود اپنے مردوں کو دفن کرتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مداخلت:

جب وہ جنازہ لے کر وہاں پہنچے تو ان لوگوں نے جنازے پر سنگباری کی (اور ان کی لاش کو) پھینک دینے کا ارادہ کیا اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے انہیں یہ پیغام بھیجا کہ انہیں (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو) دفن کرنے دیں چنانچہ وہ باز آ گئے اور آپ کو حش کوکب میں دفن کر دیا گیا۔

قبرستان میں توسیع:

جب حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اس کی دیوار کو گرا دینے کا حکم دیا تاکہ اس کا سلسلہ بقیع کے قبرستان کے ساتھ مل جائے انہوں نے مسلمانوں کو اس بات کا حکم بھی دیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مزار کے قریب اردگرد اپنے مردے دفن کریں اس طرح ان قبروں کا سلسلہ مسلمانوں کے قبرستان بقیع کے ساتھ مل گیا۔

تدفین کا حال:

ابوکرب' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں ان کے بیت المال کے منتظم تھے۔ وہ فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مغرب اور عشاء کے درمیان مدفون ہوئے ان کے جنازے میں مروان بن الحکم' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تین آزاد کردہ غلام اور ان کی پانچویں بیٹی شریک ہوئیں۔ جب ان کی صاحبزادی نے ماتم کے لیے اپنی آواز نکالی تو لوگوں نے پتھر اٹھا لیے اور قریب تھا کہ ان کی صاحبزادی پر پتھر برسائے جائیں کہ اتنے میں لوگ جنازے کو دیوار کی طرف لے گئے اور وہ وہاں مدفون ہوئے۔

مدفن پر اختلاف:

صالح بن کسان کی روایت ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ایک شخص نے کہا ''انہیں یہودیوں کے قبرستان' دیر سلع میں دفن کیا جائے'' اس پر حکیم بن خرام رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا ایسا ہرگز نہیں ہوگا جب تک قصی بن کلاب کے قبیلہ کا ایک شخص بھی زندہ

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

تاریخ ابنِ کثیر

شہرۂ آفاق عربی کتاب

البدایۃ والنہایۃ

کا اردو ترجمہ

جلد ہفتم

۱۳ھ سے ۴۰ھ تک کے حالات پر مشتمل ہے اس میں معرکہ یرموک، فتح دمشق، معرکہ قادسیہ، معرکہ حمص، معرکہ قنسرین، معرکہ قیساریہ، معرکہ اجنادین، معرکہ جلولاء، معرکہ نہاوند، معرکہ افریقہ، معرکہ اندلس، فتح حلوان و مدائن و مصر کے علاوہ اور بھی بے شمار معرکوں کے تفصیلی حالات بیان کیے گئے ہیں۔

تصنیف ❁ علامہ حافظ ابوالفدا عمادالدین ابنِ کثیر (۷۰۱ھ-۷۷۴ھ)

ترجمہ ❁ مولانا اختر فتح پوری

نفیس اکیڈمی
اردو بازار، کراچی

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ اور مروان بن الحکم بھی زخمی ہو گئے اور مروان کی گردن کے پہلو کا ایک عضو کٹ گیا اور وہ شکستہ گردن ہو کر زندہ رہا حتیٰ کہ مر گیا۔

اور حضرت عثمانؓ کے اصحاب میں سے مارے جانے والے اعیان میں سے زیاد و بن نعیم الفہری' مغیرہ بن اخنس بن شریق اور نیار بن عبداللہ اسلمی ہیں یہ اصحاب' جنگ کے وقت لوگوں کے ساتھ مارے گئے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے اصحاب نے شکست کھائی اور واپس آ گئے اور جب حضرت عثمانؓ نے یہ صورت حال دیکھی تو لوگوں کو قسم دی کہ وہ اپنے گھروں کو لوٹ جائیں تو وہ واپس چلے گئے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور آپ کے اہل کے سوا کوئی شخص آپ کے پاس نہ رہا' پس وہ لوگ دروازے اور دیواروں سے آپ کے پاس آ گئے اور حضرت عثمانؓ نے نماز کی پناہ لی اور سورہ طٰہٰ شروع کر دی اور آپ سریع القراۃ تھے' آپ نے اسے پڑھا اور لوگ بڑے غلبے میں تھے' دروازہ اور چھپر جو آپ کے پاس تھا' جل چکا تھا اور لوگوں کو آگ کے بیت المال تک پہنچ جانے کا خدشہ ہو گیا۔ حضرت عثمانؓ نماز سے فارغ ہو کر بیٹھ گئے اور آپ کے سامنے مصحف پڑا تھا اور آپ اس آیت:

﴿ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ ﴾

کو پڑھنے لگے' اور سب سے پہلے جو شخص آپ کے پاس آیا اسے موت اسود کہا جاتا تھا اس نے شدت سے آپ کا گلا گھونٹا حتیٰ کہ آپ بے ہوش ہو گئے اور آپ کے حلق میں آپ کی سانس آنے جانے لگی پس اس نے اس خیال سے آپ کو چھوڑ دیا کہ اس نے آپ کو قتل کر دیا ہے اور ابن ابوبکر نے داخل ہو کر آپ کی داڑھی پکڑ لی پھر بھاگ کر باہر نکل گیا پھر ایک اور شخص آپ کے پاس آیا اس کے پاس تلوار تھی' اس نے آپ کو تلوار ماری تو آپ نے اپنے ہاتھ سے بچاؤ کیا تو اس نے آپ کے ہاتھ کو قطع کر دیا اور بعض کا قول ہے کہ اسے جدا کر دیا اور بعض کہتے ہیں کہ اسے قطع کیا اور جدا نہیں کیا' حضرت عثمانؓ نے صرف یہ بات کہی خدا کی قسم یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل کو لکھا ہے اور ہاتھ کے خون کا پہلا قطرہ اس آیت ﴿فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾ پر گرا پھر ایک اور شخص تلوار سونتے ہوئے آیا تو حضرت نائلہ اس کے سامنے آ گئیں تا کہ آپ کو اس سے بچائیں اور آپ نے تلوار کو پکڑ لیا اس نے تلوار کو کھینچا تو اس نے آپ کی انگلیاں کاٹ دیں پھر اس شخص نے آگے بڑھ کر آپ کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اس پر اپنا بوجھ ڈال دیا' اور ایک روایت میں ہے کہ محمد بن ابوبکرؓ کے بعد غافقی بن حرب نے آپ کی طرف بڑھ کر آپ کے منہ میں لوہے کی ایک سلاخ ماری اور آپ کے سامنے جو مصحف پڑا تھا اس پر اپنا پاؤں مارا تو مصحف گھوم گیا اور پھر حضرت عثمانؓ کے سامنے ٹک گیا اور خون اس پر رواں ہو گیا' پھر سودان بن حمران تلوار لے کر بڑھا تو حضرت نائلہ نے اسے روکا تو اس نے آپ کی انگلیاں کاٹ دیں تو آپ نے منہ پھیر لیا تو اس نے اپنا ہاتھ آپ کے سرین پر مارا اور کہنے لگا یہ تو بڑے سرین والی ہے اور اس نے تلوار مار کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کر دیا اور حضرت عثمانؓ کے غلام نے آ کر سودان کو تلوار ماری اور اسے قتل کر دیا نیز غلام نے قترہ نامی شخص کو بھی تلوار مار کر قتل کر دیا۔

جریر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے بعد آپ کا سر کاٹنے کا ارادہ کیا تو عورتوں نے شور مچا دیا اور اپنے چہروں کو پیٹا' ان میں آپ کی دو بیویاں حضرت نائلہ اور حضرت ام البنین اور آپ کی بیٹیاں بھی شامل تھیں' تو ابن عدیس

طبقات ابنِ سعد

حصہ دوم

اخبار النبی صلی اللہ علیہ وسلم

طبقات کے اس دوسرے حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات کرانے سے لے کر مرض الموت اور وفات تک کے حالات درج ہیں۔ آخر میں حضرت ابوبکر صدیق' عبداللہ بن انیس' حسان بن ثابت' کعب بن مالک' اروی بنت عبدالمطلب' عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہم وغیرہ کے مراثی بھی پیش کر دیئے گئے ہیں جو محبت اور درد میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

مصنف

محمد بن سعدؒ (المتوفی ۲۳۰ھ)

ترجمہ

علامہ عبداللہ العمادی مرحوم

نفیس اکیڈمی

اردو بازار، کراچی

کہا کہ آپ کا سر میرے آغوش میں تھا' آپؐ نے طشت منگایا' اس میں پیشاب کیا۔ آپؐ میرے آغوش میں ڈھیلے پڑ گئے اور مجھے خبر نہ ہوئی' پھر کب آپؐ نے علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی؟

ابراہیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس حالت میں اٹھا لیے گئے کہ آپ نے کوئی وصیت نہیں کی' اور آپؐ اس حالت میں اٹھا لیے گئے کہ آپؐ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سینے سے تکیہ لگائے ہوئے تھے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک روز جب کہ رسول اللہ ﷺ میرے سینے پر تھے اور آپؐ نے اپنا سر میرے شانے پر رکھ دیا کایک آپ کا سر جھک گیا' مجھے گمان ہوا کہ آپؐ میرے سر میں سے کچھ چاہتے ہیں' آپؐ کے منہ سے ٹھنڈا پانی نکلا جو میری ہنسلی کی ہڈی پر پڑا جس سے میری جلد کے رونگٹے کھڑے ہو گئے' مجھے یہ گمان ہوا کہ آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی تو میں نے آپ کو ایک کپڑے سے ڈھانک دیا۔

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات میرے گھر میں اور میرے آغوش میں ہوئی' جب آپؐ بیمار ہوتے تھے تو جبریل علیہ السلام آپؐ کے لیے ایک دعا کرتے تھے' میں بھی آپؐ کے لیے وہی دعا کرنے لگی تو آپؐ نے اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور فرمایا ''رفیق اعلیٰ کے ساتھ''۔

عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ آئے ان کے ہاتھ میں ایک سبز ٹہنی تھی' آپؐ نے اس کی طرف دیکھا تو مجھے خیال ہوا کہ آپ کو اس کی ضرورت ہے' میں نے اس کا سرا چبایا اور دانت سے چھیل کر اور تر کر کے آپ کو دے دی' پھر جس طرح آپ کو میں نے مسواک کرتے دیکھا تھا اس سے زیادہ اچھی طرح آپؐ نے اس سے مسواک کی' آپؐ اسے لیے رہے' تا آنکہ وہ آپؐ کے ہاتھ سے گر گئی یا آپ کا ہاتھ گر گیا۔

دنیا کی اخیر ساعت اور آخرت کے پہلے دن میں بھی اللہ نے میرا اور آپ کا لعاب دہن جمع کر دیا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھ پر اللہ کے انعامات میں سے یہ ہے کہ میری آغوش میں اور میرے گھر میں اور میری نوبت میں جس میں میں نے کسی پر ظلم نہیں کیا نبی ﷺ کی وفات ہوئی۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات میری آغوش میں اور میری باری کے روز ہوئی جس میں میں نے کسی پر ظلم نہیں کیا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات میری آغوش اور میری ہی باری میں ہوئی جس میں میں نے کسی پر ظلم نہیں کیا (یعنی اور ازواج کی باری نہیں تھی کیونکہ انہوں نے اپنے دن خوشی سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ہبہ کر دیے تھے) مجھے اپنی کمسنی سے تعجب ہوا کہ رسول اللہ ﷺ میرے آغوش میں اٹھائے گئے' میں نے آپ کو اس حالت پر بھی نہ چھوڑا' یہاں تک کہ آپ کو غسل دیا گیا' لیکن میں نے ایک تکیہ لے کر اسے آپؐ کے سر کے نیچے رکھ دیا۔ میں عورتوں کے ساتھ کھڑی ہو کر چیخنے لگی اور سر اور منہ پیٹنے لگی' میں نے آپ کا سر تکیہ پر رکھ دیا تھا' اور آپ کو اپنے آغوش سے ہٹا دیا تھا۔

لم يترك الله خلقًا من بريته ولم يعش بعدهٔ انثٰی ولا ذكرا

کاش اس دن اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑتا۔ اور کوئی مادہ و نر آپ کے بعد نہ جیتا۔

ذلّت رقابُ بنی النجار كلّهم وكان امرًا من الرحمٰن قد قدرا

تمام قبیلہ بنی النجار کی گردنیں جھک گئیں۔ یہ بات اللہ ہی کی تقریر میں مقدر ہو چکی تھی"۔

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے اشعار:

یاعین فابكی بدمعٍ ذرَی لخیر البریّة والمصطفٰی

"اے آنکھ اچھی اشکبار ہو۔ ان مرنے والے کے لیے جو مخلوقات میں سب سے اچھے اور برگزیدہ تھے۔

وبكّیّ الرسولَ وحُقّ البكاء علیه لدی الحرب عند اللّقا

رسول اللہ ﷺ کو رو اور جب لڑائی سر پر آ گئی تو حضرتؐ پر رونا ہی چاہیے۔

علی خیر من حملت ناقةٌ واتقی البریّة عند التقی

ان پر رو جو اونٹنی پر جتنے لوگ سوار ہو چکے ہیں وہ ان سب سے اچھے اور سب سے زیادہ پرہیزگار تھے۔

علی سیّد ماجد جحفل وخیر الانام وخیر اللّها

وہ جو سردار تھے بزرگ تھے اور تمام جہاں میں سب سے بڑھ چڑھ کے تھے۔

لهٗ حَسَبٌ فوق كُلّ الانام من هاشم ذلك المرتجٰی

ان کے کردار اور مناقب سب پر فائق تھے۔ ہاشم کی یادگار تھے جن پر سب کی لو لگی ہوئی۔

نخصُّ بما كان من فضله وكان سراجًا لنا فی الدُّجا

ان کی فضیلت کی بنا پر ہم خاص طور پر ان کے ماتمی ہیں۔ جو تاریکی میں ہمارے لیے چراغ تھے۔

وكان بشیرًا لنا منذرًا ونورًا لنا ضوؤہ قداضا

ہمارے حق میں وہ بشیر بھی تھے نذیر بھی تھے۔ اور ایسے نور تھے جس کی شعاع نے ہم کو روشن کر رکھا تھا۔

فانقذنا الله فی نورہ ونجی برحمته من نجا

اللہ نے اسی نور کے طفیل میں ہمیں بچایا۔ اور رحم کر کے آتش دوزخ سے نجات دی"۔

اروی بنت عبد المطلب رضی اللہ عنہا کے اشعار:

الا یاعین ویحك اسعدینی بد معكِ ما بقیت وطا وعینی

اے آنکھ تیرا برا حال ہو جب تک تو باقی ہے اپنے آنسو سے میری مدد کر اور میری بات مان۔

الا یاعین ویحك واستهلی علی نور البلاد واسعدینی

اے آنکھ تیرا برا حال ہو۔ جو ملک بھر کے حق میں نور تھے اے آنکھ میری مدد کر۔

مدارج النبوت

جلد دوم

تصنیف

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

علامہ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

شبیر برادرز

۴۰۔ اردو بازار، زبیدہ سنٹر ○ لاہور

رفت بر بوئے سر زلف تو حقی نچمن ورنہ کے بوئے نسیم سحری بود غرض

اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو بالیں پر رکھا اور اپنا روئے انور پیٹتی کھڑی ہو گئیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دن حق تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم فرمایا کہ زمین پر میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہو۔ خبردار! بغیر اجازت کے داخل نہ ہونا اور بغیر اجازت آپ کی اجازت کے روح قبض نہ کرنا" تو قابض ارواح نے دروازے کے باہر اعرابی کی صورت میں کھڑے ہو عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدَنِ الرِّسَالَةِ وَمُخْتَلِفِ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ مجھے اجازت دیجئے تاکہ میں داخل ہوں تم پر خدا کی رحمت ہو۔ اس وقت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالیں پر موجود تھیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم اپنے حال میں مشغول ہیں اس وقت ملاقات نہیں فرما سکتے۔ دوسری مرتبہ اجازت مانگی۔ یہی جواب سنا تیسرا مرتبہ اجازت مانگی اور آواز بلند اجازت مانگی۔ چنانچہ جتنے صاحبان اس وقت گھر میں موجود تھے اس آواز کی ہیبت سے ان پر لرزہ طاری ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہوش میں آئے اور چشمان مبارک کو کھول کر فرمایا کیا بات ہے۔ صورت حال عرض خدمت کی گئی۔ فرمایا: "اے فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمہیں معلوم ہے کہ یہ کون ہے؟ یہ لذتوں کو توڑنے والا' خواہشوں اور تمناؤں کو کچلنے والا' اجتماعی بندھنوں کو کھولنے والا' بیویوں کو بیوہ کرنے والا' بچوں اور بچیوں کو یتیم بنانے والا ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جب یہ سنا تو رونے لگیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے میری بیٹی ! روؤ نہیں کیونکہ تمہارے رونے سے حاملین عرش روتے ہیں اور اپنے دست مبارک سے فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرہ انور سے اشکوں کو پونچھا اور دلداری و بشارت فرمائی۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر اور سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رونے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو تسلی فرماتے۔ یہ کہ تم سب سے پہلے مجھ سے ملو گی اس کی بشارت دینے اور یہ کہ تم جنتی بیبیوں کی سردار ہو گی کی حدیث اسی ایک وقت میں واقع ہوئی ہیں۔ وہ فرمایا "اے خدا انہیں میری جدائی پر صبر نصیب فرما" فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پکارا "واکربا" ہائے مصیبت! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تمہارے والد پر آج کے بعد کوئی کرب واندوہ نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ کرب واندوہ شدت الم اور درد کی صعوبت کی وجہ سے ہے۔ بواسطہ علاقہ جسمانی اور بشری لوازمات کے تعلقات کی بنا پر ہوتی ہے۔ اس کے بعد سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا "اپنے بچوں کو لاؤ" وہ امام حسن اور امام حسین علیہم التحیۃ والرضوان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائیں۔ جب ان صاحبزادگان نے سب کو اس حال میں دیکھا تو رونے لگے اور اتنی گریہ وزاری کی کہ ان کے گریہ سے گھر کا ہر فرد رونے لگا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بوسہ دیا' ان کی تعظیم وتوقیر اور ان سے محبت کے بارے میں صحابہ کرام اور تمام امت کو وصیت فرمائی۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ دونوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آغوش مبارک میں رو رہے تھے۔ جب ان کے رونے کی آواز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک میں پہنچی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی رونے لگے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تو گزشتہ و آئندہ ہر حالت میں مغفور ہیں گریہ فرمانے کی وجہ کیا ہے" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرا رونا امت پر رحم وشفقت کیلئے ہے کہ میرے بعد ان کا حال کیا سے کیا ہو گا" اس کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آگے بڑھیں اور عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! چشم مبارک کھولیے میری طرف نگاہ کرم اٹھائے اور وصیت کیجئے" حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چشم مبارک کھولی اور فرمایا "اے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! میرے قریب ہو" فرمایا "کل جو وصیت کی ہے وہی ہے اور اسی پر تم عمل کرنا" حضرت صفیہ رضی

تعالیٰ کی جانب سے ایک خبر لایا ہوں وہ یہ کہ داروغہ دوزخ کو حکم دیدیا گیا ہے کہ میرے حبیب کی روح مطہر آسمان پر آرہی ہے آتش دوزخ کو سرد کردو۔ حورعین کو وحی فرمائی ہے کہ خود کو آراستہ وپیراستہ کریں اور فرشتوں کو حکم دیا کہ اٹھو صف درصف کھڑے ہوکر روح محمدی کا استقبال کرو اور مجھے حکم ہوا ہے کہ زمین پر جاؤ اور میرے حبیب کو بتاؤ کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں پر جنت اس وقت تک حرام ہے جب تک کہ آپ اور آپ کی امت اس میں داخل نہ ہوجائے اور کل قیامت کے دن آپ کی امت آپ کو اتنی دی جائے گی کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ملک الموت! آؤ جو تمہیں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو" پھر ملک الموت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اطہر کو قبض کر کے اعلیٰ علیین لے گئے اور کہا "یا محمد! یا رسول رب العلمین" حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں آسمان کی جانب سے فرشتوں کی "وامحمداہ" کی آواز سنتا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اطہر ومطیب جدا ہوئی تو میں نے آپ سے ایسی خوشبو سونگھی کہ اس سے پہلے ایسی خوشبو میں نے کہیں اور نہ سونگھی تھی۔ اس کے بعد میں نے آپ کے جسم اقدس کو چادر سے ڈھانپ دیا۔ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ فرشتوں نے چادر اڑھائی تھی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ "جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ میں نے اپنا ہاتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر رکھ دیا تھا۔ اس کے بعد کئی جمعہ گزر گئے' میں کھانا کھاتی' وضو کرتی مگر میرے ہاتھ سے اس دن کی خوشبو نہ گئی۔

یہ بات صحت کو پہنچی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی تو سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے از حد گریہ وزاری فرمائی۔ وہ کہتیں "یَا اَبَتَا یَا اَبَتَا" "آپ نے حق تعالیٰ کے بلاوے کو قبول فرمایا۔ وَا اَبَتَاہُ آپ نے جنت الفردوس میں اقامت فرمائی۔ وااباہ۔" آپ کی رحلت کی خبر جبرائیل علیہ السلام کو کون پہنچائے۔ وااباہ آپ کے بعد وہ وحی کس پر لائیں گے۔ اے خدا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روح کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح سے ملا۔ اے خدا مجھے اپنے رسول کا دیدار نصیب فرما' اے خدا اپنے حبیب کے ثواب سے دور نہ فرما اور روز قیامت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہ کرنا" اہل سیر کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت فرمانے کے بعد سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کبھی کسی نے ہنستے نہ دیکھا۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی گریہ وزاری کرتی اور کہتی تھیں۔ "ہائے افسوس! اس نبی محترم نے فقر کو تونگری پر اور درویشی کو مالداری پر اختیار فرمایا" افسوس! اس دین پروری پر کہ ایک رات بھی امت کے معاصی کے غم وفکر سے بے نیاز ہوکر بستر استراحت پر آرام سے نہ سوئے اور ہمیشہ قدم ثبات وقرار کے ساتھ محاربہ نفس کے مقام صبر واستقامت پر گامزن رہے۔ اسے ترک نہ فرمایا اور کبھی بھی کافروں کے ایذا وستم سے آپ کے ضمیر منیر کے دامن پر ناگواری وملامت کا غبار نہ آیا۔ ارباب فقر واحتیاج کے اوپر احسان اور فضل وامتنان کے دروازوں کو بند نہ فرمایا۔ دشمنوں کی سنگباری سے دندان مبارک اور رخسار مبارک مجروح ہوئے۔ حوادث زمانہ نے آپ کی پیشانی اقدس پر پٹی باندھی اور آپ کا شکم اطہر کئی کئی دن تک جو کی روٹی سے سیر نہ ہوا۔ کاشانہ اقدس کے ایک گوشہ سے یہ آواز سنی گئی لیکن کہنے والے کو کسی نے دیکھا۔ اس نے کہا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

اے نبی کے گھر والو تمہیں سلام ہو اور اللہ کی رحمت وبرکت تم پر ہو۔ ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے بلاشبہ قیامت کے دن تمہاری نیکیوں کا پورا پورا اجر دیا جائے گا۔ تم جان لو کہ ہر مصیبت کیلئے اللہ عزوجل کے نزدیک درجہ اور خوشی ہے اور ہر فائت کیلئے ایک قائم مقام

اللہ تعالیٰ عنہا بھی آ گئے آئیں اور جس طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گفتگو فرمائی اسی طرح حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی فرمائی۔ تمام ازواج مطہرات کو وصیت فرمائی۔ اس کے بعد فرمایا "میرے بھائی علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ" حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور سرہانے بیٹھ گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کو اپنے زانو پر رکھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے علی رضی اللہ عنہ! فلاں یہودی کے چند درہم میرے ذمہ ہیں جسے اس سے لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کی تیاری کیلئے قرض لیے تھے۔ خبردار اس کے حق کو میری طرف سے تم اتارنا" اور فرمایا "اے علی رضی اللہ عنہ! تم ان اشخاص میں پہلے ہوگے جو حوض کوثر پر مجھ سے ملیں گے اور میرے بعد بہت سی ناگوار باتیں تمہیں پیش آئیں گی تمہیں لازم ہے کہ دل تنگ نہ کرنا اور صبر کرنا۔ جب تم دیکھو کہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں تو تم آخرت کو اختیار کرنا"۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا کاغذ دوات لاؤ تاکہ تمہارے لیے ایک وصیت لکھ دوں۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خوف کیا کہ جب تک میں لکھنے کا سامان مہیا کرکے لاؤں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے کوچ کر جائیں گے اور وصیت کی دولت سے محروم رہ جاؤں گا۔ میں نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو مرضی مبارک ہو وصیت فرمایئے میں یاد رکھوں گا" فرمایا: اَلصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَلْبِسُوْا ظُهُوْرَهُمْ وَاَشْبِعُوْا بُطُوْنَهُمْ وَلِيْنُوْا لَهُمْ ۔بِالْقَوْلِ خبردار ہو ہوشیار اپنے غلاموں اور باندیوں کے حق میں ان کو لباس پہننے کو دینا ان کو کھانا پیٹ بھر کر کے دینا اور ان سے نرمی کے ساتھ بات کرنا۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ گفتگو فرمارہے تھے اور آپ کا لعاب دہن مبارک مجھ پر پہنچ رہا تھا۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال متغیر ہوگیا، پس پردہ عورتیں بے طاقت ہوگئیں اور میں بھی اس کو برداشت نہ کرسکا جو حال کہ میں نے اس وقت دیکھا۔ میں نے کہا "اے عباس رضی اللہ عنہ! میری مدد کرو" تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے اور دونوں نے مل کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لٹایا۔ ذکر ہذا کلمہ فی روضۃ الاحباب' کاتب حروف عفا اللہ عنہ یعنی شیخ محقق رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلے گزر چکا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فخر کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک میرے آغوش میں قبض ہوئی ہے۔ مشہور بھی یہی ہے اور محدثین اس حدیث کو صحیح بھی بیان کرتے ہیں۔ اس جگہ یہ روایت لاتے ہیں کہ آخر وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زانو پر تھا۔ جسے حاکم اور ابن سعد طرق متعددہ سے روایت کرتے ہیں۔ اس بیان سے جو اوپر مذکور ہوا ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ آئے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس کو اپنے بازو پہ رکھا اور ظاہر ہوتا ہے کہ آخر عہد یہی ہے۔ ان دونوں مضمونوں کے درمیان مغائرت ہے کہ سر مبارک بازو پہ رکھا یا آغوش میں رکھا۔ اس مغائرت کا ارتفاع آسان ہے کہ یہ راویوں کا اختلاف ہے کہ بعض نے بازو پر رکھنا بیان کیا اور اس بعض نے آغوش میں رکھنا بیان کیا ہے۔ غرضیکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زمانہ وفات کے قرب کی وجہ سے آخری مرتبہ کا نام رکھا ہے جیسا کہ پہلے مذکور ہوا کہ سر مبارک کو بالیں پر رکھ کر اپنا روئے انور چھپی کھڑی ہوگئیں۔ (واللہ اعلم)

اہل سیر بیان کرت ہیں کہ جب ملک الموت اعرابی کی صورت میں آئے اور اذن طلب کیا تو فرمایا "کہو کہ آجائیں" تو انہوں نے آکر السلام علیك ایہا النبی اللہ تعالیٰ آپ پر سلام بھیجتا ہے اور مجھے حکم فرماتا ہے کہ آپ کی اجازت سے آپ کی روح مبارک قبض کروں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے ملک الموت! اس وقت تک میری روح قبض نہ کرو جب تک کہ میرے بھائی جبرائیل علیہ السلام آنہ جائیں"۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام روتے ہوئے آئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے میرے دوست! اس حال میں تم مجھے تنہا چھوڑ دیتے ہو؟" جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بشارت ہو کہ میں حق

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد سوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

خلافتِ راشدہ حصہ اول ([illegible])

ترجمہ: سید محمد ابراہیم (ایم اے) ندوی
حبیب الرحمٰن صدیقی فاضل دیوبند

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

گئے ہیں بلکہ (خدا کی طرف سے) اس سے کہلوائے گئے ہیں"۔

عاتکہ رضی اللہ عنہا کا مرثیہ:

عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا بنت عمر بن الخطاب نے یہ (مرثیہ) کہا ہے:

1. فیروز (قاتل عمر) نے ہمیں ایک گوری چٹی شخصیت کا صدمہ دیا ہے جو عبادت گزار اور کتاب اللہ کی تلاوت کرتے تھے۔ خدا اس (قاتل) کو بھلائی سے محروم رکھے۔
2. آپ اپنے رشتہ داروں پر بہت مہربان تھے اور دشمنوں کے لیے سخت تھے اور آپ قابل اعتماد تھے اور حوادث زمانہ کے موقع پر (لوگوں) کے مددگار تھے۔

دوسرا مرثیہ:

انہی شاعرہ (عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا) نے یہ اشعار بھی کہے ہیں (ان کا ترجمہ یہ ہے)

1. اے آنکھ! تو اشکباری اور ماتم کر بلکہ نجیب الطرفین امام (خلیفہ) پر اشکباری کرنے میں کوتاہی نہ کر۔
2. موت نے مجھے اس علم بردار شہسوار کا صدمہ پہنچایا ہے جو میدان جنگ میں مشہور تھا۔
3. حوادث زمانہ کے مقابلے میں آپ لوگوں کی پناہ گاہ تھے اور مصیبت زدہ اور غم کے ماروں کے فریاد رس تھے۔
4. تم غریب و امیر دونوں سے کہہ دو کہ تمہیں اب مرجانا چاہیے کیونکہ موت نے انھیں قومی تباہی کا پیالہ پلا دیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ماتم:

ایک دوسری خاتون نے اشکباری کرتے (یہ اشعار) کہے ہیں:

1. عنقریب قوم کی خواتین تم پر غم انگیز انداز سے اشکباری کریں گی۔
2. اور اپنے صاف ستھرے دینار (اشرفیوں) کی طرح چہروں کو نوچیں گی۔
3. اور ریشمی لباس (کو اتار کر) ماتمی لباس تن زیب کریں گی۔

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ

تاریخ ابنِ کثیر

شہرۂ آفاق عربی کتاب

اَلْبِدَایَةُ وَالنِّهَایَة

کا اردو ترجمہ

جلد پنجم

۹ھ سے ۱۱ھ تک کے حالات' غزوہ تبوک' مسجد ضرار' عبداللہ بن ابی کی وفات' مسیلمہ کذاب کی حضور ﷺ کے پاس آمد' حضرت عدی بن حاتم کا واقعہ' حجۃ الوداع کے لیے آپ کی روانگی' آپ ﷺ کے ورثے کے متعلق ارشادات' آپ کے احرام کی کیفیت' تلبیہ وطواف' نیز آپ کی تجہیز وتکفین کے واقعات اور آپ کی ازواج' لونڈیوں' غلاموں اور خادموں کے اسماء شامل ہیں۔

تصنیف ❁ عَلَّامَہ حَافِظ اَبُوالفِدَا عمادُ الدِّین اِبْنِ کَثِیْر (۷۰۱ھ-۷۷۴ھ)

ترجمہ ❁ مولانا اختر فتح پوری

نفیس اکیڈمی

اردو بازار، کراچی

فرمایا شفا یابی کی دعا نہ کرو بلکہ اللہ سے الرفیق الاعلیٰ الاسعد مع جبرائیل و میکائیل و اسرافیل کی دعا کرو۔ نسائی نے اسے سفیان ثوری کی حدیث سے روایت کیا ہے۔ اور بیہقی بیان کرتے ہیں کہ حافظ ابو عبداللہ وغیرہ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ابو العباس اصم نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے ہم سے بیان کیا کہ انس بن عیاض نے ہشام بن عروہ سے بحوالہ عبداللہ بن زبیر ہم سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے قبل جبکہ آپ ان کے سینے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے' کان لگا کر سنا آپ فرما رہے تھے اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ۔ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا دے' دونوں نے اسے ہشام بن عروہ کی حدیث سے روایت کیا ہے۔

اور امام احمد بیان کرتے ہیں کہ یعقوب نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ نے بحوالہ ابن اسحاق ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر نے اپنے باپ عباد کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان ہوئی اور میری باری میں ہوئی اور میں نے اس میں کوئی کمی نہیں کی اور جو کچھ بھی ہوئی ہے وہ میری سادگی اور نوعمری سے ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میری گود میں وفات پائی' پھر میں نے آپ کے سر کو تکیہ پر رکھ دیا اور میں عورتوں کے ساتھ کھڑی ہو کر منہ پر طمانچے مارنے لگی۔ اور امام احمد بیان کرتے ہیں کہ محمد بن عبداللہ بن زبیر نے ہم سے بیان کیا کہ کثیر بن زید نے بحوالہ المطلب بن زید ہم سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ہر نبی کی بھی روح قبض ہوتی ہے' پھر وہ ثواب کو دیکھتا ہے' پھر وہ روح اس کی طرف واپس آتی ہے اور اسے اس کی طرف واپس جانے اور خدا تعالیٰ کے پاس جانے کے درمیان اختیار دیا جاتا ہے' اور میں نے آپ سے یہ بات یاد کر لی' کیونکہ میں آپ کو اپنے سینے کے ساتھ سہارا دیے ہوئے تھی' جب آپ کی گردن لٹک گئی تو میں نے آپ کی طرف دیکھا' آپ فرماتی ہیں میں نے کہا خدا کی قسم ہرگز آپ ہمیں اختیار نہیں کریں گے آپ نے فرمایا جنت میں رفیق اعلیٰ کے ساتھ' ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا ہے' یعنی نبیوں' صدیقوں' شہداء اور صالحین کے ساتھ اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں۔ احمد اس کے بیان میں منفرد ہیں اور انہوں نے اسے روایت نہیں کیا۔ اور امام احمد بیان کرتے ہیں کہ عفان نے ہم سے بیان کیا کہ ہمام نے ہمیں خبر دی کہ ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہمیں بتایا آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور آپ کا سر میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔ آپ فرماتی ہیں جب آپ کی روح نکلی تو میں نے کبھی اس سے بہتر خوشبو نہیں پائی' اور یہ اسناد صحیحین کی شرط کے مطابق صحیح ہے اور اصحاب کتب ستہ میں سے کسی نے اسے روایت نہیں کیا۔ اور بیہقی نے اسے حنبل بن اسحاق کی حدیث سے بحوالہ عفان روایت کیا ہے اور بیہقی بیان کرتے ہیں حافظ ابو عبداللہ نے ہمیں بتایا کہ ابو العباس اصم نے ہمیں خبر دی کہ احمد بن عبدالجبار نے ہم سے بیان کیا کہ یونس نے عن ابی معشر عن محمد بن قیس عن ابی عروہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہم سے بیان کیا۔ آپ فرماتی ہیں کہ جس روز رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی میں نے آپ کے سینے پر ہاتھ رکھا تو تمام کھانے میرے لیے تلخ ہو گئے اور میں نے وضو کیا' اور کستوری کی خوشبو میرے ہاتھ سے نہیں جاتی تھی۔ اور احمد بیان کرتے ہیں کہ عفان اور بہز نے ہم سے بیان کیا کہ سلیمان بن مغیرہ نے ہم سے بیان کیا کہ حمید بن ہلال نے بحوالہ ابی بردہ ہم سے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس

شیخ حلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا اس نے حدیث کی اکثر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

عورت کا جنازہ تھا تو اس کی دھونی کی بو سے آپ کو تکلیف ہوئی تو آپ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ وہ جنازہ گزر گیا۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۹۴..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جنازہ کے رکھے جانے تک کھڑے رہے اور لوگ بھی آپ کے ہمراہ کھڑے ہو گئے، پھر آپ بیٹھے اور انہیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔ رواہ البیھقی

۴۲۸۹۵..... (اسی طرح) عبداللہ بن سخبرۃ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کے ساتھی کھڑے ہونے لگے، آپ نے ان سے فرمایا: اس بات پر تمہیں کس نے مجبور کیا؟ وہ کہنے لگے: کہ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بتایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے جب بھی کوئی جنازہ گزرتا تو آپ اس جنازہ کے گزر جانے تک کھڑے رہتے، آپ نے فرمایا: ابوموسیٰ ایسے ہی کچھ نہیں کہتے، شاید رسول اللہ ﷺ نے ایسے ایک مرتبہ کیا ہو، رسول اللہ ﷺ جو احکام آپ پر نازل نہیں ہوئے ان میں اہل کتاب کی مشابہت پسند کرتے تھے، اور جب اس کے متعلق کوئی حکم نازل ہو جاتا تو ان کی مشابہت چھوڑ دیتے۔ (نسائی، ابن ماجۃ ورواہ ابوداؤد طیالسی کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس سے مسلمان، یہودی یا عیسائی کا جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہو جایا کرو! کیونکہ ہم ان کے لئے نہیں بلکہ اس کے ساتھ جو فرشتے ہوتے ہیں ان کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ایسا صرف ایک مرتبہ کیا، اور اہل کتاب تھے آپ اس چیز میں ان کی مشابہت اختیار کرتے اور جب آپ کو روک دیا جاتا تو آپ رک جاتے، اور مسدد نے ان الفاظ سے روایت کیا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا صرف ایک یہودی کے لئے کیا پھر دوبارہ ایسا نہیں کیا، اور جب آپ کو (ان کی مشابہت سے) روک دیا جاتا تو آپ رک جاتے۔

فی الاسناد لیث بن ابی سلیم

رونا

۴۲۸۹۶..... (مسند عمر) ابوعثمان سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ جب ان کے پاس نعمان کی وفات کی خبر پہنچی تو آپ اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگے۔ ابن ابی الدنیا فی ذکر الموت

۴۲۸۹۷..... جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عتیک سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے ہمراہ کسی میت کے گھر گئے تو عورتیں رونے لگیں، حضرت جبیر نے کہا: جب تک رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں تم خاموش رہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں رونے دو، جب جنازہ تیار ہو جائے پھر کوئی رونے والی ہرگز نہ روئے۔ ابونعیم

۴۲۸۹۸..... عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا فرزند فوت ہوا تو آپ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ بھی روتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آنکھ روتی ہے، دل غمگین ہوتا ہے (لیکن) ہم صرف اپنے رب کو راضی کرنے والی بات کریں گے، ابراہیم! ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں۔ رواہ ابن عساکر

۴۲۸۹۹..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی عورت کو قبر پر روتے دیکھا تو اسے ڈانٹا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوحفص! اسے چھوڑ دو، اس واسطے کہ آنکھ اشکبار ہوتی ہے جب کہ واقعہ اور حادثہ نیا ہے۔ رواہ ابن جریر

۴۲۹۰۰..... یوسف بن ماھک سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک جنازہ میں تھے، فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب نہیں ہوتا۔

ابن جریر فی تھذیبہ

۴۲۹۰۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ذوالحلیفہ آتے تو انصار کے بچے آپ سے ملتے اور اپنے گھر والوں کی خیر وخبر بتاتے، (ایک دفعہ) ہم حج یا عمرہ سے واپس آئے، تو ہم ذوالحلیفہ میں (ان سے) ملے، کسی نے اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۴۲۹۰۷ ... سفیان بن سلمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو بنی مغیرہ کی عورتیں حضرت خالد کے گھر اکٹھی ہوگئیں، اور ان پر رونے لگیں، کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ دیا کہ عورتیں حضرت خالد کے گھر جمع ہوگئیں اور وہ آپ کو وہ چیز سنانا چاہتی ہیں جو آپ ناپسند کرتے ہیں، ان کی طرف جانے والی قاصد نے کہا: انہیں روکیں! تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اپنے آنسوؤں سے دل برداشتہ ہوتی ہیں تو ان پر کوئی حرج نہیں، جب تک (سر پر) گرد و غبار اور اونچی آواز نہ ہو۔

ابن سعد، ابو عبید فی الغریب والحاکم فی المکنی ویعقوب بن سفیان بیھقی، ابو نعیم، ابن عساکر

۴۲۹۰۸ عبداللہ بن عکرمۃ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں کی بات پر تعجب ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا، جب کہ خالد بن ولید پر مکہ اور مدینہ میں بنی مغیرہ کی عورتیں سات دن روتی رہیں، انہوں نے گریبان چاک کیے، چہروں پر مارا اور لوگوں کو ان ایام میں کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ دن گزر گئے حضرت عمر انہیں منع نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

حضرت خالد بن ولید کی وفات پر عورتوں کے رونے کے دو واقعے ہیں، ایک مرتبہ آپ نے درگزر فرمایا جیسا کہ سابقہ روایت میں ہے لیکن جب عورتوں کا معاملہ طول پکڑ گیا تو آپ نے سختی فرمائی، تو لوگوں نے دونوں کو یکجا کر دیا۔

۴۲۹۰۹ ... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان پر رونے والی عورتیں کھڑی کر دیں، حضرت عمر کو پتہ چلا آپ نے انہیں حضرت ابوبکر پر رونے سے منع فرمایا: لیکن وہ باز نہ آئیں، آپ نے ہشام بن ولید سے کہا: ابو قحافہ کی بیٹی (یعنی پوتی مراد حضرت عائشہ) سے جا کر کہو اور درے ان عورتوں کو مارنا، نوحہ کرنے والیاں اس سے ڈر گئیں، آپ نے فرمایا: کیا تم ابوبکر پر رو کر انہیں عذاب میں مبتلا کرنا چاہتی ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۴۲۹۱۰ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال مغرب وعشاء کے درمیان ہوا ہم لوگوں نے (اسی حالت میں) صبح کر دی تو انصار و مہاجرین کی عورتیں جمع ہوگئیں اور رونے والیاں کھڑی کر دیں، (اس وقت) حضرت ابوبکر کو غسل وکفن دیا جا رہا تھا، حضرت عمر نے نوحہ کا کہا تو وہ عورتیں ڈر گئیں، اللہ کی قسم! تم عورتیں اسی (بات کے) لیے متفرق ہوتی اور جمع ہوتی ہو۔

رواہ ابن سعد

۴۲۹۱۱ ... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب صدیق اکبر کا انتقال ہوا، تو آپ پر رویا گیا، تو حضرت عمر نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میت کو زندہ شخص کے (اس پر) رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے لیکن وہ رونے سے باز نہ آئیں، تو حضرت عمر نے ہشام بن ولید سے فرمایا: جاؤ اور عورتوں کو باہر نکالو، حضرت عائشہ نے فرمایا: میں تمہیں باہر نکال دوں گی، حضرت عمر نے فرمایا: (ہشام!) اندر جاؤ میں نے تمہیں اجازت دی ہے وہ اندر گئے، تو حضرت عائشہ نے فرمایا (ہشام!) بیٹا کیا تم مجھے باہر نکالو گے! انہوں نے عرض کیا، جہاں تک آپ کا معاملہ ہے تو میں نے آپ کو اجازت دی ہے، پھر وہ ایک ایک عورت کو باہر نکالنے لگے اور درے سے مارنے لگے، یہاں تک کہ ام فروہ باہر نکلیں، اور (ہشام نے) عورتوں کو منتشر کر دیا۔ ابن راھویہ، وھو صحیح

۴۲۹۱۲ ... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: جب جعفر بن ابی طالب، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ (خاموشی سے) بیٹھ گئے آپ کے چہرے پر غم کے آثار نظر آرہے تھے، میں دروازے کی چھلنی سے (آپ کو) دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک شخص آکر آپ سے کہنے لگا: یارسول اللہ! جعفر (کے گھرانے) کی خواتین، پھر اس نے ان کے رونے کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: جاؤ انہیں خاموش کراؤ اگر وہ خاموش نہ ہوں تو ان کے چہروں میں مٹی ڈال دینا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

بخاری کی روایت میں ہے کہ وہ شخص بار بار آکر آپ سے یہی بات کہتا تو مجبوراً آپ نے کہا: اگر وہ خاموش نہیں ہو رہی ہیں ان کے مونہوں میں مٹی ڈال دو تا کہ وہ چپ ہو جائیں، آپ کا منشا تھا کہ غم کی وجہ سے عورتیں رو رہی ہیں تو ایک دفعہ منع کر دینے سے اگر ان پر کوئی اثر نہیں ہوا تو تمہارا حق پورا ہوگیا کہ تم نے روک دیا، بار بار اس بات کو دہرانا مناسب نہیں۔

۴۲۹۰۷ ... سفیان بن سلمہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو بنی مغیرہ کی عورتیں حضرت خالد کے گھر اکٹھی ہوگئیں، اور ان پر رونے لگیں، کسی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہہ دیا کہ عورتیں حضرت خالد کے گھر جمع ہوگئیں اور وہ آپ کو وہ چیز سنانا چاہتی ہیں جو آپ ناپسند کرتے ہیں، ان کی طرف جانے والی قاصد نے کہا: انہیں روکیں! تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر وہ اپنے آنسوؤں سے دل برداشتہ ہوتی ہیں تو ان پر کوئی حرج نہیں، جب تک (سر پر) گرد وغبار اور اونچی آواز نہ ہو۔

ابن سعد، ابو عبید فی الغریب والحاکم فی المکنی ویعقوب بن سفیان بیھقی، ابو نعیم، ابن عساکر

۴۲۹۰۸ ... عبداللہ بن عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں کی بات پر تعجب ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا، جب کہ خالد بن ولید پر مکہ اور مدینہ میں بنی مغیرہ کی عورتیں سات دن روتی رہیں، انہوں نے گریبان چاک کیے، چہروں پر مارا اور لوگوں کو ان ایام میں کھانا کھلایا یہاں تک کہ وہ دن گزر گئے حضرت عمر انہیں منع نہیں کرتے تھے۔ رواہ ابن سعد

حضرت خالد بن ولید کی وفات پر عورتوں کے رونے کے دو واقعے ہیں، ایک مرتبہ آپ نے درگزر فرمایا جیسا کہ سابقہ روایت میں ہے لیکن جب عورتوں کا معاملہ طول پکڑ گیا تو آپ نے سختی فرمائی، تو لوگوں نے دونوں کو یکجا کر دیا۔

۴۲۹۰۹ ... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان پر رونے والی عورتیں کھڑی کر دیں، حضرت عمر کو پتہ چلا آپ نے انہیں حضرت ابوبکر پر رونے سے منع فرمایا: لیکن وہ باز نہ آئیں، آپ نے ہشام بن ولید سے کہا: ابو قحافہ کی بیٹی (یعنی پوتی مراد حضرت عائشہ) سے جا کر کہو اور درے ان عورتوں کو مارنا، نوحہ کرنے والیاں اس سے ڈر گئیں، آپ نے فرمایا: کیا تم ابوبکر پر رو کر انہیں عذاب میں مبتلا کرنا چاہتی ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ رواہ ابن سعد

۴۲۹۱۰ ... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال مغرب وعشاء کے درمیان ہوا ہم لوگوں نے (اسی حالت میں) صبح کر دی تو انصار ومہاجرین کی عورتیں جمع ہوگئیں اور رونے والیاں کھڑی کر دیں، (اس وقت) حضرت ابوبکر کو غسل وکفن دیا جا رہا تھا، حضرت عمر نے نوحہ کا کہا تو وہ عورتیں ڈر گئیں، اللہ کی قسم! تم عورتیں اسی (بات کے) لیے متفرق ہوتی اور جمع ہوتی ہو۔

رواہ ابن سعد

۴۲۹۱۱ ... سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: جب صدیق اکبر کا انتقال ہوا تو آپ پر رویا گیا، تو حضرت عمر نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: میت کو زندہ شخص کے (اس پر) رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے لیکن وہ رونے سے باز نہ آئیں، تو حضرت عمر نے ہشام بن ولید سے فرمایا: جاؤ اور عورتوں کو باہر نکالو، حضرت عائشہ نے فرمایا: میں تمہیں باہر نکال دوں گی، حضرت عمر نے فرمایا: (ہشام!) اندر جاؤ میں نے تمہیں اجازت دی ہے وہ اندر گئے، تو حضرت عائشہ نے فرمایا: (ہشام!) بیٹا کیا تم مجھے باہر نکالو گے! انہوں نے عرض کیا، جہاں تک آپ کا معاملہ ہے تو میں نے آپ کو اجازت دی ہے، پھر وہ ایک ایک عورت کو باہر نکالنے لگے اور درے سے مارنے لگے، یہاں تک کہ ام فروہ باہر نکلیں، اور (ہشام نے) عورتوں کو منتشر کر دیا۔ ابن راھویہ وھو صحیح

۴۲۹۱۲ ... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: جب جعفر بن ابی طالب، زید بن حارثہ اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ (خاموشی سے) بیٹھ گئے آپ کے چہرے پر غم کے آثار نظر آ رہے تھے، میں دروازے کی چھٹن سے (آپ کو) دیکھ رہی تھی، اتنے میں ایک شخص آ کر آپ سے کہنے لگا: یارسول اللہ! جعفر (کے گھرانے) کی خواتین، پھر اس نے ان کے رونے کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: جاؤ انہیں خاموش کراؤ اگر وہ خاموش نہ ہوں تو ان کے چہروں میں مٹی ڈال دینا۔ رواہ ابن ابی شیبۃ

بخاری کی روایت میں ہے کہ وہ شخص بار بار آ کر آپ سے یہی بات کہتا تو مجبوراً آپ نے کہا: اگر وہ خاموش نہیں ہو رہی ہیں ان کے مونہوں میں مٹی ڈال دو تا کہ وہ چپ ہو جائیں، آپ کا منشا تھا کہ غم کی وجہ سے عورتیں رو رہی ہیں تو ایک دفعہ منع کر دینے سے اگر ان پر کوئی اثر نہیں ہوا تو تمہارا حق پورا ہو گیا کہ تم نے روک دیا، بار بار اس بات کو دہرانا مناسب نہیں۔

احادیث: 1237—2559

کتاب الجنائز ___ کتاب العتق

صحیح بخاری (اُردو)

2

تالیف

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ وفوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

دارالسلام
DARUSSALAM

١٣٠٣ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ - هُوَ ابْنُ حَيَّانَ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ، وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ» ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى، فَقَالَ ﷺ: «إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ». رَوَاهُ مُوسَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1303] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار ؓ کے ہاں گئے جو حضرت ابراہیم ؓ کا رضاعی باپ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم ؓ کو لے کر بوسہ دیا اور اس کے اوپر اپنا منہ رکھا۔ اس کے بعد ہم دوبارہ ابوسیف کے ہاں گئے تو حضرت ابراہیم ؓ حالت نزع میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہوئیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اے ابن عوف! یہ تو ایک رحمت ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے روتے ہوئے فرمایا: ''آنکھ اشکبار اور دل غمزدہ ہے لیکن ہم کو زبان سے وہی کہنا ہے جس سے ہمارا مالک راضی ہو۔ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی سے یقیناً غمگین ہیں۔''

اس روایت کو موسیٰ نے سلیمان بن مغیرہ سے بھی بیان کیا ہے۔

(٤٤) بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ

باب: 44- مریض کے پاس رونا

١٣٠٤ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ: «قَدْ قَضَى»؟

[1304] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت سعد بن عبادہ ؓ بیمار ہوئے تو نبی ﷺ حضرت عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود ؓ کی معیت میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ وہاں پہنچے تو اسے اپنے اہل خانہ کے درمیان پایا تو آپ نے دریافت فرمایا: ''آیا انتقال ہو گیا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں۔ پھر نبی ﷺ رو پڑے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو روتا

يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»؟. [انظر: ١٢٩٠، ١٢٩٢]

ہائے میرے ساتھی! حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اے صہیب! کیا مجھ پر رو رہے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔''

١٢٨٨ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ، وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». وَقَالَتْ: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ [الأنعام: ١٦٤]. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذَلِكَ: وَاللهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَاللهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا». [انظر: ١٢٨٩، ٣٩٧٨]

[1288] حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ جب سیدنا عمر ؓ شہید ہو گئے تو میں نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے یہ ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عمر ؓ پر رحم کرے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ مومن کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے مزید عذاب کرتا ہے۔'' اور فرمایا کہ قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ تمھارے لیے کافی ہے: ''اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔'' حضرت ابن عباس ؓ نے اس وقت کہا: اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ حضرت ابن ابی ملیکہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت ابن عمر ؓ نے اس وقت کچھ نہ کہا۔

١٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ: «إِنَّهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا». [راجع: ١٢٨٨]

[1289] حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودیہ عورت کے پاس سے گزرے جبکہ اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''یہ تو اس پر رو رہے ہیں، حالانکہ اسے قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

١٢٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ - وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا

[1290] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر ؓ زخمی کیے گئے تو حضرت صہیب ؓ روتے ہوئے کہنے لگے: ہائے میرے بھائی! حضرت عمر ؓ

١٢٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ: إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَائْتِنَا. فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ، قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: «هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ». [انظر: ٥٦٥٥، ٦٦٠٢، ٦٦٥٥، ٧٣٧٧، ٧٤٤٨]

[1284] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا فوت ہو رہا ہے، آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ آپ نے سلام کہتے ہوئے واپس پیغام بھیجا اور فرمایا: (''اللہ تعالیٰ ہی کا سارا مال ہے۔) جو اللہ نے لے لیا وہ اس کا تھا اور جو اس نے عطا کیا وہ بھی اسی کا ہے۔ اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب کی طلب گار رہے۔'' صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں، چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور مزید چند لوگ تھے۔ بچے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا جبکہ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا۔ راوی نے کہا: میرا گمان ہے کہ اس نے کہا: گویا وہ مشکیزہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھیں (یہ منظر دیکھ کر) بہنے لگیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ رونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں ہی پر رحم کرتا ہے۔''

١٢٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتًا لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، قَالَ: فَقَالَ: «هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟» فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: «فَانْزِلْ»، قَالَ: فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا. [انظر: ١٣٤٢]

[1285] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کی صاحبزادی کے جنازے میں حاضر تھے، جبکہ رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات ہم بستری نہ کی ہو؟'' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم قبر میں اترو۔'' چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

فائدہ: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا عرصہ دراز تک بیمار رہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ وہ اس رات فوت ہو جائیں

تاریخ الامم والملوک

تاریخ طبری

جلد دوم

تصنیف: علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ

سیرت النبی ﷺ حصہ اول

ترجمہ: سید محمد ابراہیم (ایم اے) ندوی ⦿ ترتیب وتبویب: شبیر حسین قریشی (ایم۔ اے)

تاریخ اسلام کے قدیم ترین اور مستند مورخ علامہ محمد بن جرید الطبری کی تاریخ الامم والملوک جس میں آنحضرت ﷺ کی سیرت مبارکہ کی تمام تفصیلات معتبر اور اصل راویوں تک مکمل سلسلہ اسناد کے ذریعہ بیان کی گئی ہیں یہی وہ نایاب تاریخ ہے جو زمانہ قدیم سے لے کر عصر حاضر تک سیرت مبارکہ کی معتبر اور مستند ماخذ رہی ہے تاریخ اسلام کے تمام مورخین نے اسی سے خوشہ چینی کی ہے۔

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

میں آپ کی وفات ہوئی۔ روح کے قبض ہو جانے کے بعد میں نے آپ کا سر تکیے پر رکھ دیا اور پھر اٹھ کر اور عورتوں کے ساتھ رونے لگی اور اپنا سر پیٹنے لگی۔

وفات کا دن:

ابوجعفر کا قول ہے کہ علمائے تاریخ کا اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ربیع الاول میں دوشنبے کو ہوئی۔ مگر یہ کہ اس ماہ کے کس دوشنبے میں ہوئی اس میں البتہ اختلاف ہے۔ اس کے متعلق بعض ارباب سیر نے فقہائے حجاز کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے کہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ دوشنبے کے دن نصف النہار سے قبل رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور اسی دن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی۔

واقدی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ۱۲ ربیع الاول دوشنبہ کے دن وفات پائی اور اس کے دوسرے دن سہ شنبہ کو ٹھیک زوال آفتاب کے بعد آپ دفن کیے گئے۔

ابوجعفر نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت ابوبکر سنح میں تھے اور عمر مدینہ میں موجود تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقریر:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ بعض منافق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا حالانکہ آپؐ مرے نہیں ہیں بلکہ اپنے رب کے پاس گئے ہیں جس طرح کہ موسیٰ بن عمران چالیس راتوں کے لیے اپنی قوم سے غائب ہو کر اللہ کے پاس چلے گئے تھے اور پھر چلے آئے حالانکہ ان کے متعلق بھی ان کی قوم والوں نے یہی کہا تھا کہ وہ مر گئے۔ بخدا رسول اللہ ﷺ ضرور واپس آئیں گے اور جو لوگ اب آپؐ کے مرنے کی خبر مشہور کر رہے ہیں ان کے ہاتھ پاؤں قطع کریں گے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آمد:

ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جب آپ کی وفات کی اطلاع ملی۔ وہ مدینہ آئے اور مسجد کی دروازے پر اونٹ سے اترے۔ اس وقت عمرؓ لوگوں کے سامنے یہی تقریر کر رہے تھے ابوبکرؓ بغیر کسی اور طرف التفات کیے سیدھے عائشہؓ کے حجرے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے جو اس حجرے کی ایک سمت میں چت لیٹے ہوئے تھے اور شال آپؐ پر پڑی ہوئی تھی۔ ابوبکرؓ نے پاس آ کر آپ کا منہ کھولا اور پھر آپ کو بوسہ دیا اور کہا میرے ماں باپ آپؐ پر نثار وہ موت جو اللہ نے آپؐ کے لیے مقدر کی تھی وہ آپ کو آ گئی اب اس کے بعد آپ کبھی نہیں مریں گے۔ اس کے بعد ابوبکرؓ نے پھر آپ کا چہرہ ڈھانک دیا اور حجرے سے نکل کر مسجد میں آئے۔ عمرؓ اس وقت تقریر کر رہے تھے۔

حضرت ابوبکرؓ کی تقریر:

ابوبکرؓ نے ان سے کہا' عمرؓ! اب تم خاموش رہو مگر انہوں نے نہ مانا اور برابر تقریر کرتے رہے۔ ابوبکرؓ نے جب دیکھا کہ وہ چپ نہیں ہوتے ان کی خاموشی کا انتظار کیے بغیر وہ خود سب کے مواجہے میں آ گئے۔ ان کو دیکھ کر اب تمام لوگ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور عمرؓ کا رخ چھوڑ دیا۔ ابوبکرؓ نے تقریر شروع کی۔ حمد و ثنا کے بعد انہوں نے کہا' اے لوگو! خبردار ہو جاؤ کہ جو لوگ محمد ﷺ کی

الاستیعاب
فی معرفۃ الاصحاب

مؤلف

ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر قرطبی

متوفی ۴۶۳ھ

مترجم

ڈاکٹر مولانا محمد اویس سرور

جلد دوم

از باب عتاب تا اختتام

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

شخص سے کہا کہ میں مقرن کے سات بیٹوں میں سے ایک تھا، ہماری صرف ایک خادمہ تھی، ہم میں سے سب سے چھوٹے نے اس خادمہ کو تھپڑ مارا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسے آزاد کرنے کا حکم دیا۔

نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بنو مزینہ کے چار سو لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ بصرہ میں قیام پذیر رہے، وہاں سے کوفہ چلے گئے، حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے انہیں تستر بھیجا، وہاں انہوں نے اہل زندورد کے ساتھ صلح کا معاہدہ کیا، فتح قادسیہ کے بعد یہ مدینہ منورہ آگئے۔ یہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اصبہان، ہمذان، ری، آذربیجان اور نہاوند والوں کے اکٹھ کی خبر ملی تو انہیں بہت افسوس ہوا، اس بارے میں انہوں نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں مشورہ دیا کہ اہل کوفہ سے کہیں کہ ان میں دو تہائی لوگ فارس کی طرف چلے جائیں اور باقی یہیں رہیں، اسی طرح آپ بصرہ والوں کو بھی ادھر بھیجیں۔ حضرت عمر نے کہا کہ مجھے مشورہ دیں کہ میں ان کا امیر کس کو بناؤں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ہم سے بہتر رائے والے اور ہم سے زیادہ علم والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر میں ایسے شخص کو اس لشکر کا امیر بناؤں گا جو اس لائق ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر مسجد آئے تو نعمان بن مقرن کو مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا، پس اسی وقت انہیں اس لشکر کا امیر مقرر کر دیا اور کوفہ والوں کو خط لکھ کر اس کی اطلاع دے دی۔

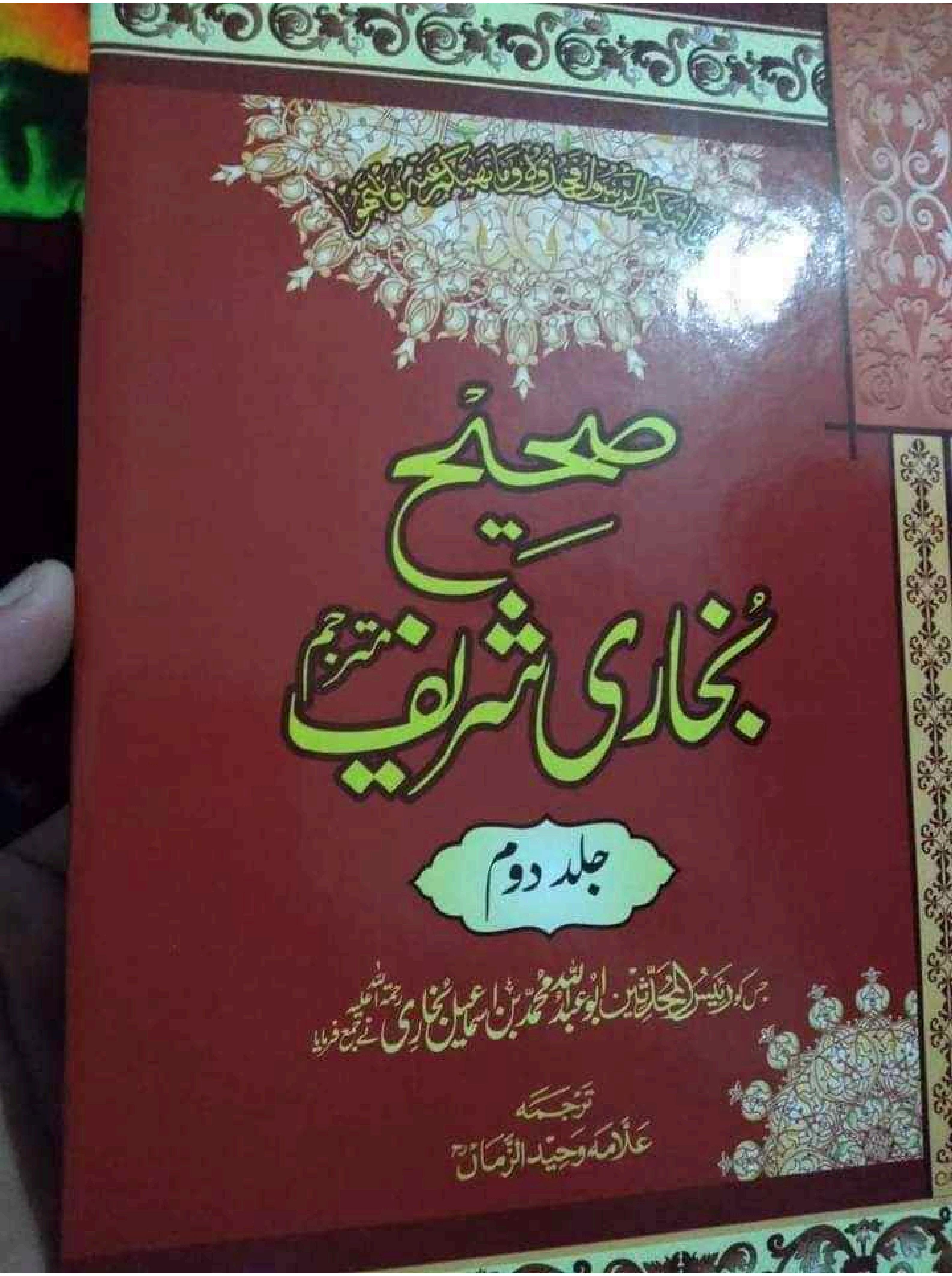
بعض روایات کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن مقرن کو خط لکھ کر حکم دیا کہ اہل کوفہ کے دو تہائی اور بصرہ کے سب فوجیوں کو لے کر فارس کی طرف جائیں، اگر نعمان شہید ہو جائیں تو حذیفہ امیر ہوں گے اور اگر حذیفہ بھی شہید ہو جائیں تو جریر امیر ہوں گے۔ پس حضرت نعمان، حضرت حذیفہ، حضرت زبیر، حضرت مغیرہ بن شعبہ، حضرت اشعث بن قیس اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کو لے کر نکلے، یہ سب حضرات انہی کے پرچم تلے تھے اور حضرت نعمان بن مقرن سپہ سالار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اصبہان کی فتح عطا فرما دی، جب وہ نہاوند آئے تو حضرت نعمان نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے مسلمانوں کی جماعت! میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگوں میں شریک ہوا ہوں، جب آپ دن کے ابتدائی حصے میں جنگ نہ کرتے تو سورج کے زائل ہونے تک لڑائی کو مؤخر فرماتے، یہاں تک کہ ہوا چلنے لگتی اور مدد نازل ہو جاتی، اے اللہ نعمان کو مسلمانوں کی مدد کے ساتھ شہادت کی موت عطا فرما، انہیں فتح عطا فرما"

مسلمانوں نے ان کی دعا پر آمین کہا، حضرت نعمان نے کہا کہ میں پرچم کو تین مرتبہ لہراؤں گا، جب میں تیسری مرتبہ پرچم لہراؤں تو تم حملہ کر دینا اور بالکل بھی سستی اور بے ترتیبی کا شکار نہ ہونا۔ اگر نعمان بھی مارا جائے تو بے ترتیبی کا شکار مت ہونا۔

جب انہوں نے تیسری مرتبہ پرچم لہرایا تو وہ اور سب مسلمان دشمن پر ٹوٹ پڑے، اسلامی لشکر میں جس شخص نے سب سے پہلے جام شہادت نوش کیا وہ سپہ سالار حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ تھے۔ ان کی شہادت کے بعد پرچم اسلام حضرت حذیفہ نے تھام لیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں فتح عطا فرما دی۔

نہاوند کی جنگ سنہ اکیس ہجری میں برپا ہوئی، حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کی شہادت جمعہ کے دن ہوئی، جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی شہادت کی خبر ملی تو مسجد میں تشریف لائے، منبر پر جلوہ افروز ہوئے، لوگوں کو ان کی شہادت کی خبر دی اور ہاتھوں کو سر پر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔



صحیح
بخاری شریف مترجم
جلد دوم
جس کو رئیس المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرمایا
ترجمہ
علامہ وحید الزماں رح

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِيْ ابْنَ
عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اِنَّ
لَنَا اَبْنَآءً مِثْلَهُ فَقَالَ اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ
فَسَاَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿ اِذَا
جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴾ فَقَالَ اَجَلُ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ اِيَّاهُ قَالَ
مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيْلِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَآءَ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّ الْاَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيْهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيْهِ اٰخَرِيْنَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ فَكَانَ اٰخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ۔

حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ اَخْرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ اَنْ يَجِيْءَ خَبَرُهُمْ

عنہما سے‘ انہوں نے کہا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پاس بٹھاتے‘ یہ حال عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے دیکھ کر کہا ہمارے تو بیٹے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرح ہیں‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کی وجہ علم ہے (یا تم ابھی جان لو گے) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ آیت پوچھی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (النصر:۱) انہوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو موت کی خبر دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی وہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا‘ کہا ہم سے عبدالرحمن بن سلیمان بن حنظلہ نے‘ ہم سے عکرمہ نے بیان کیا‘ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی موت کی بیماری میں ایک چادر اوڑھے سر کو ایک چکنے کپڑے سے باندھے ہوئے نکلے‘ منبر پر بیٹھ کر پہلے جیسے چاہیے اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا امابعد! سب لوگ بڑھ رہے ہیں لیکن انصار گھٹ جائیں گے‘ یہاں تک کہ کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے پھر جو کوئی تم میں ایسا اختیار پیدا کرے‘ جس سے کسی کو فائدہ پہنچا سکے‘ کسی کو نقصان (یعنی حاکم بن جائے) تو وہ انصار کے نیک شخص کی تو قدر کرے اور برے کی برائی سے درگزر کرے (معاف کر دے) بس یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (آخری وعظ تھی) آخری مجلس تھی۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا‘ کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے‘ کہا ہم سے حسین جعفی نے‘ انہوں نے ابو موسیٰ سے‘ انہوں نے حسن بصری سے‘ انہوں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے‘ انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ایک روزہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو باہر نکالا اور منبر پر لے کر ان کو چڑھ گئے‘ فرمایا (لوگو!) میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہ میں ملاپ کر دے۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا‘ کہا ہم سے حماد بن زید نے‘ انہوں نے ایوب سے‘ انہوں نے حمید بن ہلال سے‘ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے جعفر بن ابی طالب اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کے شہید ہونے کی خبر پہلے ہی سے دے دی اور آپ کی

وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

(۸۳۲) حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكُمْ مِنَ الْأَنْمَاطِ قُلْتُ وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا۔

(۸۳۳) حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا قَالَ فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّامِ فَمَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ انْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتَ فَطُفْتَ فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَقَالَ سَعْدٌ أَنَا سَعْدٌ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا وَقَدْ آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ فَقَالَ نَعَمْ فَتَلَاحَيَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الْحَكَمِ فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ قَالَ فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ لَا تَرْفَعْ صَوْتَكَ فَجَعَلَ يُمْسِكُهُ فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى

آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

مجھ سے عمرو بن عباس نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے' کہا ہم سے سفیان ثوری نے' انہوں نے محمد بن منکدر سے' انہوں نے جابر بن عبداللہ ؓ سے' انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس قالین ہیں؟ ہم نے عرض کیا (ہم غریب لوگ ہیں) ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے۔ آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے پاس (عمدہ عمدہ) قالین ہوں گے۔ جابر ؓ نے کہا میں بیوی سے کہتا ہوں چل اپنا قالین سرکا' وہ کہتی ہے کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تمہارے پاس قالین ہوں گے' تو میں چپ ہو جاتا ہوں۔

مجھ سے احمد بن اسحاق نے بیان کیا' کہا ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے' کہا ہم سے اسرائیل نے' انہوں نے ابو اسحاق سے' انہوں نے عمرو بن میمون سے' انہوں نے عبداللہ بن مسعود ؓ سے' انہوں نے کہا سعد بن معاذ ؓ عمرے کی نیت سے مکہ کو گئے تو امیہ بن خلف (مشہور کافر) کے پاس اترے' کیونکہ جب امیہ شام کا سفر کیا کرتا تو مدینہ میں سعد ؓ کے پاس اترتا۔ امیہ نے سعد ؓ سے کہا ذرا ٹھہر رہ' جب دوپہر دن ہو اور لوگ غافل ہو جائیں' اپنے اپنے گھروں کو چل دیں تو جا کر طواف کر لینا (کیونکہ مکہ کے مشرک مسلمانوں کے دشمن تھے) خیر سعد ؓ طواف کر رہے تھے' اتنے میں ابو جہل آ پہنچا' کہنے لگا یہ کون طواف کر رہا ہے؟ سعد ؓ نے کہا میں ہوں سعد' ابو جہل نے کہا واہ کیا مزے سے طواف کر رہا ہے اور تم ہی لوگوں نے تو محمد اور ان کے ساتھ والوں کو پناہ دی ہے' سعد ؓ نے کہا بیشک۔ دونوں میں بحث ہونے لگی' امیہ نے سعد ؓ سے کہا ابوالحکم یعنی (ابو جہل ملعون) پر اپنی آواز بلند نہ کر' وہ اس مقام کا سردار ہے۔ سعد ؓ نے (ابو جہل سے) کہا اللہ کی قسم! اگر تو مجھ کو کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں بھی تیری شام کی سوداگری خاک میں ملا دوں گا۔ امیہ یہی کہتا رہا ارے سعد' اپنی آواز بلند نہ کر اور ان کو روکتا رہا' آخر سعد ؓ غصے ہوئے اور امیہ سے کہنے لگے چل بھی پرے ہٹ' میں

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مفصل و مستند تصنیف

علامہ علی ابن برہان الدین حلبی کی مایہ ناز عربی تصنیف کا اردو ترجمہ

اُمّ السِیَر

سیرتِ حلبیہ اردو

مع اضافات

۳

جلد دوم
نصف اول

مرتب و مترجم اردو ○ مولانا محمد اسلم قاسمی فاضل دیوبند

زیر سرپرستی ○ حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون 2631861

ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو پیدا کیا تو یہ نور ان کے پیٹھ میں رکھ دیا۔ یعنی پھر یہ نور ان کی پیشانی میں دمکتا تھا اور ان کے سارے نور پر غالب رہتا تھا۔ جیسا کہ آگے پوری بات آئے گی۔

آدمؑ سے صلب شیثؑ میں ...... پھر (آدمؑ سے) یہ نور ان کے بیٹے حضرت شیثؑ کے نطفے میں منتقل ہوا جو ان کے جانشین بنے۔ حضرت شیثؑ کو اس نور کے متعلق جو کچھ بھی وصیت کی گئی ان میں سے یہ بھی ہے کہ ان کی اولاد میں جس کی طرف بھی وہ اس نور کو منتقل کریں اس کو وصیت کر دیں کہ وہ اس نور کو کسی پاک دامن عورت کے رحم میں رکھے۔ یہ وصیت گذشتہ زمانوں میں اسی طرح چلتی رہی یہاں تک کہ یہ نور عبدالمطلب تک پہنچا۔

نور محمدی ﷺ نسل در نسل ...... یہ سب تفصیل اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ ﷺ کے آباء و اجداد میں جس کی طرف بھی یہ نور منتقل ہوا اس میں یہ واضح طور پر محسوس ہوتا تھا۔ یہ بات اس گذشتہ بات کے خلاف جاتی ہے جس میں اس نور کے منتقل ہونے کے متعلق بعض مخصوص حضرات کا ذکر کیا گیا ہے (کیونکہ اس تفصیل سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ نور حضرت آدمؑ سے لے کر آنحضرت کے والد عبداللہ تک برابر ایک سے دوسرے میں منتقل ہوتا رہا مگر اس سے پہلے جو روایت گزری ہے اس میں متعین طور پر بعض ناموں کا ذکر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم)

شیثؑ حوا کی تنہا اولاد ...... حضرت حوا کے بھی کوئی تنہا اولاد نہیں ہوئی سوائے حضرت شیثؑ کے (کہ وہ تنہا پیدا ہوئے) جو اس نور ہی کی کرامت تھی۔

شیثؑ پیٹ میں نظر آتے تھے ...... روایت ہے کہ وہ یعنی حضرت شیثؑ اپنی والدہ کے پیٹ میں اتنی مدت رہے کہ پیٹ ہی میں ان کے دانت نکل آئے تھے۔ اور ان کی والدہ یعنی حضرت حوا کا پیٹ اس وقت اتنا صاف اور پاکیزہ تھا کہ شیثؑ ماں کے پیٹ میں نظر آتے تھے۔ یہ آدمؑ کی تیسری اولاد ہیں۔

آدمؑ کی کل اولاد ...... حضرت حوا کے ہر مرتبہ دو بچے ایک لڑکا ایک لڑکی ایک ساتھ پیدا ہوتے تھے۔ چنانچہ ایک روایت ہے کہ ان کے یہاں بیس مرتبہ پیدائش ہوئی جس میں چالیس اولاد ہوئی۔

ایک روایت ہے کہ ایک سو بیس (۱۲۰) بچے ہوئے۔ ایک روایت ہے کہ ایک سو اسی (۱۸۰) بچے ہوئے اور ایک روایت ہے کہ پانچ سو (۵۰۰) بچے ہوئے۔

موت کے وقت آدمؑ کی اولاد ...... کہا جاتا ہے کہ جب آدمؑ کی وفات ہوئی تو ان کے بیٹوں اور پوتوں میں چالیس ہزار آدمی تھے جنھوں نے ان کا ماتم کیا۔ آدمؑ کی نسل میں سوائے شیثؑ کی اولاد کے اور کسی بیٹے کی اولاد کے متعلق تاریخی علم نہیں ہے اس لئے کہ ان کی بالکل اولادیں نہیں ہوئیں (یا ان کا سلسلہ نہیں چلا) اس لئے وہ ابوالبشر (یعنی انسانوں کے باپ) ہیں۔

حضرت جابرؓ ابن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا:۔

"یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں مجھے بتلائے کہ ساری چیزوں سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز کو پیدا فرمایا"؟

آنحضرت ﷺ عالم موجودات کی اصل ...... آپ ﷺ نے فرمایا:۔

"اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے تمہارے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرمایا۔"

اسی میں یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ (اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ) تمام موجودات کی اصل ہیں۔ واللہ

كنز العمال

في سنن الأقوال والأفعال

للعلامة علاء الدين علي المتقي بن حسام الدين الهندي
البرهان فوري المتوفى سنة ٩٧٥

الجزء الخامس عشر

ضبطه وفسر غريبه
الشيخ بكري حياني

صححه ووضع فهارسه ومفتاحه
الشيخ صفوة السقا

مؤسسة الرسالة

٤٢٩٠٨ ـ عن عبد الله بن عكرمة قال : عجباً لقول الناس إن عمر بن الخطاب نهى عن النوح ! لقد بكى على خالد بن الوليد بمكة والمدينة نساء بني المغيرة سبعاً يشققن الجيوب ويضربن الوجوه وأطعموا الطعام تلك الأيام حتى مضت ما ينهاهن عمرُ (ابن سعد) .

٤٢٩٠٩ ـ عن سعيد بن المسيب قال : لما تُوفي أبو بكر أقامت عائشةُ عليه النوحَ ، فبلغ عمرُ فنهاها عن النوح على أبي بكر ، فأبينَ أن ينتهين ، فقال لهشام بن الوليد : أخرج إلى ابنة أبي قحافة ! فعلاها بالدرة ضرباتٍ ، فتفرق النوائحُ حين سمعنَ ذلك ، فقال : تُرِدْنَ أن يعذب أبو بكر ببكائكن ! إن رسول الله ﷺ قال : إن الميتَ يعذبُ ببكاء أهله عليه (ابن سعد) .

٤٢٩١٠ ـ عن عائشة قالت : توفي أبو بكر بين المغرب والعشاء فأصبحنا ، فاجتمعَ نساء المهاجرين والأنصار وأقاموا النوحَ ، وأبو بكر يُغسلُ ويكفَّنُ ، فأمر عمرُ بن الخطاب بالنوحِ ففرَقنَ[1] فوالله على ذلك إنكُن تفرّقن وتجتمعن (ابن سعد) .

---

(١) ففرقن : الفَرَقُ : الخوف والفزع . يُقال : فرِقَ يفرَقُ فرَقاً . النهاية ٣/٤٣٨ . ب

٤٢٩١١ - عن سعيد بن المسيب قال : لما مات أبو بكر بُكي عليه فقال عمر : إن رسول الله ﷺ قال : إن الميتَ يعذبُ ببكاء الحي ، فأبوا إلا أن يبكوا ، فقال عمرُ لهشام بن الوليد : قُم فأخرج النساء ! فقالت عائشة : أُخرجُكَ ، فقال عمرُ : ادخل فقد أذنتُ لك ! فدخل ، فقالت عائشةُ . أمُخرجي أنتَ يا بُني ! فقال : أمّا لك ؛ فقد أذنتُ لك ، فجعل يُخرجُهن امرأةً امرأةً وهو يضربُهن بالدرةِ حتى خرجتْ أمُّ فروة وفرقَ بينهن (ابن راهويه وهو صحيح) .

٤٢٩١٢ - عن عائشة قالت : لما جاء نعي جعفر بن أبي طالب وزيد بن حارثة وعبد الله بن رواحة جلس رسول الله ﷺ يعرفُ في وجهه الحزنُ ، وأنا أطلعُ من شقِ البابِ ، فأتاه رجلٌ فقال : يا رسول الله ! إنّ نساء جعفر فذكر من بكائهن ، قال : فارجعْ إليهن فأسكتهن ، فان أبينَ فاحثُ في وجوههن التراب (ش) .

باب في الدفن وأمور تقع بعده

٤٢٩١٣ - عن إسماعيل بن خالد أن أبا بكر الصديق كان يقول إذا أُدخِلَ الميتُ اللحدَ « بسمِ الله وعلى ملةِ رسول الله ، وباليقين

فقوموا لها ، فانا لسنا نقومُ لها ولكن نقوم لمن معها من الملائكة ، فقال علي : ما فعلها رسول الله ﷺ إلا مرةً وكانوا أهل كتاب كان يتشبه بهم في الشيء فاذا نُهيَ انتهى. ورواه مسدد بلفظ : فقال علي : ما فعلَ رسولُ الله ﷺ قط غيرِ مرةٍ واحدةٍ ليهوديٍ من أهل الكتاب ثم لم يعد ، وكان إذا نُهيَ انتهى . وفي الإسناد ليث بن أبي سليم) .

البكاء

٤٢٨٩٦ ـ ﴿ مسند عمر ﴾ عن أبي عثمان قال رأيتُ عمر لما جاءهُ نعي النعمان وضع يده على رأسه وجعل يبكي (ابن أبي الدنيا في ذكر الموت) .

٤٢٨٩٧ ـ عن جبير بن عتيك أنه دخل مع النبي ﷺ على ميت فبكي النساء فقال جبيرُ : اسكُتنَ ما دام رسولُ الله ﷺ جالساً ! فقال النبي ﷺ : دعهن يبكين ، فاذا وجبت فلا تبكينَّ باكيةٌ (أبو نعيم) .

٤٢٨٩٨ ـ عن عمران بن حصين قال : لما توفي ابنُ رسولِ الله ﷺ دمعت عيناه فقالوا : يا رسول الله تبكي ؟ فقال رسول الله ﷺ : العينُ تدمعُ ، والقلبُ يحزنُ ، ولا نقولُ إلا ما يرضي ربنا ، وإنا

«وأما المسانيد، كمسند العدني ومسند أحمد بن منيع،
وهي كالأنهار، ومسند أبي يعلى كالبحر يكون مجمع الأنهار»

الحافظ إسماعيل بن محمد بن الفضل التميمي

مسند أبي يعلى الموصلي

الإمام الحافظ أحمد بن علي بن المثنى التميمي

الجزء الثامن

حققه وخرج أحاديثه

حسين سليم أسد

دار المأمون للتراث

دمشق - ص.ب : ٤٩٧١

بيروت - ص.ب : ١٣ ٥٣٧٨

٢٣٠ - (٤٥٨٦) حدثنا جعفر بن مهران، حدثنا عبد الأعلىٰ، حدثنا محمد بن إسحاق، حدثني يحيىٰ بن عباد بن عبد الله بن الزبير، عن أبيه عباد قال:

سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَفِي بَيْتِي لَمْ أَظْلِمْ فِيه أَحداً، فَمِنْ سَفَهِي وَحَدَاثَةِ سِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُبِضَ وَهُوَ فِي حَجْرِي، ثُمَّ وَضَعْتُ رَأْسَهُ عَلَى وِسَادَةٍ وَقُمْتُ أَلْتَدِمُ(١) مَعَ النِّسَاءِ وَأَضْرِبُ وَجْهِي(٢).

٢٣١ - (٤٥٨٧) حدثنا جعفر، حدثنا عبد الأعلىٰ، حدثنا محمد بن إسحاق، عن عبد الله بن أبي أبي بكر، عن عمرة، عن عائشة:

= وفي الرقاق (٦٥١٠) باب: سكرات الموت، من طريقين عن عيسىٰ بن يونس، عن عمر بن سعيد، عن ابن أبي مليكة، أن أبا عمرو ذكوان مولىٰ عائشة، أخبره أن عائشة....

وأخرجه أحمد ٦/٧٧، والبخاري في المغازي (٤٤٣٨)، والنسائي في الجنائز ٤/٦ - ٧ باب: شدة الموت، من طريق عبد الرحمن بن القاسم، عن أبيه، عن عائشة. ولتمام التخريج انظر (٤٥٣٤، ٤٥٨٤، ٤٦٠٤). والحجر - بفتح الحاء المهملة وبكسرها، وسكون الجيم: الحضن، والكنف والحماية. وشخص - من باب فتح - ارتفع.

(١) في الأصلين «انتدب» وهو خطأ والصواب ما أثبتناه. والالتدام: ضرب النساء وجوههن في النياحة.

(٢) إسناده حسن من أجل جعفر، وأخرجه أحمد ٦/٢٧٤ من طريق يعقوب، حدثني أبي، عن ابن إسحاق، بهذا الإسناد. وهذا إسناد صحيح. وانظر الحديث السابق.

مُسْنَد

الإمام أحمد بن حنبل

(١٦٤ - ٢٤١ هـ)

حقّق هذا الجزء وخرّج أحاديثه وعلّق عليه

شعيب الأرنؤوط   محمد نعيم العرقسوسي   إبراهيم الزيبق

محمد رضوان العرقسوسي

الجزء الثالث والأربعون

مؤسسة الرسالة

آل أبي بكر، وفي يده سِوَاكٌ أخْضَر، قالتْ: فَنظَرَ رسولُ الله ﷺ إليه في يده نظراً عَرَفْتُ أنَّه يريده، قالت: فقلتُ: يا رسولَ الله، تُحِبُّ أنْ أُعطيك هٰذا السِّواك؟ قال: «نعَمْ». قالت: فَأَخَذْتُه فَمَضَغْتُهُ له حتى ألَنْتُه وأعْطَيْتُه إيَّاه. قالت: فاسْتَنَّ به كأَشَدِّ ما رأيتُهُ يَسْتَنُّ بسِواكٍ قبْلَه، ثُمَّ وَضَعَهَ، وَوَجَدْتُ رسولَ الله ﷺ يَثْقُلُ في حَجْري، قالت: فَذَهَبْتُ أنظر في وَجْهه فإذا بَصَرُهُ قد شخَصَ، وهو يقول: «بَلِ الرَّفِيقُ الأعْلَى مِنَ الجَنَّة». فقلت: خُيِّرْتَ فاخْتَرْتَ والذي بَعَثَكَ بالحقِّ، قالت: وقُبِضَ رسولُ الله ﷺ[1].

٢٦٣٤٨- حدَّثنا يعقوب، قال: حدَّثنا أبي، عن ابنِ إسحاق، قال: حدَّثني يحيى بنُ عَبَّاد بنِ عبد الله بن الزُّبير، عن أبيه عَبَّاد، قال:

---

(١) إسناده حسن من أجل ابن إسحاق -وهو محمد- وقد صرح بالتحديث هنا، فانتفت شبهة تدليسه، وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين غير يعقوب بن عتبة -وهو الثقفي- فقد أخرج له أصحاب السنن سوى الترمذي، وهو ثقة. يعقوب: هو ابن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمٰن الزهري.

وأخرجه بتمامه ومختصراً إسحاق (٧٦٤) و(١١٥٠)، والنسائي في «الكبرى» (٧١٠٢)، وأبو يعلى (٤٥٨٥) من طرق عن ابن إسحاق، بهٰذا الإسناد.

وأخرجه ابن سعد ٢/٢٣٣-٢٣٤ عن محمد بن عمر الواقدي، عن جعفر ابن محمد، عن محمد بن عبد الرحمٰن بن نوفل، عن الزهري، به. قلنا: والواقدي متروك.

وقد سلف نحوه برقمي (٢٤٢١٦) و(٢٤٥٨٣) بإسنادٍ صحيح.

سَمِعْتُ عائشة تقول: ماتَ رسولُ الله ﷺ بين سَحْرِي وَنَحْرِي وفي دولتي، لم أَظْلِمْ فيه أحداً، فَمِنْ سَفَهي وحَدَاثة سِنِّي أَنَّ رسولَ الله ﷺ قُبِضَ وهو في حَجْرِي، ثُمَّ وَضَعْتُ رأسه على وِسَادةٍ، وقُمْتُ أَلْتدِمُ مع النِّساء، وأَضْرِبُ وَجْهي[1].

٢٦٣٤٩- حدَّثنا يعقوب، حدَّثنا أبي، عن ابن إسحاق، قال: حدَّثني عبدُ الله بنُ أبي بكر بن محمد بن عمرو بن حَزْم، عن امرأته فاطمة بنت محمد بن عمارة، عن عَمْرَة بنت عبد الرحمٰن بن سَعْد بن زرارة

---

(١) إسناده حسن من أجل ابن إسحاق: وهو محمد، وقد صرح بالتحديث هنا، فانتفت شبهة تدليسه. وبقية رجاله ثقات رجال الشيخين غير يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير أخرج له أصحاب السنن، وهو ثقة، يعقوب: هو ابن إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمٰن بن عوف.

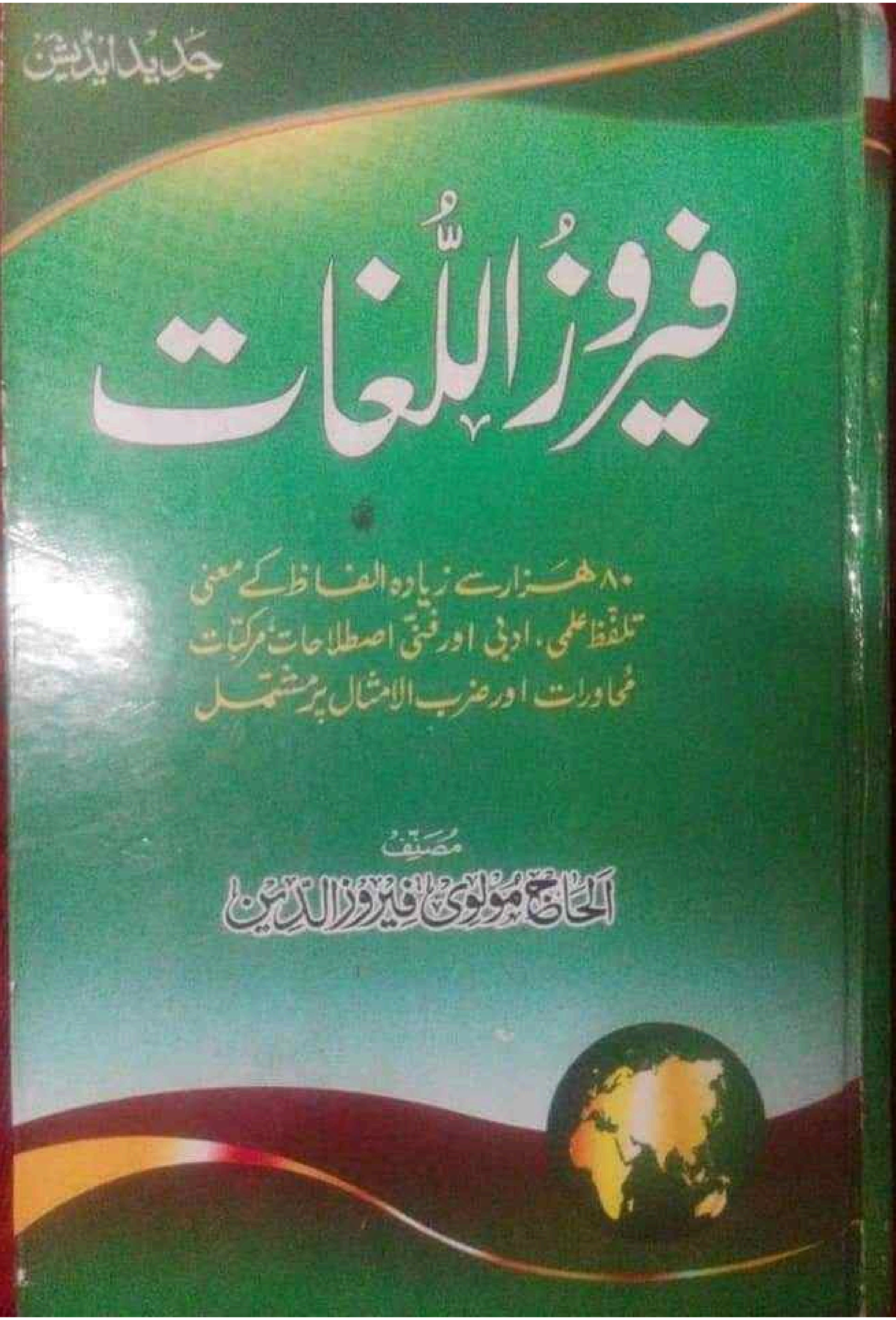
وأخرجه أبو يعلى (٤٥٨٦)، والبيهقي في «الدلائل» ٧/ ٢١٣ من طريقين عن ابن إسحاق، بهٰذا الإسناد.

وأخرجه مختصراً ابن سعد ٢/ ٢٦١-٢٦٢ و٢٦٢ من طريق عيسى بن معمر، وأبي الأسود، كلاهما عن عباد بن عبد الله، عن عائشة، به. قلنا: لكن في طريقهما الواقدي، وهو متروك.

وأخرجه ابن سعد ٢/ ٢٦٢ من طريق زيد بن أبي عتاب، عن عروة، عن عائشة، به. قلنا: وفي طريقه الواقدي كذٰلك، وهو متروك.

وقد سلف نحوه برقم (٢٤٠٣٩) و(٢٤٢١٦).

قلنا: وقولها: وقمت ألتدم مع النساء، وأضرب وجهي. فيه نكارة ولم نجده إلا في هٰذه السياقة، والسيدة عائشة زوجة النبي ﷺ لا يخفى عليها حديث ابن مسعود مرفوعاً: ليس منا من ضرب الخدود، وشق الجيوب، ودعا بدعوى الجاهلية» وهو حديث صحيح سلف في مسند ابن مسعود برقم (٣٦٥٨)، وقال السندي في تفسيره هناك: ليس منا، أي: ليس من أهل طريقتنا وسنتنا.


جدید ایڈیشن
فیروز اللغات
۸۰ ہزار سے زیادہ الفاظ کے معنی
تلفظ علمی، ادبی اور فنی اصطلاحات مرکبات
محاورات اور ضرب الامثال پر مشتمل
مصنف
الحاج مولوی فیروز الدین

گردگٹ: جیب کترا۔
گردگیر: بل کھائے ہوئے، مڑا ہوا، پیچیدہ۔
گرہ لگانا: ۱۔ گانٹھ باندھنا ۲۔ مصرع پر دوسرا مصرع لگانا۔
گرہست: (گِر ہَست) (ہ۔ صف) گھر والا، کفایت شعار، سلیقہ مند۔
گرہستن: (گ۔ رہس۔ تن) (ہ۔ ا۔ مؤنث) گھروالی، سلیقہ شعار (بیوی)
گرہستی: (گ۔ رہس۔ تی) (ہ۔ صف) ۱۔ دنیادار، عیالدار ۲۔ (مؤنث) گھر کا اسباب، سامان خانہ داری
گرہن: (گ۔ رہن) (س۔ ا۔ مذکر) کسوف و خسوف، سورج پر چاند کا یا چاند پر زمین کا سایہ ہو جانے سے ان کا بے نور ہو جانا
گرہن لگنا: ۱۔ سورج یا چاند میں اندھیرا ہونا ۲۔ داغ لگنا
گری: (ف۔ ا۔ مؤنث) بنانا۔ (مرکبات میں، جیسے کاری گری)
گری: (گ۔ ری) (ہ۔ ا۔ مؤنث) ۱۔ مغز، تخم ۲۔ ناریل کا مغز، کھوپرا ۳۔ گودا، بھیجا۔
گرے: (GREY) (انگ۔ صف) خاکستری، بھورا۔
گریاں: (گر۔ یاں) (ف۔ صف) روتا ہوا، نالاں۔
گریباں: (گ۔ ری۔ باں) (ف۔ ا۔ مذکر) پوشاک کا وہ حصہ جو گلے کے نیچے رہتا ہے۔
گریباں پکڑنا: گریباں میں ہاتھ ڈالنا، ۱۔ گریبان پکڑ کر گھسیٹ لینا ۲۔ سخت تقاضا کرنا۔
گریباں دریدہ: وہ شخص جس کا گریبان پھٹا ہوا ہو، دیوانہ، بدحال۔
گریباں گیر: ۱۔ مقابلہ کرنے والا، مزاحم ۲۔ دعویدار۔
گریباں میں منہ ڈالنا: ۱۔ نہایت شرمندہ ہونا ۲۔ سر جھکا کر غور کرنا۔
گرے پڑنا: (ہ۔ مص) ٹوٹ پڑنا، ہجوم کرنا۔
گریٹ: (GREAT) (انگ۔ صف) بڑا، عظیم، بہت۔
گریجویٹ: (GRADUATE) (گ۔ رے۔ جو۔ ایٹ) (انگ۔ ا۔ مذکر) بی اے، پاس، سند یافتہ۔
گریچوئٹی: (GRATUITY) (گ۔ رے۔ چو۔ ا۔ ٹی) (انگ۔ ا۔ مؤنث) بخشش، انعام، صلہ، عطیہ۔
گریڈ: (GRADE) (گ۔ ریڈ) (انگ۔ ا۔ مذکر) رتبہ، درجہ، عہدہ۔
گریز: (گ۔ ریز) (ف۔ ا۔ مؤنث) ۱۔ بھاگنا ۲۔ علیحدگی، پرہیز ۳۔ قصیدہ میں تمہید و تشبیب کے بعد اصلی مقصد کی طرف متوجہ ہونا۔
گریز پا: ۱۔ بھگوڑا ۲۔ وحشت زدہ ۳۔ ناپائیدار۔
گریز کرنا: ۱۔ بھاگنا ۲۔ پرہیز کرنا ۳۔ متنفر ہونا۔
گریزاں: (گ۔ رے۔ زاں) (ف۔ صف) بھاگنے والا، بھاگتا ہوا۔
گریس: (GREASE) (گ۔ ریس) (انگ۔ ا۔ مؤنث) چربی، چکنائی۔
گریمر: (GRAMMAR) (گ۔ رے۔ مر) (انگ۔ ا۔ مؤنث) ۱۔ صرف و نحو، قواعد زبان ۲۔ صرف و نحو کی کتاب۔
گرین: (GRAIN) (گ۔ رین) (انگ۔ ا۔ مذکر) ۱۔ بیج ۲۔ اناج ۳۔ دانہ ۴۔ تقریباً ½ رتی کا ایک وزن۔
گرینڈ: (GRAND) (گ۔ رینڈ) (انگ۔ صف) ۱۔ بڑا، عظیم ۲۔ عالیشان ۳۔ عالی ظرف۔
گرینیڈ: (GRANADE) (گ۔ رے۔ نیڈ) (انگ۔ ا۔ مذکر) چھوٹا بم کا گولا، دستی گولا۔
گریہ: (گر۔ یہ) (ف۔ ا۔ مذکر) رونا، پیٹنا، آہ و زاری۔
گریۂ شادی: خوشی کی حالت میں رونا۔
گریۂ شیشہ: شراب کا صراحی سے جام میں گرنا۔
گریہ کناں: گریہ کرنے والا، روتا، پیٹتا، نالاں، گریاں۔
گریہ وزاری: (مؤنث) واویلا، کہرام، آہ و بکا، رونا پیٹنا
گرے ہاؤنڈ: (GREY HOUND) (انگ۔ ا۔ مذکر) کتے کی ایک نسل جس کے پاؤں لمبے اور آنکھیں تیز ہوتی ہیں، دبلا پتلا ہوتا ہے، شکاری کتا۔

گ ۔ ڑ

گڑ: (ہ۔ ا۔ مذکر) ۱۔ گنے کا جما ہوا رس ۲۔ مٹھاس ۳۔ (صف) میٹھا۔
گڑانبہ: (مذکر) گڑ کے شیرے میں پکائی ہوئی کچے آموں کی پھانکیں۔
گڑ دیے مرے تو زہر کیوں دیجیے: (گڑ سے جو مرے تو زہر کیوں دو) (مثل) جو کام آسانی اور نرمی سے نکل سکے اس میں سختی نہیں کرنا چاہیے۔
گڑ کھانا اور گلگلوں سے پرہیز کرنا: (مثل) چھوٹی برائی سے بچنا اور بڑی برائی کا خیال نہ کرنا۔
گڑ نہ دے تو گڑ سی بات تو کہے: (مثل) کوئی اچھا کام نہ کر سکو تو نرمی سے بول کر ہی خوش کر دو۔

تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

حصہ پنجم

عبدالرحمٰن بن مہدی، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، مشہور عبادت گذار
تابعین کرامؒ، ابوسلیمان دارانی، ذوالنون مصری رحمہم اللہ وغیرہم کا تذکرہ

امام حافظ علامہ ابونُعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم
مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
استاد مدرسہ عربیہ حنفیہ دارالسلام آزاد کشمیر

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

تلاش کی جب میرے پاس رخصت ہونے لگے فرمایا: رسول اللہ ﷺ غار ثور میں تین دن تک روپوش رہے ہمارے لئے حلال نہیں کہ ہم فراخی میں آپ ﷺ کی اتباع کریں اور شدت میں آپ ﷺ کی اتباع ترک کردیں، ابوحامد کہتے ہیں: میں نے یہ واقعہ امام احمد رحمہ اللہ کے دو بیٹوں عبداللہ وصالح کے گوش گزار کیا ہے کہنے لگے: ہم نے یہ واقعہ سنا، پھر میں نے یہی واقعہ ابراہیم بن ہانی کے بیٹے اسحٰق کو سنایا تو کہنے لگا: میرے والد نے مجھے یہ واقعہ نہیں سنایا۔

۱۳۷۳۶-ظفر بن احمد، ابوسہل بشر بن احمد اسفرائینی، محمد بن ہشام بن سعد سے مروی ہے کہ فتح بن حجاج کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین نے شمار کنندہ بھیجے تا کہ گنتی کریں کہ کتنے لوگوں نے امام احمد رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھی ہے چنانچہ انہوں نے آدمیوں کی گنتی کی تو تیرالاکھ نکلے ان کے علاوہ بہت سارے سفر میں بھی تھے۔

۱۳۷۳۷-ظفر بن احمد، حسن بن علی، احمد وراق، عبدالرحمٰن بن محمد، محمد بن عباس شکتی سے مروی ہے کہ ورکانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ جس دن امام حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا دس ہزار (۱۰،۰۰۰) یہودیوں نصرانیوں اور مجوسیوں نے اسلام قبول کیا۔ ورکانی کہتے ہیں: جس دن امام احمد رحمہ اللہ کا انتقال ہوا چار اقسام کے لوگوں میں ماتم اور نوحہ زنی کا ایک کہرام سا مچ گیا یعنی مسلمانوں یہودیوں، نصرانیوں اور مجوسیوں میں (یہی ہے کہ" موت العالم موت العالم "ایک عالم کی موت پورے جہاں کی موت ہے)

۱۳۷۳۸-سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، ہلال بن علاء کہتے ہیں اگر دو چیزیں نہ ہوتیں لوگ ہمیشہ ان کے محتاج رہتے۔ (۱) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آزمائش، سو اگر امام احمد رحمہ اللہ کی آزمائش نہ ہوتی سب لوگ جہمی بن جاتے۔ (۲) محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ بلاشبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے لوگوں کے لئے بند تالے کھول دیئے ہیں۔ (یعنی امام شافعی رحمہ اللہ نے لوگوں کے لئے فقہ کے بند تالے کھول دیئے)

۱۳۷۳۹-سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن محمد دوری سے مروی ہے کہ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا چنانچہ پچاس سال ہم ان کی صحبت میں رہے انہوں نے کبھی اپنی بزرگی و بھلائی پر ذرہ برابر بھی فخر نہیں کیا۔

۱۳۷۴۰-سلیمان، عبداللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ ایک دن (چوبیس گھنٹے) میں تین سو رکعات نوافل پڑھتے تھے، اور جب انھیں ظلم و تعدی کے کوڑے لگے ضعف میں اضافہ ہوگیا اور ایک دن میں ڈیڑھ سو رکعات پڑھتے تھے اس وقت اسی برس کی عمر کے قریب قریب تھے۔

۱۳۷۴۱-سلیمان، عبداللہ بن احمد کہتے ہیں میرے والد ماجد ہر دن قرآن مجید کا ساتواں حصہ تلاوت کرتے تھے اور سات دن میں پورا قرآن ختم کرتے، رات کو تھوڑی دیر سوتے اور پھر صبح تک نماز و دعا میں مشغول رہتے۔

۱۳۷۴۲-ابواحمد غطر یفی، زکریا ساجی، محمد بن عبدالرحیم بن صالح ازدی، اسحٰق بن موسیٰ انصاری کہتے ہیں ایک دفعہ مامون الرشید نے محدثین میں مال تقسیم کیا، چنانچہ مامون نے مال جس کو بھی دیا اس نے قبول کیا صرف امام احمد رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کردیا۔

۱۳۷۴۳-حسین بن محمد، شاکر بن جعفر، ابن محمد بن یعقوب سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: ابوعبدالرحمٰن علیل ہیں اور مکھن کی خواہش ظاہر کرتے ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے کسی نے آدمی کو فلوس دیئے اور کہا بازار سے مکھن خرید لاؤ چنانچہ آدمی نے بازار سے مکھن خریدا اور چقندر کے پتے پر رکھ کر لایا، جب امام رحمہ اللہ نے اسکی طرف دیکھا فرمایا: یہ پتے کہاں سے لایا ہے؟ آدمی نے جواب دیا: سبزی فروش کے پاس سے لایا ہوں، امام رحمہ اللہ نے کہا: کیا سبزی فروش سے اجازت لی ہے؟ آدمی نے کہا: میں نے اجازت نہیں لی، فرمایا: پتا واپس لے جاؤ اور سبزی فروش کو واپس کردو۔

اردو ادب میں پہلی بار امام ابی یعلی کی شہرہ آفاق کتاب مسند ابی یعلی الموصلی کی احادیث
ہاشمی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اردو ترجمہ و تخریج

مُسنَد
ابو یعلی الموصلی

3

مصنف:

الامام العلام شیخ الاسلام ابی یعلی احمد بن علی بن المثنی الموصلی

المتوفی سنہ ۳۰۷ھ

مترجم
غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی
مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور

پروگریسو بکس

قَبْلَهُ قَالَتْ: ثُمَّ وَضَعَهُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَثْقُلُ فِي حِجْرِي قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ فَإِذَا بَصَرُهُ قَدْ شَخَصَ وَهُوَ يَقُولُ: بَلِ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى مِنَ الْجَنَّةِ . قَالَتْ: فَقُلْتُ: خُيِّرْتَ فَاخْتَرْتَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ قَالَتْ: وَقُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دی۔ میں نے حضور ﷺ کو اپنی گود میں بھاری پایا۔ میں نے آپ ﷺ کے چہرے کو دیکھا کہ آپ ﷺ کی نگاہ مبارک آسمان کی طرف بلند تھی۔ آپ ﷺ فرمارہے تھے: "بل الرفیق الاعلی من الجنت" میں نے عرض کی: آپ ﷺ کو یہ اختیار دیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کو اختیار کیا جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا' آپ فرماتی ہیں: حضور ﷺ کا وصال ہو گیا۔

4568 - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مِهْرَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَفِي بَيْتِي لَمْ أَظْلِمْ فِيهِ أَحَدًا . فَمِنْ سَفَهِي وَحَدَاثَةِ سِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَهُوَ فِي حِجْرِي، ثُمَّ وَضَعْتُ رَأْسَهُ عَلَى وِسَادَةٍ وَقُمْتُ أَلْتَدِمُ مَعَ النِّسَاءِ وَأَضْرِبُ وَجْهِي

منہ پیٹنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کا وصال ہوا میری گود اور ٹھوڑی کے درمیان اور میرے گھر میں۔ میں اس میں کسی کو مورد الزام نہیں ٹھہراتی' پس میری نا سمجھی اور میری کم عمری میں رسول کریم ﷺ کا وصال ہو گیا اس حال میں کہ آپ ﷺ کا سر میری گود میں تھا' پھر میں نے آپ ﷺ کا سر سرہانے پر رکھا اور اُٹھ کھڑی ہوئی۔ جس طرح دوسری ازواج مطہرات بے چین ہیں میں بھی اُن کے ساتھ بے چین ہوں اور منہ پر ہاتھ رکھ کر افسوس کرتی ہیں (کہ ہمارے دلوں کا قرار جلدی دنیا سے رخصت ہو گئے)۔

4569 - حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ ،

حضرت عبداللہ بن ابوبکر سے روایت ہے کہ اُنہوں نے عمرہ سے روایت کیا اور اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

4568- أخرجه أحمد جلد 6 صفحه 274 قال: حدثنا يعقوب . قال: حدثنا أبي' عن ابن اسحاق . قال: حدثني يحيى بن عباد بن عبد الله بن الزبير' عن أبيه عباد' فذكره .

4569- أخرجه أحمد جلد 6 صفحه 269 قال: حدثنا يعقوب . قال: حدثنا أبي . وابن ماجة رقم الحديث: 1944 قال: حدثنا أبو سلمة يحيى بن خلف' قال: حدثنا عبد الأعلى .

المستدرك

على الصحيحين

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبير برادرز

عَيْنُ جُودِي بِعَبْرَةٍ وَنَحِيبِ لَا تَمَلِّي عَلَى الْإِمَامِ الصَّلِيبِ
فَجَعَتْنِي الْمَنُونُ بِالْفَارِسِ الْمُعْـ لَمِ يَوْمَ الْهِيَاجِ وَالتَّأْنِيبِ
عِصْمَةِ الدِّينِ وَالْمُعِينِ عَلَى الدَّهْرِ وَغَيْثِ الْمَلْهُوفِ وَالْمَكْرُوبِ
قُلْ لِأَهْلِ الضَّرَّاءِ وَالْبُؤْسِ مُوتُوا إِذْ سَقَتْنَا الْمَنُونُ كَأْسَ شُعُوبِ

وَقَالَتْ عَاتِكَةُ اَيْضًا:

فَجَّعَنِي فَيْرُوزُ لَا دَرَّ دَرُّهُ بِأَبْيَضَ تَالٍ لِلْكِتَابِ مُنِيبِ
رَءُوفٍ عَلَى الْأَدْنَى غَلِيظٍ عَلَى الْعِدَى أَخِي ثِقَةٍ فِي النَّائِبَاتِ مُجِيبِ
مَتَى مَا يَقُلْ لَا يَكْذِبُ الْقَوْلَ فِعْلُهُ سَرِيعٌ إِلَى الْخَيْرَاتِ غَيْرُ قَطُوبِ

حَدِيثُ الثَّوْرِيِّ مُخَرَّجٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ لَكِنِّي قَدْ اَوْرَدْتُ هَاهُنَا اٰخَرَ فَاِنَّ صَحِيحَةَ الْاِسْنَادِ مُفِيدَةٌ غَرِيبَةٌ

حضرت عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مرثیہ پڑھتے ہوئے کہا ہے:
اے آنکھ! عبرت اور سختی کے ساتھ رو اور برگزیدہ امام پر رونے میں دیر نہ کر۔
مجھے اس شہسوار کی موت نے پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے جو لڑائی اور جنگ کے موقعہ پر دوسروں کو تعلیم دیتا ہے
وہ دین کی عصمت ہے اور زمانے کا مددگار ہے اور غمزدوں اور پریشان حالوں کا مددگار ہے
مصیبت زدوں اور غم کے ماروں سے کہہ دو کہ مر جاؤ، کیونکہ موت نے ہمیں پریشانی کے جام پلائے ہیں۔

اور عاتکہ نے یہ بھی کہا ہے:
مجھے فیروز نے پریشان کر دیا ہے
یہ غریب پر مہربان ہے اور مالداروں پر سخت ہے، ثقہ بھائی ہے اور مصیبت زدوں کی فریاد کو پہنچنے والا ہے۔
یہ جب کوئی بات کہہ دیتا ہے تو اس کا عمل اس کے قول کی تکذیب نہیں کرتا، یہ ماتھے پر شکن ڈالے بغیر نیکیوں کی طرف جلدی کرنے والا ہے۔

4526 ـ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الْجِلَابِ قَالَا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ لِاَصْحَابِ الشُّورٰى لِلّٰهِ دَرُّهُمْ لَوْ وَلَّوْهَا الْاُصَيْلِعَ كَيْفَ يَحْمِلُهُمْ عَلَى الْحَقِّ وَاِنْ حَمَلَ عَلٰى عُنُقِهِ بِالسَّيْفِ قَالَ فَقُلْتُ تَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ وَلَا تُوَلِّيهِ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي وَاِنْ اَتْرُكْ فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنِّي

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ سے فرمایا: اللہ ان پر رحمت کرے، اگر یہ

سرِّ الشہادتین

شاہ عبدالعزیز محدّث دہلویؒ

ترتیب و حواشی : نیّر ندیم

— ناشر —

احباب پبلشرز لکھنؤ ۱۸

مل کر کہا کہ اے شہید ہونے والے میں تمھیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

عبداللہ ابن عباسؓ نے روایت کی ہے کہ ہمیں اس امر میں شک نہیں تھا اور اہلِ بیت میں اکثریت کو یقین تھا کہ حسینؑ کربلا میں شہید ہوں گے۔

ابونعیم نے یحییٰ خضرمی سے روایت کی ہے کہ یحییٰ نے کہا کہ میں نے حضرت علیؓ کے ساتھ صفین کی جانب کوچ کیا۔ جب نینوا کے قریب پہنچے تو حضرت علیؓ نے پکار کر کہا "اے اباعبداللہ! فرات کے کنارے صبر کرنا" میں نے سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ حضورؐ نے خبر دی ہے اور انؐ سے جبریلؑ نے کہا ہے کہ حسینؑ فرات کے کنارے شہید ہو گا اور انھیں وہاں کی مٹی دکھائی تھی۔

ابونعیم نے اصبغ بن نباتہ سے روایت کی ہے کہ اصبغ نے کہا کہ ہم علی علیہ السلام کے ہمراہ قبر گاہِ حسینؑ پر آئے تھے۔ جنابِ علیؓ نے بتایا کہ یہ شہیدوں کے اونٹ بند ھنے کی جگہ ہے" یہ کجاوے رکھنے کی جگہ ہے، یہ ان کا خون بہنے کا مقام ہے۔ اہلِ بیت محمدؐ کے بہت سے جوان اس میدان میں قتل کیے جائیں گے اور ان پر آسمان اور زمین روئیں گے۔

حاکم نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی بھیجی کہ میں نے یحییٰ ابن ذکریا کے بدلے میں ستر ہزار افراد کو قتل کیا ہے اور

تیرے نواسے کے بارے مجھے ستر ہزار اور ستر ہزار قتل کرنا ہیں۔

احمد اور بیہقی نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے ایک دن دوپہر کو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے۔ آپ کے ہاتھ میں لہو سے بھرا ہوا شیشہ ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ یہ حسینؑ اور اس کے رفقاء کا خون ہے جسے میں آج صبح سے اٹھا رہا ہوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن کو یاد رکھا۔ پھر مجھے اسی دن حسینؑ کی شہادت کی خبر ملی یعنی معلوم ہوا کہ خواب والے دن ہی حسینؑ شہید ہوئے تھے۔

حاکم اور بیہقی نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے حضور اکرمؐ کو خواب میں دیکھا آپ کی داڑھی اور سر خاک آلود تھے۔ انھوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ یہ کیا حال ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں ابھی ابھی مقتل حسینؑ پر گیا تھا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس عبدالمطلب ابن ہاشم۔ آپ کے والد ماجد حضرت عباسؓ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے۔ ولادت شعب ابی طالب میں ہوئی یہ ہجرت سے تین یا پانچ سال قبل کا واقعہ ہے۔ گیارہ سال کی عمر میں مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ خلافت اول ان پہی منظر میں رہے۔ تاہم خلافت دوم اور سوم میں اہم اور نمایاں رہے۔ حضرت علیؑ نے وہ اہم خدمات انجام دیں۔ جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت علیؑ کے طرفدار رہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس نے ۶۸ھ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت علیؑ کے صاحبزادے حضرت محمد ابن حنیفہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

تقویۃ الایمان

معہ

تذکیر الاخوان

مصنف

علامہ شاہ محمد اسمعیل شہید

نصیحۃ المسلمین

مصنف مولانا خرم علی بلہوری

شمع بک ایجنسی
یوسف مارکیٹ ☆ غزنی سٹریٹ
☆ اردو بازار ☆ لاہور

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ ابْنِ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّاكِبُ هُوَ۔

نقل کیا کہ رسول خدا ﷺ لئے ہوئے تھے حسن بن علیؓ کو اپنے کاندھے پر سو کہا ایک شخص نے کہ کیا خوب سواری ہے جس پر تو سوار ہوا اے لڑکے تو فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے کہ خوب سوار ہے وہ۔

ف: یعنی ایسا مرتبہ اور کسی کو کب نصیب ہوگا کہ محبوب خدا کے کاندھے پر سوار ہو۔

اَخْرَجَ اَحْمَدُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ اَشْعَثَ اَغْبَرَ بِيَدِهٖ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهٖ لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهٗ مُنْذُ الْيَوْمِ فَاُحْصِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَاُجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتِ۔

ترجمہ: امام احمدؒ نے ذکر کیا کہ ابن عباسؓ نے نقل کیا کہ میں نے دیکھا پیغمبر خدا ﷺ کو بیچ اس حالت کے دیکھتا ہے سونے والا ایک دن دوپہر کو بال پریشان غبار آلودہ ان کے ہاتھ میں ایک شیشہ (کی بوتل) کہ اس میں خون ہے تو میں نے عرض کیا کہ صدقے تجھ پر میری ماں اور میرا باپ یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ خون ہے حسینؓ کا اور اس کے یاروں کا ٹولتا ہوں میں اس کو آج کے شروع دن سے ابن عباسؓ نے کہا سو شمار کرتا ہوں میں اس دن کو پاؤں قتل اس دن کا۔

ف: یہ خواب ابن عباسؓ نے کربلا کی لڑائی سے پہلے دیکھا تھا سو وہ آرزومند تھے کہ اگر میں اس وقت میں ہوں تو میں بھی امام حسینؓ کے ساتھ شہید ہوں تو اس وقت کے

منتظر رہا کرتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسینؓ کے شہید ہونے سے پیغمبر ﷺ کی روح مبارک کو کمال تشویش ہوئی اور گھبرا گئے اور یہاں جو حضرت امامؓ پر رنج و تکلیف ہوئی اس کا حال دریافت کر کے عالم ارواح میں حضرت کو رنج ہوا اور مغموم ہوئے تو مسلمان کو چاہیے کہ جب امام کا حال سنے تو افسوس کرے اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھے اور جانے کہ عبید اللہ بن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر اور خولی وغیرہ مردوں نے باجازت یزید کے حضرت امامؓ کو رنج پہنچایا نہایت بری حرکت کی مسلمان کو لازم ہے کہ ایسی حرکت نہ کرے جس میں حضرت کو اور حضرت کے اہل بیت کو دنیا یا آخرت میں رنج پہنچے تو اب اس واقعہ کربلا کی ہر سال نقل کرنا گویا حضرت کی روح کو ہر سال رنج پہنچانا ہے۔

اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ هٰذَانِ ابْنَایَ وَابْنَا ابْنَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا.

ترجمہ: ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ زید کے بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے حسن اور حسینؓ کے حق میں فرمایا کہ یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں الٰہی میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو سو تو بھی دوست رکھ ان کو اور دوست رکھ اس کو جو دوست رکھے ان کو۔

اَخْرَجَ التِّرْمِذِيُّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْاَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اِسْتَاْذَنَ رَبَّهٗ اَنْ يُّسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِيْ بِاَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَنَّ الْحَسَنَ

ترجمہ: ترمذی نے ذکر کیا کہ حذیفہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ یہ فرشتہ ہے کہ نہ اترا زمین پر کبھی اس رات سے پہلے اجازت مانگی اس نے اپنے رب سے کہ مجھ کو سلام کرے اور خوشخبری دے اس بات کی کہ بی بی فاطمہ سردار ہیں بہشت کی سب عورتوں کی اور یہ کہ حسن اور حسین

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی شہرۂ آفاق کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم کا اردو ترجمہ

فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم

امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ



ترجمہ: نوید احمد بشار   تحقیق وتخریج: شیخ وصی اللہ بن محمد عباس

نظر ثانی: ابو صالح سلیمان نورستانی فاضل مدینہ یونیورسٹی

۱۳۷۲۔ ابن سابط رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما مسجد میں داخل ہوئے تو سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ان کو دیکھ کر فرمایا: جو جنتی نوجوانوں کے سردار کو دیکھنا پسند کرتا ہو تو وہ ان کو دیکھ لے، میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ ❶

[1373] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبدالرحمن بن مهدي قال نا حماد بن سلمة عن عمار قال سمعت أم سلمة قالت سمعت الجن يبكين على حسين قال وقالت أم سلمة سمعت الجن تنوح على الحسين رضى الله تعالى عنه

۱۳۷۳۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے جنوں کو سنا کہ وہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ پر رو رہے تھے۔ ❷

[1374] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا حسن هو بن موسى نا حماد بن سلمة عن يونس عن الحسن قال جاء راهبا نجران إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم أسلما تسلما فقالا قد أسلمنا قبلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم كذبتما منعكما من الإسلام ثلاث سجودكما للصليب وقولكما اتخذ الله ولدا وشربكما الخمر فقالا فما تقول في عيسى قال فسكت النبي صلى الله عليه وسلم ونزل القرآن ذلك نتلوه عليك من الآيات والذكر الحكيم إلى قوله أبناءنا وأبنائكم قال فدعاهما رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى الملاعنة قال وجاء بالحسن والحسين وفاطمة أهله وولده قال فلما خرجا من عنده قال أحدهما لصاحبه اقرر بالجزية ولا تلاعنه قال فرجعا فقالا نقر بالجزية ولا نلاعنك قال فأقر بالجزية

۱۳۷۴۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نجران کے دو راہب پادری نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: مسلمان ہو جاؤ تمہارے لیے سلامتی ہوگی، انہوں نے کہا: ہم آپ سے پہلے مسلمان ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم دونوں جھوٹے ہو بلکہ تین چیزوں نے تمھیں اسلام لانے سے روکا ہے:

۱۔ صلیب کو سجدہ کرنے نے۔

۲۔ تم دونوں کے اس قول نے کہ اللہ نے (معاذ اللہ) اپنے لئے بیٹا بنالیا ہے۔

۳۔ شراب خوری نے۔

پھر انہوں نے کہا: آپ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے تو قرآن نازل ہوا۔ (ذلك نتلوه عليك من الآيات والذكر الحكيم..... سے ...ابناءنا و ابناء کم۔ تک) آل عمران 61-58

پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو ملاعنہ (مباہلہ) کی دعوت دی، راوی کہتے ہیں: اور آپ ﷺ سیدنا حسن، سیدنا حسین اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہم جو آپ کے اہل و اولاد ہیں، کے ساتھ آئے، جب وہ دونوں پادری آپ ﷺ کے پاس سے جانے لگے تو ایک دوسرے سے کہنے لگا۔ جزیہ مان جاؤ، مباہلہ نہ کرو پھر وہ واپس پلٹے اور کہا: ہم کو جزیہ قبول ہے اور ہم آپ سے مباہلہ نہیں کریں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: چلو جزیہ کا اقرار کرلو۔ ❸

[1375] حدثنا عبد الله قال حدثنا أبي نا بن أبي عدي عن بن عون عن عمير بن إسحاق قال كنت مع الحسن بن علي فلقينا

---

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح، تخریج: المطالب العالیہ لابن حجر: 71/4

❷ تحقیق: اسنادہ حسن، تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 131/3: ح: 2862: الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم: ح: 425، و: قال الہیثمی (321/9: ح: 15179): رجالہ رجال الصحیح

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح، تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 157/3

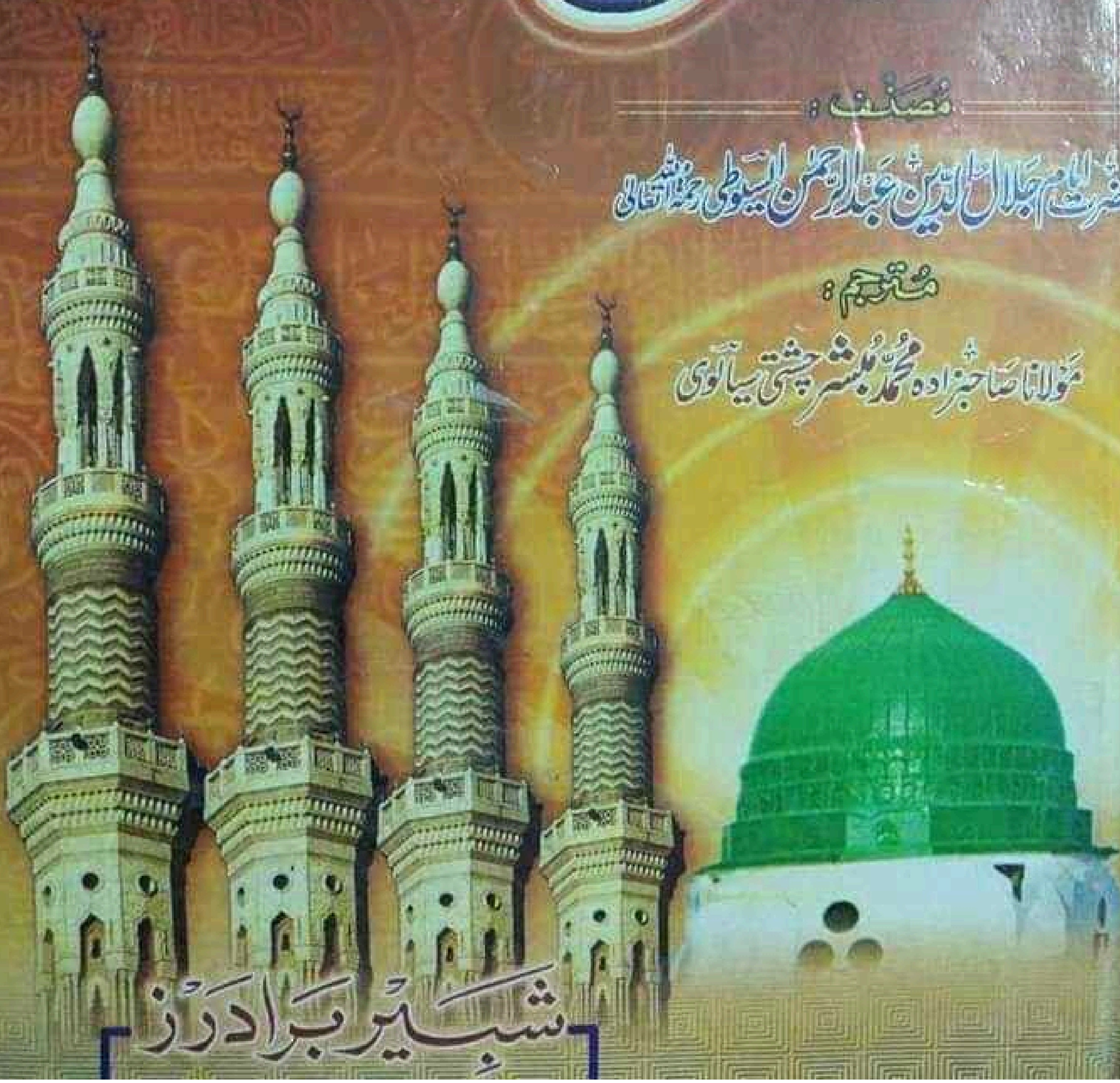
تاریخ الخلفاء

مصنف:

حضرت امام جلال الدین عبدالرحمٰن السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مترجم:

مولانا صاحبزادہ محمد مبشر چشتی سیالوی



شبیر برادرز

جنوں کا نوحہ

ابونعیم دلائل میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں۔ میں نے جنوں کو حضرت امام حسین ؓ کی شہادت پر روتے اور نوحہ کرتے سنا ہے۔

ثعلب اپنے امالی میں ابوجناب کلبی سے روایت کرتے ہیں۔ میں کربلا میں آیا تو اشراف عرب سے ایک شخص سے میں نے پوچھا میں نے سنا ہے کہ جنات کا نوحہ سنتے رہے ہو۔ اس نے کہا یہ بات تو یہاں تمہیں ہر شخص جو ملے گا' بتادے گا۔ میں نے کہا تم نے جو کچھ سنا ہے وہ مجھے بتاؤ۔ اس نے کہا میں نے تو یہ شعر سنے ہیں:

مَسَحَ الرَّسُوْلُ جَبِیْنَہٗ   فَلَہٗ بَرِیْقٌ فِی الْخُدُوْدِ

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرۂ مبارک پر ہاتھ پھیرا۔ اسی وجہ سے ان کے رخسار چمک رہے ہیں۔

اَبَوَاہُ مِنْ عُلْیَا قُرَیْشٍ   وَجَدُّہٗ خَیْرُ الْجُدُوْدِ

ترجمہ: ان کے والدین کے اعلیٰ خاندان سے ہیں اور ان کے نانے بہترین خلقت ہیں۔

جب حضرت امام حسین ؓ اور ان کے بھائی شہید ہوئے تو ابن زیاد نے ان کے سر یزید کی طرف روانہ کیے پہلے تو وہ اس کام سے خوش ہوا مگر جب تمام مسلمان اس کی اس حرکت سے خفا ہوئے تو خود بھی شرمندہ اور پشیمان ہوا اور یہ حق بات ہے کہ لوگوں کا اس سے ناراض ہو جانا اور آج تک رہنا بجا ہے۔

رخنہ ڈالے گا

ابویعلیٰ اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت ہمیشہ عدل وانصاف پر قائم رہے گی' یہاں تک کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص اس میں رخنہ ڈالے گا۔

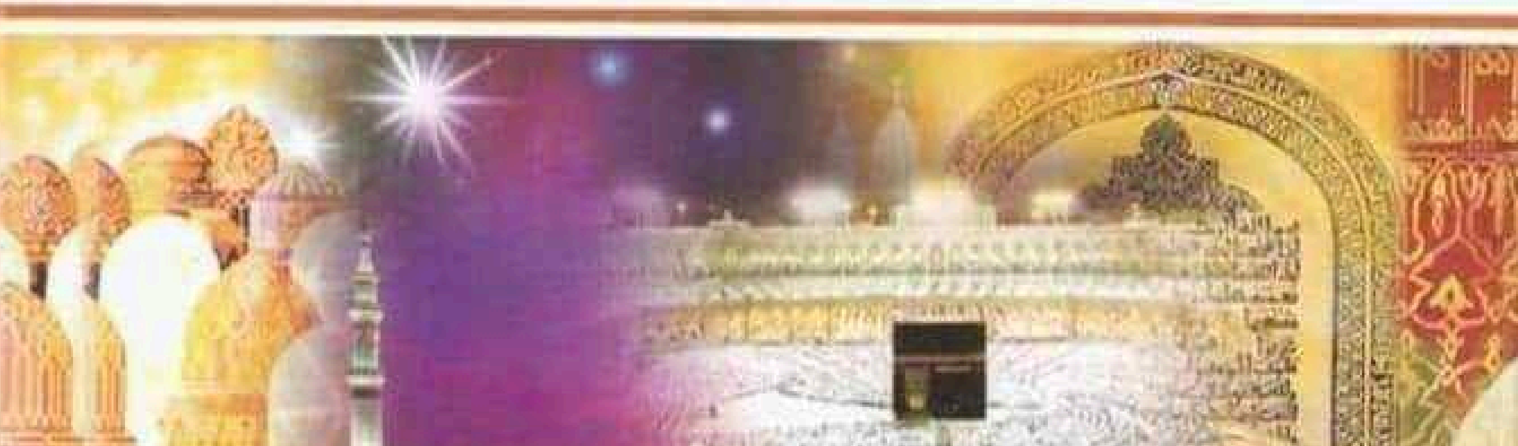
سنت بدلے گا

رویانی نے اپنی مسند میں ابوالدرداء سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی پاک ﷺ سے سنا

تاریخ ابنِ کثیر

البدایۃ والنہایۃ

حصہ ہفتم - ہشتم



علامہ حافظ ابو الفدا عماد الدین ابن کثیر دمشقی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

بھجوایا تھا یا نہیں' اس بارے میں دو قول ہیں' ان دونوں میں سے زیادہ واضح قول یہ ہے کہ اس نے اسے یزید کے پاس بھجوایا تھا اور اس بارے میں بہت سے آثار بیان ہوئے ہیں۔ واللہ اعلم

اور ابو مخنف نے عن ابی حمزۃ الشمالی عن عبداللہ الیمانی عن القاسم بن نجیت بیان کیا ہے کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر یزید بن معاویہ کے سامنے رکھا گیا تو وہ اپنے ہاتھ کی چھڑی کو آپ کے دانتوں پر مارنے لگا' پھر کہنے لگا' اس کی اور ہماری مثال حصین ابن الحمام المری کے قول کے مطابق ہے کہ۔

''وہ تلواریں ان جوانوں کی کھوپڑیوں کو توڑ دیتی ہیں جو ہم پر گراں ہوتے ہیں اور وہ بڑے نافرمان اور ظالم تھے''۔

حضرت ابو برزہ اسلمی نے اسے کہا خدا کی قسم' تیری یہ چھڑی اس جگہ لگی ہے جسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو چومتے دیکھا ہے۔ پھر انہوں نے کہا بلاشبہ یہ قیامت کے روز آئیں گے تو محمد ﷺ ان کے سفارشی ہوں گے اور تو آئے گا تو تیرا سفارشی ابن زیاد ہوگا پھر وہ کھڑے ہوئے اور پشت پھیر کر چلے گئے' اور ابن ابی الدنیا نے اسے عن ابی الولید عن خالد بن یزید بن اسد بن عمار الدھنی عن جعفر روایت کیا ہے کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر کو یزید کے سامنے رکھا گیا تو اس کے پاس حضرت ابو برزہ بھی موجود تھے وہ چھڑی مارنے لگا تو انہوں نے اسے کہا اپنی چھڑی کو اٹھا لو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے بوسے دیتے دیکھا ہے' ابن ابی الدنیا نے بیان کیا ہے کہ مسلم بن شبیب نے الحمیدی سے بحوالہ ابوسفیان مجھ سے بیان کیا کہ میں نے سالم بن ابی حفصہ سے سنا کہ حسن نے بیان کیا کہ جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو یزید چھڑی سے ٹھوکے دینے لگا' سفیان نے بیان کیا ہے کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ حصین اس کے بعد یہ شعر پڑھتا تھا۔

''سمیہ کی نسل سنگریزوں کی تعداد کی مانند ہوگئی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کی کوئی نسل نہیں ہے''۔

اور آپ کے بقیہ اہل اور بیویوں کو عمر بن سعد نے محافظوں کے سپرد کیا پھر انہوں نے ان کو ہودجوں میں اونٹوں پر سوار کرا دیا اور جب وہ میدان کارزار کے پاس سے گزرے اور انہوں نے وہاں حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب کو پڑے ہوئے دیکھا تو عورتیں رو ئیں اور چلائیں اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا ندبہ کیا اور اس نے روتے ہوئے کہا:

''اے محمد! اے محمد! اللہ تعالیٰ اور آسمان کے فرشتے آپ پر درود پڑھیں' حسین خون میں لتھڑا اور مقطوع الاعضاء ہوکر میدان میں پڑا ہے' اے محمد ﷺ آپ کی بیٹیاں قیدی ہیں اور آپ کی ذریت قتل ہوئی پڑی ہے' جس پر صبا خاک اڑاتی ہے''۔

راوی بیان کرتا ہے' خدا کی قسم حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ہر دوست اور دشمن کو رلا دیا۔

قرۃ بن قیس نے بیان کیا ہے کہ جب عورتیں مقتولین کے پاس سے گزریں تو وہ چلائیں اور انہوں نے اپنے رخساروں پر طمانچے مارے' راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عورتوں کا اس قدر خوبصورت منظر کبھی نہیں دیکھا جتنا میں نے اس روز دیکھا' قسم بخدا وہ یبرین کی نیل گایوں سے بھی زیادہ خوبصورت تھیں اور اس نے وہ بات بیان کی ہے جو پہلے بیان ہو چکی ہے پھر اس نے بیان کیا ہے پھر وہ انہیں کربلا سے لے گئے حتیٰ کہ کوفہ میں داخل ہو گئے اور ابن زیاد نے ان کی عزت کی اور انہیں اخراجات اور لباس وغیرہ دیئے'

زیادہ حق دار ہیں' ان کا یہ کہنا کہ ان کا باپ میرے باپ سے بہتر ہے' اس کا جواب یہ ہے کہ میرے باپ نے ان کے باپ سے اللہ کے ہاں جھگڑا کیا اور لوگوں کو معلوم ہو گیا ہے کہ اس نے کس کے حق میں فیصلہ دیا ہے اور ان کا یہ کہنا کہ ان کی ماں میری ماں سے بہتر ہے' میری زندگی کی قسم حضرت فاطمہؓ بنت رسول اللہ ﷺ میری ماں سے بہتر ہیں اور ان کا یہ کہنا کہ ان کے نانا رسول اللہ ﷺ میرے نانا سے بہتر ہیں' میری زندگی کی قسم جو شخص اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ ہم میں رسول اللہ ﷺ کا ہم پایہ اور ہمسر موجود نہیں ہے لیکن انہوں نے یہ بات اپنی کم فہمی سے کہی ہے کیا انہوں نے آیت ﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ﴾ اور آیت ﴿وَاللّٰهُ يُؤْتِي مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ﴾ نہیں پڑھی۔

اور جب عورتیں یزید کے پاس گئیں تو حضرت فاطمہ بنت حسین جو حضرت سکینہ سے بڑی تھیں۔ کہنے لگیں اے یزید رسول اللہ ﷺ کی بیٹیاں قیدی ہیں' یزید نے کہا اے میری بھتیجی! میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں' اور وہ بیان کرتی ہیں میں نے کہا انہوں نے ہمارے لیے سونے کی انگوٹھی بھی نہیں چھوڑی' اس نے کہا میری بھتیجی جو کچھ تمہارے پاس آیا ہے وہ اس سے بہت بڑا ہے جو تم سے چلا گیا ہے پھر وہ انہیں اپنے گھر لے گیا پھر اس نے ہر عورت کے پاس پیغام بھیجا کہ اس سے کیا کچھ لیا گیا ہے اور ان میں سے ہر عورت نے اسی قدر چیزوں کا دعویٰ کیا جتنا اس کا نقصان ہوا تھا مگر اس نے اسے اس سے دگنا دیا۔

اور ہشام نے بحوالہ ابومخنف بیان کیا ہے کہ ابوحمزہ الثمالی نے عبداللہ الثمالی سے بحوالہ قاسم بن نجیب مجھ سے بیان کیا کہ جب کوفہ کا وفد حضرت حسین ؓ کا سر لایا تو وہ اس کے ساتھ دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوئے تو مروان بن الحکم نے انہیں پوچھا تم نے کیسے کام کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ان میں اٹھارہ اشخاص ہمارے پاس آئے اور قسم بخدا ہم نے انہیں ان کے آخری آدمی تک آلیا اور یہ سر اور قیدی عورتیں ہیں تو مروان اچھل پڑا اور واپس چلا گیا اور اس کے بھائی یحییٰ بن الحکم نے ان کے پاس آ کر کہا تم نے کیا کام کیا ہے؟ تو انہوں نے اسے وہی جواب دیا جو اس کے بھائی کو دیا تھا تو اس نے انہیں کہا' قیامت کے روز تم محمد ﷺ سے محجوب رہو گے' میں کسی امر پر بھی تم سے موافقت نہیں کروں گا پھر وہ اٹھ کر واپس چلا گیا راوی بیان کرتا ہے جب اہل مدینہ کو حضرت حسینؓ کے قتل کی اطلاع ملی تو بنی ہاشم کی عورتیں آپ پر روئیں اور انہوں نے آپ کا نوحہ کیا۔

روایت ہے کہ یزید نے ان کے معاملے میں لوگوں سے مشورہ لیا تو جن لوگوں کو اللہ نے بھلائی سے دور کر دیا تھا انہوں نے کہا یا امیر المومنین برا کتا' پلے نہ بنائے' علی بن حسین کو قتل کر دیجیے تا کہ حضرت حسین ؓ کی ذریت میں سے کوئی شخص باقی نہ رہے' یزید نے خاموشی اختیار کر لی تو نعمان بن بشیر نے کہا یا امیر المومنین ان سے وہ سلوک کیجیے جو رسول اللہ ﷺ ان کے ساتھ کرتے تھے کاش وہ انہیں اس حال میں دیکھتے' پس یزید کو ان پر ترس آ گیا اور اس نے انہیں حمام میں بھجوا دیا اور انہیں لباس' عطایا اور کھانے دیے اور انہیں اپنے گھر میں اتارا۔

یہ بات روافض کے قول کو رد کرتی ہے کہ انہوں نے قیدی عورتوں کو کوتل اونٹوں پر برہنہ سوار کرایا حتیٰ کہ ان میں سے بعض نے یہاں تک جھوٹ بولا ہے کہ اس روز ان عورتوں کی قُبل و دبر کی شرمگاہوں کو چھپانے کے لیے بختی اونٹوں کی سات سات کوہانیں

پیدا ہو گئیں۔

پھر ابن زیاد نے امیر الحرمین عمرو بن سعید کو حضرت حسینؓ کے قتل کی خوشخبری کا خط لکھا اور اس نے منادی کو حکم دیا اور اس نے اس کا اعلان کر دیا اور جب بنو ہاشم کی عورتوں نے اعلان کو سنا تو ان کی گریہ و نوحہ کی آوازیں بلند ہو گئیں اور عمرو بن سعید کہنے لگا' یہ حضرت عثمانؓ بن عفان کی بیویوں کے رونے کا بدلہ ہے اور عبدالملک بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ میں عبیداللہ بن زیاد کے پاس گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کے سامنے حضرت حسین بن علی ﷺ کا سر ایک ڈھال پر پڑا ہے اور قسم بخدا ابھی میں تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ میں مختار بن ابی عبید کے پاس گیا' کیا دیکھتا ہوں عبیداللہ بن زیاد کا سر مختار کے سامنے ایک ڈھال پر پڑا ہے اور قسم بخدا ابھی میں تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ میں عبدالملک بن مروان کے پاس گیا' کیا دیکھتا ہوں کہ مصعب بن زبیر کا سر اس کے آگے ایک ڈھال پر پڑا ہے۔

اور ابو جعفر بن جریر طبری نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے کہ زکریا بن یحییٰ الضریر نے مجھ سے بیان کیا کہ احمد بن خباب المصیصی نے ہم سے بیان کیا کہ خالد بن یزید نے بحوالہ عبداللہ القسری ہم سے بیان کیا کہ عمار الدھنی نے ہم سے بیان کیا' وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے ابو جعفر سے کہا مجھے قتل حسین کے متعلق بتاؤ گویا میں وہاں موجود تھا' اس نے کہا حضرت حسین' حضرت مسلم بن عقیل ﷺ کا وہ خط لے کر آئے جو انہوں نے آپ کو لکھا تھا اور اس میں آپ کو اپنے پاس آنے کا مشورہ دیا تھا اور جب آپ اور قادسیہ کے درمیان تین میل کا فاصلہ رہ گیا تو حر بن یزید تمیمی آپ سے ملا اور اس نے آپ سے کہا آپ کہاں جانا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں اس شہر میں جانا چاہتا ہوں' اس نے آپ سے کہا واپس چلے جایئے میں نے اپنے پیچھے کوئی بھلائی نہیں چھوڑی کہ اس کی امید کروں حضرت حسینؓ نے واپسی کا ارادہ کیا اور آپ کے ساتھ حضرت مسلم بن عقیلؓ کے بھائی بھی تھے انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم جب تک اپنے بھائی کے قاتلین سے اپنا بدلہ نہ لیں یا ہم قتل نہ ہو جائیں ہم واپس نہیں جائیں گے' آپ نے فرمایا تمہارے بعد زندگی میں کوئی بھلائی نہیں' پس آپ چل پڑے اور ابن زیاد کے سواروں کا پہلا دستہ آپ سے ملا' اور جب آپ نے اسے دیکھا تو آپ کربلا کی طرف لوٹ آئے اور آپ نے اپنی پشت کو حلفا کا سہارا دیا تا کہ ایک جہت سے جنگ کریں' پس آپ نے اتر کر اپنے خیمے لگائے اور آپ کے اصحاب میں سے ۴۵ سوار اور ایک سو پیادے تھے اور عمر بن سعد بن ابی وقاص کو ابن زیاد نے رے کا امیر بنایا اور اسے وصیت کی اور کہا کہ تو مجھے اس شخص سے کفایت کر اور اپنے کام پر چلا جا' اس نے کہا مجھے معاف کر دو اس نے اسے معاف کرنے سے انکار کیا تو اس نے کہا مجھے آج شب کی مہلت دو اس نے اسے مہلت دی تو اس نے اپنے معاملے میں غور و فکر کیا اور جب صبح ہوئی تو وہ اس حکم سے جو اس نے اسے دیا تھا راضی ہو کر اس کے پاس گیا' پس عمر بن سعد حضرت حسین کی طرف گیا اور جب وہ آیا تو حضرت حسینؓ نے اسے کہا' تین باتوں میں سے ایک بات کو اختیار کر لو' مجھے چھوڑ دو تا کہ میں جہاں سے آیا ہوں وہاں واپس چلا جاؤں یا مجھے یزید کے پاس جانے دو یا مجھے سرحدوں پر جانے دو' عمر نے اسے قبول کر لیا اور عبیداللہ بن زیاد نے اسے خط لکھا کہ ایسا نہیں ہوگا اور جب تک وہ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں نہ دیں کوئی عزت کی بات نہیں' حضرت حسینؓ نے کہا' خدا کی قسم ایسا کبھی نہیں ہوگا اور اس نے آپ سے جنگ کی اور حضرت حسینؓ کے سب اصحاب قتل ہو گئے جن میں آپ کے اہل بیت کے دس پندرہ جوان بھی تھے اور ایک تیر آ کر آپ کے

بیٹے کو لگا جو آپ کی گود میں تھا اور آپ خون کو پونچھنے اور کہنے لگے: اے اللہ ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان فیصلہ فرما انہوں نے ہمیں بلایا کہ وہ ہماری مدد کریں گے اور انہوں نے ہمیں قتل کر دیا ہے پھر آپ کے حکم سے ایک یمنی چادر لائی گئی جسے آپ نے پھاڑا پھر اسے پہن کر اپنی تلوار لے کر باہر نکلے اور جنگ کی حتیٰ کہ قتل ہو گئے' آپ کو مذحج کے ایک شخص نے قتل کیا اور اسی نے آپ کا سر کاٹا پس وہ اسے ابن زیاد کے پاس لے گیا اور اس نے اس بارے میں کہا۔

''میری سواریوں کو سونے اور چاندی سے بوجھل کر دو میں نے پردہ میں رہنے والے بادشاہ کو قتل کیا ہے میں نے اس شخص کو قتل کیا ہے جو ماں باپ کے لحاظ سے لوگوں سے بہتر ہے اور جب وہ نسب بیان کرتے ہیں تو بھی ان سے بہتر ہے''۔

راوی بیان کرتا ہے اس نے اس یزید بن معاویہ کے پاس بھیج دیا پس اس نے آپ کے سر کو اپنے آگے رکھا اور اس کے پاس حضرت ابو برزہ اسلمی بھی تھے اور یزید چھڑی سے آپ کے منہ پر ٹھوکے دینے لگا اور کہنے لگا۔

وہ تلواریں ان مردوں کی کھوپڑیوں کو پھاڑ دیتی ہیں جو ہم پر گراں ہوتے ہیں اور وہ بڑے نافرمان اور ظالم تھے ابو برزہ نے اسے کہا اپنی چھڑی اٹھا لو قسم بخدا میں نے بسا اوقات رسول اللہ ﷺ کو اپنے منہ کو ان کے منہ پر رکھ کر چومتے دیکھا ہے' راوی بیان کرتا ہے اور عمر بن سعد نے آپ کی بیویوں اور عیال کو ابن زیاد کے پاس بھیج دیا اور آل حسین میں سے ایک بچے کے سوا کوئی باقی نہ بچا اور وہ عورتوں کے ساتھ مریض تھا' ابن زیاد نے اس کے قتل کا حکم دیا تو حضرت زینبؓ نے اپنے آپ کو اس پر گرا دیا اور کہنے لگیں خدا کی قسم جب تک تم مجھے قتل نہ کر دو وہ قتل نہ ہوگا تو اسے آپ پر ترس آ گیا اور وہ اس کے قتل سے رک گیا۔ راوی بیان کرتا ہے اس نے انہیں یزید کے پاس بھیج دیا اور یزید نے اہل شام کے ان اشخاص کو جو اس کے پاس موجود تھے' جمع کیا انہوں نے اس کے پاس آ کر اسے فتح کی مبارک باد دی' اور ان میں سے ایک سرخ نیلگوں شخص کھڑا ہوا اور اس نے آپ کی بیٹیوں میں سے ایک خدمت کے قابل لڑکی کو دیکھ کر کہا یا امیر المومنین مجھے یہ لڑکی بخش دیجئے' حضرت زینب نے کہا' تجھے اور اسے عزت حاصل نہ ہو ایسا نہیں ہوگا' سوائے اس کے کہ تم دونوں اللہ کے دین سے خارج ہو جاؤ' راوی بیان کرتا ہے نیلگوں شخص نے اس بات کو دہرایا تو یزید نے اسے کہا اس بات سے باز آ جا پھر وہ انہیں اپنے عیال کے پاس لے گیا پھر انہیں سوار کرا کر مدینہ بھیج دیا اور جب وہ مدینہ میں داخل ہوئے تو بنی عبدالمطلب کی ایک عورت اپنے بال کھولے اور اپنی آستین اپنے سر پر رکھے باہر آ کر ان سے ملی اور وہ رو رو کر کہہ رہی تھی۔

''اگر نبی ﷺ تم سے کہیں کہ آخری امت ہوتے ہوئے تم نے میرے فوت ہونے کے بعد میرے اہل اور میری اولاد سے کیا سلوک کیا تو تم کیا جواب دو گے ان میں کچھ تو قیدی ہیں اور کچھ خون سے لتھڑے پڑے ہیں۔ جب میں نے تمہاری خیر خواہی کی ہے تو یہ میرا بدلہ نہیں ہو سکتا کہ تم میرے رشتہ داروں کے بارے میں برائی سے میری جانشینی کرو''۔

اور ابو مخنف نے سلیمان بن ابی راشد سے بحوالہ عبدالرحمن بن ابی عبید ابی الکنود روایت کی ہے کہ حضرت عقیل ؓ کی صاحبزادی نے یہ اشعار کہے ہیں اور زبیر بن بکار نے بھی یہی بات بیان کی ہے کہ جب آل حسینؓ مدینہ نبویہ میں داخل ہوئی تو زینب الصغریٰ بنت عقیل بن ابی طالب نے یہ اشعار کہے اور ابوبکر بن الانباری نے اپنے اسناد سے روایت کی ہے کہ زینب بنت علی

انس بن حارث کربلا کی طرف گئے اور حضرت حسینؓ کے ساتھ قتل ہو گئے' ابوالقاسم بغوی بیان کرتے ہیں' میں نہیں جانتا کہ اس کے سوا کسی دوسرے شخص نے اسے روایت کیا ہو۔

امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ محمد بن عبید نے ہم سے بیان کیا کہ شرحبیل بن مدرک نے عبداللہ بن یحییٰ سے اس کے باپ کے حوالے سے ہم سے بیان کیا کہ وہ حضرت علیؓ کے ساتھ روانہ ہوا۔ اور وہ آپ کا کوزہ بردار تھا۔ اور جب وہ صفین کو جاتے ہوئے نینویٰ سے گزرے تو حضرت علیؓ نے آواز دی اے ابوعبداللہ ٹھہر جاؤ' اے ابوعبداللہ فرات کے کنارے پر ٹھہر جاؤ' میں نے پوچھا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں' میں نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ آپ کو کس بات نے رلایا ہے؟ آپ نے فرمایا ابھی جبریلؑ میرے پاس سے اٹھے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؓ' فرات کے کنارے پر قتل ہوں گے نیز کہا کیا میں آپ کو اس کی مٹی سونگھا دوں' حضور فرماتے ہیں اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ایک مٹھی مٹی پکڑ کر مجھے دے دی اور میں اپنے آنسوؤں کو ضبط نہ کر سکا' احمد اس کی روایت میں متفرد ہیں۔

اور محمد بن سعد نے عن علی بن محمد عن یحییٰ بن زکریا عن رجل عن عامر الشعبی عن علی اسی کی مثل روایت کی ہے اور محمد بن سعد وغیرہ نے کئی طریق سے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کی ہے کہ وہ صفین جاتے ہوئے اندرائن کے پودوں کے پاس کربلا سے گزرے تو آپ نے اس کا نام دریافت کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ اس کا نام کربلا ہے' آپ نے فرمایا کرب اور بلاء' آپ نے اتر کر وہاں ایک درخت کے پاس نماز پڑھی پھر فرمایا' یہاں شہداء قتل ہوں گے جو صحابہؓ کے سوا بہترین شہداء ہوں گے وہ جنت میں بلا حساب داخل ہوں گے۔ اور آپ نے وہاں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا پس انہوں نے اسے کچھ پہچان لیا اور حضرت حسینؓ اسی جگہ میں قتل ہوئے اور حضرت کعب الاحبارؓ سے کربلاء کے متعلق کچھ آثار مروی ہیں اور ابوالجناب الکلبی وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ اہل کربلاء حضرت حسینؓ پر ہمیشہ جنات کا نوحہ سنتے رہے اور وہ کہتے تھے

''رسول اللہ ﷺ نے آپ کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا ہے اور اس کی چمک رخسار میں ہے اور آپ کے والدین قریش کے عالی قدر آدمیوں میں سے ہیں اور آپ کا نانا' بہترین نانا ہے''۔

اور ایک شخص نے انہیں جواب دیا۔

''وہ ان کے پاس آ کر انہیں نکال لے گئے اور وہ آپ کے لیے بدترین وفد تھے انہوں نے اپنے نبی کی بیٹی کے بیٹے کو قتل کر دیا ہے اور اس کے ذریعے رخساروں والوں کو پرسکون کر دیا ہے''۔

اور ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ لوگوں کا ایک گروہ ایک غزوہ میں بلاد روم کی طرف گیا تو انہوں نے ایک کلیسا میں لکھا دیکھا۔

''کیا وہ امت جس نے حسین علیہ السلام کو قتل کیا ہے یوم حساب کو اس کے نانا کی شفاعت کی امید رکھتی ہے؟''۔

انہوں نے ان سے پوچھا یہ شعر کس نے لکھا ہے انہوں نے کہا یہ آپ کے نبی کی بعثت سے تین سو سال پہلے کا لکھا ہوا ہے' روایت ہے کہ جن لوگوں نے آپ کو قتل کیا انہوں نے واپس آ کر شراب نوشی کرتے ہوئے رات گزاری اور سر ان کے پاس موجود تھا تو ایک آہنی قلم ان کے سامنے نمودار ہوا اور اس نے دیوار پر ان کے لیے یہ شعر لکھا:

"کیا وہ امت جس نے حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے یوم حساب کو اس کے نانا کی شفاعت کی امید رکھتی ہے؟"۔

امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن اور عفان نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ ہم سے بیان کیا کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو پہر کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پراگندہ و موغبار آلود حالت میں دیکھا اور آپ کے پاس ایک شیشی ہے جس میں خون ہے' میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ حسینؓ اور اس کے اصحاب کا خون ہے میں مسلسل اس روز سے اسے جمع کر رہا ہوں' عمار نے بیان کیا ہے کہ ہم نے اس روز کو شمار کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ آپ اسی روز قتل ہوئے ہیں' احمد اس کی روایت میں متفرد ہیں اور اس کا اسناد قوی ہے۔

اور ابن ابی الدنیا نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن محمد بن ہانی ابو عبدالرحمن نحوی نے ہم سے بیان کیا کہ مہدی بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا کہ علی بن زید بن جدعان نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا قسم بخدا حضرت حسین رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے ہیں' آپ کے اصحاب نے انہیں کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما کیوں؟ آپ نے فرمایا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ کے پاس خون کی ایک شیشی ہے اور آپ نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ میرے بعد میری امت نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے حسین کو قتل کر دیا ہے اور یہ اس کا اور اس کے اصحاب کا خون ہے' میں ان دونوں خونوں کو اللہ کے حضور پیش کروں گا۔

پس آپ نے جس روز یہ بات کہی آپ نے اس روز اور اس گھڑی کو لکھ لیا اور ابھی ۲۴ دن ہی گزرے تھے کہ مدینہ میں ان کے پاس خبر آئی کہ آپ اسی روز اور اسی گھڑی کو قتل ہوئے ہیں اور ترمذی نے عن ابی سعید الاشج عن ابی خالد الاحمر عن رزین عن سلمی روایت کی ہے آپ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہؓ کے پاس گئی تو وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا آپ کیوں روتی ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ کے سر اور داڑھی پر مٹی پڑی ہوئی ہے میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا ہوا ہے آپ نے فرمایا میں نے ابھی حسینؓ کے قتل کو دیکھا ہے۔

اور محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ محمد بن عبداللہ انصاری نے ہمیں بتایا کہ قرۃ بن خالد نے ہمیں خبر دی کہ عامر بن عبدالواحد نے بحوالہ شہر بن حوشب مجھے بتایا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت ام سلمہؓ کے پاس تھا کہ ہم نے داد خواہ کی آواز سنی وہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس آ کر کہنے لگا' حسین رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے ہیں' حضرت ام سلمہؓ نے پوچھا انہوں نے یہ کام کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی قبروں یا گھروں کو آگ سے بھر دے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں اور ہم اٹھ آئے' امام احمدؒ نے بیان کیا ہے

کہ عبداللہ بن مہدی نے ہم سے بیان کیا کہ ابن مسلم نے بحوالہ عمار ہم سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ام سلمہؓ سے سنا آپ نے فرمایا میں نے جنات کو حضرت حسینؓ پر روتے سنا نیز میں نے جنات کو حضرت حسینؓ پر نوحہ کرتے سنا' اسے حسین بن ادریس عن ہاشم بن ہاشم عن امہ عن ام سلمہؓ روایت کیا ہے آپ فرماتی ہیں' میں نے جنات کو حضرت حسینؓ پر نوحہ کرتے سنا وہ کہہ رہے تھے۔

"اے حسین کو جہالت سے قتل کرنے والو تمہیں عذاب و سزا کی بشارت ہو تمام اہل آسمان' نبی' مرسل اور لوگ تمہارے خلاف بد دعا کر رہے ہیں' تم پر حضرت داؤد حضرت موسیٰ اور صاحب انجیل علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی ہے"۔

تاریخ طبری

تاریخ الامم والملوک

جلد چہارم

حضرت امیر معاویہؓ تا سلیمان بن عبدالمالک

تصنیف:

علامہ ابی جعفر محمد بن جریر الطبری المتوفی ۳۱۰ھ



نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

بات کو سچ سمجھو گے۔ میرے ساتھ انصاف کرو گے۔ تو تم نیکی حاصل کرو گے۔ اور پھر مجھ پر الزام نہ دھر سکو گے اور اگر تم میرا عذر نہیں مانتے اور میرے ساتھ انصاف نہیں کرتے۔

﴿فَاجْمِعُوٓا اَمْرَكُمْ وَ شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوٓا اِلَىَّ وَ لَا تُنْظِرُوْنِ . اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ﴾

''یعنی پھر جو تمہارا ارادہ ہو اس پر آمادہ ہو جاؤ۔ اپنے شرکاء کو پکارو اور اچھی طرح سمجھ لو کہ اب کوئی تردد تم کو نہیں۔ پھر میرے ساتھ جو سلوک کرنا چاہتے ہو کر گزرو اور مجھے ذرا مہلت نہ دو۔ میرا تو سہارا خدا پر ہے۔ جس نے کتاب کو نازل کیا ہے۔ وہی تو نیک بندوں کو دوست رکھتا ہے''۔

آپ کا یہ کلام آپ کی بہنوں نے جب سنا تو چلا چلا کر رونے لگیں۔ ان کی آوازیں بلند ہوئیں آپ نے اپنے بھائی عباس بن علی رضی اللہ عنہ اور اپنے فرزند علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو ان کے پاس بھیجا کہ انھیں چپ کراؤ۔ ابھی تو انھیں بہت رونا ہے۔ یہ دونوں صاحب جب ان کے خاموش کرانے کے لیے چلے گئے تو آپ نے کہا'' ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کیا بات کہی تھی'' یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کو منع کیا تھا کہ اہل حرم کو ساتھ نہ لے جائیے۔ اب ان کے رونے کی آواز سن کر آپ کو ابن عباس رضی اللہ عنہ کا کہنا یاد آ گیا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا تاریخی خطبہ:

جب اہل حرم کے رونے کی آواز موقوف ہوگئی تو آپ نے حمد وثنائے الٰہی کی اور اس کی شان کے لائق اس کا ذکر کیا۔ اور اللہ کی صلوات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کے ملائکہ اور انبیاء کے آل پر بھیجی۔ حمد ونعت میں خدا جانے کیا کیا باتیں آپ نے کہیں۔ بیان میں اس کے ذکر کی گنجائش نہیں۔ راوی کہتا ہے میں نے کسی کی ایسی فصیح وبلیغ تقریر نہ اس سے پہلے کبھی سنی تھی نہ اس کے بعد کبھی سنی۔ اس کے بعد آپ نے کہا۔ '' میرے خاندان کا خیال کرو کہ میں کون ہوں۔ پھر اپنے اپنے دل سے پوچھو اور غور کرو کہ میرا قتل کرنا میری ہتک حرمت کرنا کیا تم لوگوں کے لیے حلال ہے۔ کیا میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ نہیں ہوں۔ کیا میں ان کے وصی وابن عم کا فرزند نہیں ہوں۔ جو کہ خدا پر سب سے پہلے ایمان لائے اور خدا کے پاس سے اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو احکام لے کر آیا انھوں نے اس کی تصدیق کی۔ کیا سید شہداء حمزہ رضی اللہ عنہ میرے والد کے چچا نہیں ہیں۔ کیا جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہید ذوالجناحین میرے چچا نہیں ہیں۔ کیا تم میں سے کسی نے یہ نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور میرے بھائی کی نسبت یہ فرمایا ہے کہ یہ دونوں جوانان اہل بہشت کے سردار ہیں۔ جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں یہ حق بات ہے۔ اگر تم میری تصدیق کرو گے تو سن لو واللہ! جب سے مجھے اس بات کا علم ہوا کہ جھوٹ بولنے والے سے خدا بیزار ہوتا ہے اور جھوٹ بنانے والے کو اس کے جھوٹ سے ضرر پہنچتا ہے۔ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

اگر تم مجھ کو جھوٹا سمجھتے ہو تو سنو! تم میں سے ایسے لوگ موجود ہیں۔ ان سے تم پوچھو تو وہ بیان کریں گے۔ جابر بن عبداللہ انصاری یا ابوسعید خدری یا سہل بن سعد ساعدی یا زید بن ارقم یا انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے پوچھ کر دیکھو۔ یہ لوگ تم سے بیان کریں گے کہ انھوں نے میرے اور میرے بھائی کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی کہتا سنا ہے۔ کیا یہ امر بھی میرا خون بہانے میں تم لوگوں کو مانع نہیں ہے۔

نے اس شخص کو موضع زراہ کی طرف شہر بدر کر دیا۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے جسم کی پامالی:

اس کے بعد ابن سعد نے اپنے ساتھ والوں میں یہ منادی کی کون کون لوگ اپنے گھوڑوں سے حسین کو پامال کریں گے۔ یہ سن کر دس شخص نکلے ان میں اسحق بن حیوۃ حضرمی بھی تھا جس نے آپ کا قمیص اتار لیا تھا۔ اور آخر مبروص ہو گیا تھا اور ان لوگوں میں اخنس بن مرثد حضرمی بھی تھا یہ دسوں سوار آئے اور اپنے گھوڑوں سے حسین رضی اللہ عنہ کو پامال کیا۔ اس طرح کہ ان کے سینہ و پشت کو چور چور کر دیا۔ اس کے بعد ہی اخنس کو ایک تیر کہیں سے آ کے لگا۔ وہ ابھی میدان قتال میں موجود تھا تیر اس کے قلب پر پڑا وہ مر گیا۔

شہدائے کربلا:

حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں بہتر شخص قتل ہوئے۔ ان کے قتل ہونے کے ایک دن بعد مقام غاضریہ میں جو بنی اسد کے لوگ رہتے تھے انھوں نے مل کر ان لوگوں کو دفن کیا ابن سعد کے اصحاب میں سے اٹھاسی شخص قتل ہوئے۔ اور زخمی ان کے علاوہ تھے۔ ابن سعد نے اپنے اصحاب کی لاشوں پر نماز پڑھی اور دفن کیا۔

سر حسین رضی اللہ عنہ کی روانگی کوفہ:

حسین رضی اللہ عنہ کے قتل ہوتے ہی ان کے سر کو اسی دن خولی کے ہاتھ حمید بن مسلم کو ساتھ کر کے ابن زیاد کے پاس روانہ کر دیا تھا۔ خولی سر کو لیے ہوئے ابن زیاد کے قصر کی طرف آیا۔ قصر کا دروازہ بند ہو چکا تھا۔ یہ اپنے گھر چلا آیا۔ سر کو ایک لگن کے نیچے ڈھانک کر رکھ دیا۔ اس کی دو عورتیں تھیں ایک بنی اسد میں کی اور ایک حضرمی تھی اس کا نام نوار تھا۔ یہ رات اسی کے پاس رہنے کی تھی۔ جب وہ فرش خواب پر آیا تو نوار نے پوچھا کیا خبر ہے تو کیا لے کر آیا ہے۔ اس نے کہا تمام دنیا کی دولت تیرے پاس لے کر آیا ہوں۔ تیرے خیمہ میں حسین رضی اللہ عنہ کا سر لے کر آیا ہوں۔ نوار نے کہا تف ہے تجھ پر۔ لوگ سونا چاندی لے کر آئے اور تو رسول اللہ ﷺ کے فرزند کا سر لایا ہے۔ واللہ میں اور تو دونوں ایک خیمہ میں اب کبھی نہ رہیں گے نوار یہ کہہ کر بستر سے اٹھی اور سیدھی اسی گھر میں گئی۔ جہاں آپ کا سر رکھا ہوا تھا۔ اب اس نے زن اسدیہ کو بلا لیا۔ نوار بیٹھی ہوئی سر کو دیکھ رہی تھی وہ کہتی ہے۔ واللہ آسمان سے ایک نور کا عمود اس لگن تک تھا۔ میں برابر دیکھتی رہی اور سفید سفید پرندے اس کے گرد اگرد اڑ رہے تھے۔ صبح ہوئی تو وہ سر کو ابن زیاد کے پاس لے گیا۔

اہل بیت کی روانگی کوفہ:

ابن سعد نے اس دن وہیں مقام کیا دوسرے دن صبح کو حمید بن بکیر کو حکم دیا کہ لوگوں میں کوفہ کی طرف روانہ ہونے کی منادی کر دے وہ اپنے ساتھ آپ کی بیٹیوں کو اور بہنوں اور بچوں کو سوار کر کے لے چلا اور علی بن حسین علیہ السلام بیمار تھے۔ یہ بیبیاں جب آپ کی لاش اور آپ کے عزیزوں اور فرزندوں کی لاشوں کی طرف سے گذریں تو آہ و نالہ کرنے لگیں۔ اور منہ پیٹنے لگیں۔ قرہ بن قیس تمیمی کہتا ہے میں گھوڑا بڑھا کر قریب گیا ان عورتوں کو میں نے دیکھا۔ میں نے ایسی عورتیں کبھی نہیں دیکھی تھیں۔ واللہ آہوان صحرائی سے بڑھ کر حسین تھیں۔ مجھے خوب یاد ہے۔ زینب بنت فاطمہ علیہا السلام کا یہ کہنا کبھی نہیں بھولوں گا۔ جس وقت اپنے بھائی کی لاش پر پہنچیں تو کہتی تھیں وامحمداہ وامحمداہ ملائکہ آسمان کی صلوات آپ پر ہو۔ حسین رضی اللہ عنہ میدان میں پڑے ہوئے ہیں۔ خون میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ تمام اعضا ٹکڑے ٹکڑے ہیں یا محمداہ آپ کی بیٹیاں بندی جاتی ہیں۔ آپ کی ذریت قتل کی گئی۔ ہوا ان کی لاش پر خاک ڈال

سامنے لا کر بٹھائے گئے۔ یزید نے دیکھا کہ سب لوگ بہت ہی برے حال سے ہیں کہنے لگا خدا برا کرے پسر مرجانہ کا اگر اس میں اور تم لوگوں میں برادری وقرابت ہوتی تو تم سے یہ سلوک نہ کرتا اور اس حالت سے تم کو نہ بھیجتا۔

فاطمہ بنت علی ؓ بیان کرتی ہیں جب ہم لوگ یزید کے سامنے لے جا کے بٹھائے گئے تو اسے ترس آ گیا۔ اور ہمارے باب میں کسی چیز کا اس نے حکم دیا اور مہربان ہم پر ہوا۔ اس وقت ایک سرخ رنگ آدمی اہل شام سے یزید کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ اے امیر المومنین اس عورت کو (یعنی میں) مجھے دے دیجیے۔ میں اس زمانہ میں کمسن تھی اور صورت دار تھی۔ میرے تن بدن میں تھرتھری پڑ گئی میں ڈر گئی۔ مجھے بدگمانی ہوئی کہ یہ بات ان کے مذہب میں جائز ہو گی۔ میں نے اپنی بڑی بہن زینب ؓ کا آنچل پکڑ لیا۔ وہ مجھ سے زیادہ عقل رکھتی تھیں۔ جانتی تھیں کہ ایسا ہو نہیں سکتا وہ بول اٹھیں "جھک مارا تو نے او بے ہودہ بدکار تیری یہ مجال ہے نہ یزید کی"۔ یزید کو غصہ آ گیا۔ کہنے لگا واللہ تم نے غلط کہا۔ مجھے یہ اختیار ہے میں کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں۔ کہا واللہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ خدا نے یہ اختیار تجھے نہیں دیا۔ ہاں! اگر ہمارے مذہب سے تو نکل جائے اور ہمارے دین کو چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے۔ یزید غضب ناک ہو گیا برہم ہو کر کہنے لگا تو مجھ سے یہ گفتگو کرتی ہے۔ دین سے تیرے باپ نکل گئے کہا: خدا کے اور میرے باپ بھائی کے دین سے اور میرے جد کے دین سے تو نے تیرے باپ نے تیرے جد نے ہدایت پائی۔ یزید نے کہا او دشمن خدا تو جھوٹ کہہ رہی ہے۔ کہا تو حاکم ہے غالب ہے ناحق سخت زبانی کرتا ہے اپنی حکومت سے دباتا ہے۔ اب تو یزید کو واللہ حیا آ گئی چپ ہو رہا۔ شامی نے پھر وہی کلمہ کہا امیر المومنین یہ کنیز مجھے دے ڈالیے۔ یزید نے کہا دور ہو خدا تجھے موت دے کر تیرا فیصلہ کر دے۔

شاہی حرم میں شہادت حسین ؓ پر ماتم:

یزید نے نعمان بن بشیر ؓ سے کہا اے نعمان ؓ! ان لوگوں کی روانگی کا سامان جیسا مناسب ہو کر دو۔ اور ان کے ساتھ اہل شام میں کسی ایسے شخص کو بھیجو جو امانت دار نیک کردار ہو اور اس کے ساتھ سوار ہوں اور خدام ہوں کہ ان سب کو مدینہ پہنچا دے بعد اس کے مستورات کے لیے حکم دیا کہ علیحدہ مکان میں اتاری جائیں۔ جہاں ضرورت کی چیزیں سب موجود ہوں اور ان کے بھائی علی بن حسین ؓ اسی مکان میں رہیں جس میں وہ سب لوگ ابھی تک تھے' غرض یہ سب لوگ جب اس گھر سے یزید کے گھر میں گئے تو آل معاویہ ؓ میں سے کوئی عورت ایسی نہ ہو گی۔ جو حسین ؓ کے لیے روتی ہوئی نوحہ زاری کرتی ہوئی ان کے پاس نہ آئی ہو۔ غرض سب نے صف ماتم وہاں بچھائی۔

امام زین العابدین ؓ سے حسن سلوک:

یزید صبح وشام کھانے کے وقت علی بن حسین ؓ کو بھی بلا لیا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے عمرو بن حسن ؓ کو بھی بلایا وہ بہت کم سن تھے۔ یزید نے ان سے کہا اس جوان سے یعنی خالد سے لڑتے ہو۔ ابن حسن نے کہا یوں نہیں لڑتا ایک چھری میرے ہاتھ میں دو اور ایک خالد کے ہاتھ میں پھر میں لڑوں گا۔ یزید نے ان کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور کہا وہ طینت کہاں جائے گی۔ سانپ کا بچہ سنپولیا ہی ہوتا ہے۔

سانحہ کربلا پر یزید کا اظہار افسوس:

جب ان لوگوں نے روانہ ہونے کا ارادہ کیا تو یزید نے علی بن حسین ؒ کو بلا بھیجا اور ان سے کہا' خدا پسر مرجانہ پر لعنت

و انا الیہ راجعون۔ عبدالملک اب عمرو بن سعید کے پاس آیا۔ دیکھتے ہی اس نے پوچھا "ما ورائک" وہاں کی کیا خبر لایا ہے۔ اس نے کہا آپ کے خوش ہونے کی خبر ہے۔ قتل الحسین بن علی علیہ السلام کہا: اس خبر کی منادی کر دے عبدالملک کہتا ہے: میں نے قتل حسین رضی اللہ عنہ کی ندا کر دی۔ اس کو سن کر زنان بنی ہاشم نے اپنے اپنے گھروں میں جیسا نوحہ و ماتم قتل حسین رضی اللہ عنہ پر کیا میں نے کبھی نہ سنا تھا۔ اس پر عمرو بن سعید نے ہنس کر یہ شعر عمرو بن معدی کا پڑھا:

عَجَّتْ نِسَاءُ بَنِي زِيَادٍ عَجَّةً كَعَجِيجِ نِسْوَتِنَا غَدَاةَ الْأَرْنَبِ[1]

ترجمہ: "یعنی ہماری عورتیں جنگ ارنب میں جس طرح روئی پیٹی تھیں آخر اسی طرح عبدالمدان والے بنی زیاد کی عورتیں بھی روئی پیٹیں"۔

عمرو بن سعید نے یہ شعر پڑھ کر کہا: "عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے قتل پر جو فریاد و زاری ہوئی تھی یہ نوحہ و ماتم اسی کے بدلہ میں ہے" اس کے بعد عمرو بن سعید منبر پر گیا اور لوگوں سے قتل حسین رضی اللہ عنہ کی خبر بیان کی۔

حضرت عبداللہ بن جعفر علیہ السلام کا صبر و ایثار:

عبداللہ بن جعفر علیہ السلام کے ساتھ اپنے دونوں بیٹوں کے قتل ہونے کی خبر جب پہنچی۔ تو ان کے بعض خدام اور سب لوگ پرسہ دینے کو ان کے پاس آئے۔ خدام میں ایک غلام آزاد ان کا شاید ابوالسلاس کہنے لگا۔ یہ مصیبت ہم پر حسین رضی اللہ عنہ نے ڈالی عبداللہ بن جعفر علیہ السلام نے یہ سن کر اسے جوتا کھینچ کر مارا۔ اور کہا او پر لختا! حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت ایسا کلمہ کہتا ہے۔ واللہ! اگر میں خود وہاں ہوتا تو ہرگز ان سے جدا نہ ہوتا۔ اور یہی چاہتا کہ ان کے ساتھ میں بھی قتل ہو جاؤں۔ واللہ وہ ایسے ہیں کہ ان دونوں فرزندوں کے عوض اپنی جان میں ان پر فدا کرتا۔ ان دونوں فرزندوں کی مصیبت کو میں مصیبت نہیں سمجھتا۔ انہوں نے میرے بھائی میرے ابن عم کے ساتھ ان کی رفاقت میں صبر و رضا کے ساتھ اپنی جان دی ہے۔ یہ کہہ کر اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا شکر ہے خداوند عالم کا جس نے قتل حسین رضی اللہ عنہ کے غم و ماتم میں ہم کو مبتلا کیا کہ حسین رضی اللہ عنہ کی نصرت میرے ہاتھ سے نہ ہوئی تو میرے فرزندوں سے تو ہوئی۔

ام لقمان بنت عقیل رضی اللہ عنہ کا نوحہ:

جب اہل مدینہ کو قتل حسین رضی اللہ عنہ کی خبر پہنچی تو (ام لقمان) بنت عقیل رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب اپنے خاندان کی عورتوں کو ساتھ لیے ہوئے نکلیں۔ سر ان کا کھلا ہوا تھا چادر کو سنبھالتی جاتی تھیں۔ اور یہ کہہ رہی تھیں:

مَاذَا تَقُولُونَ اِنْ قَالَ النَّبِيُّ لَكُمْ مَاذَا فَعَلْتُمْ وَ اَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ

بِعِتْرَتِيْ وَ بِاَهْلِي بَعْدَ مُفْتَقَدِي مِنْهُمْ اُسَارَى وَ مِنْهُمْ ضُرِّجُوْا بِدَمِ

ترجمہ: "لوگو! کیا جواب دو گے پیغمبر کو۔ جب وہ تم سے یہ بات پوچھیں گے کہ تم نے پیغمبر آخر الزمان کی امت ہو کہ میری عزت اور میرے اہل بیت کے ساتھ میرے بعد کیا سلوک کیا ان میں سے کچھ اسیر ہیں اور کچھ آلودہ خاک و خون"۔

---

[1] بنی زبید نے عبدالمدان والے بنی زیاد پر معرکہ ارنب میں فتح پائی تھی اور ان سے اپنا انتقام لیا تھا تو بنی زیاد کی عورتیں کشتوں کے لیے روئی تھیں ان کے رونے پر خوش ہو کر شاعر بنی زبید نے یہ شعر کہا تھا۔۱۲

و انا الیہ راجعون۔ عبدالملک اب عمرو بن سعید کے پاس آیا۔ دیکھتے ہی اس نے پوچھا "ما وراءک" وہاں کی کیا خبر لایا ہے۔ اس نے کہا آپ کے خوش ہونے کی خبر ہے۔ قتل الحسین بن علی علیہ السلام کہا: اس خبر کی منادی کر دے عبدالملک کہتا ہے میں نے قتل حسین رضی اللہ عنہ کی ندا کر دی۔ اس کو سن کر زنان بنی ہاشم نے اپنے اپنے گھروں میں جیسا نوحہ و ماتم قتل حسین رضی اللہ عنہ پر کیا میں نے کبھی نہ سنا تھا۔ اس پر عمرو بن سعید نے ہنس کر یہ شعر عمرو بن سعدی کا پڑھا

عَجَّتْ نِسَاءُ بَنِي زِيَادٍ عَجَّةً ۔۔۔ كَعَجِيجِ نِسْوَتِنَا غَدَاةَ الْأَرْنَبِ[1]

ترجمہ: "یعنی ہماری عورتیں جنگ ارنب میں جس طرح روئی پیٹی تھیں آخر اسی طرح عبدالمدان والے بنی زیاد کی عورتیں بھی روئی پیٹیں"۔

عمرو بن سعید نے یہ شعر پڑھ کر کہا: "عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے قتل پر جو فریاد و زاری ہوئی تھی یہ نوحہ و ماتم اسی کے بدلہ میں ہے" اس کے بعد عمرو بن سعید منبر پر گیا اور لوگوں سے قتل حسین رضی اللہ عنہ کی خبر بیان کی۔

حضرت عبداللہ بن جعفر علیہ السلام کا صبر و ایثار:

عبداللہ بن جعفر علیہ السلام کے ساتھ اپنے دونوں بیٹوں کے قتل ہونے کی خبر جب پہنچی۔ تو ان کے بعض خدام اور سب لوگ پرسہ دینے کو ان کے پاس آئے۔ خدام میں ایک غلام آزاد ان کا شاید ابوالسلاس کہنے لگا۔ یہ مصیبت ہم پر حسین رضی اللہ عنہ نے ڈالی عبداللہ بن جعفر علیہ السلام نے یہ سن کر اسے جوتا کھینچ کر مارا۔ اور کہا او پسر لخناء حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت ایسا کلمہ کہتا ہے۔ واللہ! اگر میں خود وہاں ہوتا تو ہرگز ان سے جدا نہ ہوتا۔ اور یہی چاہتا کہ ان کے ساتھ میں بھی قتل ہو جاؤں۔ واللہ وہ ایسے ہیں کہ ان دونوں فرزندوں کے عوض اپنی جان میں ان پر فدا کرتا۔ ان دونوں فرزندوں کی مصیبت کو میں مصیبت نہیں سمجھتا۔ انہوں نے میرے بھائی میرے ابن عم کے ساتھ ان کی رفاقت میں صبر و رضا کے ساتھ اپنی جان دی ہے۔ یہ کہہ کر اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا شکر ہے خداوند عالم کا جس نے قتل حسین رضی اللہ عنہ کے غم و ماتم میں ہم کو مبتلا کیا کہ حسین رضی اللہ عنہ کی نصرت میرے ہاتھ سے نہ ہوئی تو میرے فرزندوں سے تو ہوئی۔

ام لقمان بنت عقیل رضی اللہ عنہ کا نوحہ:

جب اہل مدینہ کو قتل حسین رضی اللہ عنہ کی خبر پہنچی تو (ام لقمان) بنت عقیل رضی اللہ عنہ ابن ابی طالب اپنے خاندان کی عورتوں کو ساتھ لیے ہوئے نکلیں۔ سر ان کا کھلا ہوا تھا چادر کو سنبھالتی جاتی تھیں۔ اور یہ کہہ رہی تھیں۔

مَاذَا تَقُولُونَ إِنْ قَالَ النَّبِيُّ لَكُمْ ۔۔۔ مَاذَا فَعَلْتُمْ وَ أَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ

بِعِتْرَتِي وَ بِاَهْلِي بعد مفتقدي ۔۔۔ مِنْهُمْ اُسَارَى وَ مِنْهُمْ ضُرِّجُوْا بِدَمِ

ترجمہ: "لوگو! کیا جواب دو گے پیغمبر کو۔ جب وہ تم سے یہ بات پوچھیں گے کہ تم نے پیغمبر آخر الزمان کی امت ہو کہ میری عزت اور میرے اہل بیت کے ساتھ میرے بعد کیا سلوک کیا ان میں سے کچھ اسیر ہیں اور کچھ آلودہ خاک و خون"۔

---

[1] بنی زبید نے عبدالمدان والے بنی زیاد پر معرکہ ارنب میں فتح پائی تھی اور ان سے اپنا انتقام لیا تھا تو بنی زیاد کی عورتیں کشتوں کے لیے روئی تھیں ان کے رونے پر خوش ہو کر شاعر بنی زبید نے یہ شعر کہا تھا۔۱۲

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الکبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج

المُعجم الکَبیر

جلد دوم









تالیف الامام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی
المتوفی ٣٦٠ھ

مترجم غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی
مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور

پروگریسو بکس

2778 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَمَرَّ عَلَى بَيْتِ فَاطِمَةَ، فَسَمِعَ حُسَيْنًا يَبْكِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِي أَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِينِي؟

یزید بن ابی زیاد کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزرے تو آپ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو روتے ہوئے سنا' آپ نے فرمایا: اے بیٹی! کیا تو نہیں جانتی کہ اس کے رونے سے مجھے تکلیف ہوتی ہے؟

2779 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الزُّبَيْرُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: لَمَّا أُدْخِلَ ثِقَلُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، وَوُضِعَ رَأْسُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، بَكَى يَزِيدُ، وَقَالَ:

(البحر الطويل)

نُفَلِّقُ هَامًا مِنْ رِجَالٍ أَحِبَّةٍ ... إِلَيْنَا وَهُمْ كَانُوا أَعَقَّ وَأَظْلَمَا

أَمَا وَاللهِ لَوْ كُنْتُ أَنَا صَاحِبَكَ مَا قَتَلْتُكَ أَبَدًا. قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ: لَيْسَ هَكَذَا. فَقَالَ: كَيْفَ يَا ابْنَ أُمِّ؟ فَقَالَ: (مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرٌ) (سورة: الحديد، آية رقم: 22). وَعِنْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أُمِّ الْحَكَمِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ:

(البحر الطويل)

لَهَامٌ بِجَنْبِ الطَّفِّ أَدْنَى قَرَابَةً ... مِنِ ابْنِ زِيَادِ الْعَبْدِ ذِي النَّسَبِ الْوَغْلِ

محمد بن حسن مخزومی کہتے ہیں: جب حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا سامان یزید بن معاویہ کے پاس داخل کیا گیا اور آپ کا سر مبارک اس کے سامنے رکھ دیا گیا تو یزید ایک بار رویا اور کہا:

"ہم نے ان لوگوں کے سر پھوڑ دیے جو ہمیں پیارے تھے لیکن وہ نافرمان اور ظالم تھے"۔

لیکن قسم بخدا! اگر میں آپ کے ساتھ ہوتا تو میں آپ کو کبھی قتل نہ کرتا۔ یہ سن کر حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے کہا: بات اس طرح نہیں ہے' اس نے کہا: کیسے؟ اے میری ماں جائے! تو آپ نے فرمایا: زمین میں اور تمہاری جانوں میں تمہیں کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں تو وہ ہماری کتاب یعنی لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی ہے' بے شک یہ پہلے لکھ دینا اللہ پر آسان ہے۔ عبدالرحمن ابن ام حکیم نے کہا: جو وہاں موجود تھے: (بحر طویل)

"مقام طف کی ایک جانب اس کے بالکل قریب' ایک سر ہے' ابن زیاد عبد ذی نسب وغل'

یہ کہتے ہیں: اس کی نسل ریت کے ذرّوں

ثُمَّ قَالَ: بَعْدَ الْعِشْرِينَ وَمِئَةٍ مَوْتٌ سَرِيعٌ، وَقَتْلٌ ذَرِيعٌ، فَفِيهِ هَلَاكُهُمْ، وَيَلِي عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ

اے معاذ! پس جب میں دس تک پہنچا تو فرمایا: ولید فرعون کا نام ہے' اسلام کے احکام اس کے سامنے گرائے جائیں گے' اہل بیت کا ایک آدمی جس کی تلوار کو اللہ باہر لائے گا تو اس کے لیے نیام میں آنا نہیں ہو گا' لوگ اختلاف کریں گے' پس وہ اس طرح ہوں گے اور اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل فرمایا' ایک سو بیس کے بعد جلدی آنے والی موت ہو گی اور قتل عام ہو گا' جس میں لوگ ہلاک ہوں گے' ایک عباسی آدمی اُن پر حاکم ہو گا۔

2793 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما پر جنوں کو نوحہ کرتے ہوئے سنا۔

2794 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، ثنا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنَا أَبُو نُمَيْرٍ عَمُّ الْحَسَنِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّحَّانِ، قَالَ: كُنْتُ فِي خُزَاعَةَ، فَجَاءُوا بِشَيْءٍ مِنْ تَرِكَةِ الْحُسَيْنِ، فَقِيلَ لَهُمْ: نَنْحَرُ أَوْ نَبِيعُ فَنَقْسِمُ. قَالَ: انْحَرُوا. قَالَ: فَجَلَسَ عَلَى جَفْنَةٍ، فَلَمَّا وُضِعَتْ فَارَتْ نَارًا

ابوحمید طحان کہتے ہیں: میں بنوخزاعہ قبیلے میں تھا وہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ترکہ میں سے کوئی شے لائے اور ان سے کہا گیا: ہم اسے ذبح کرتے ہیں یا بیچتے ہیں' اس کے بعد ہم تقسیم کریں گے' کسی نے کہا: ذبح کر دو! پس اسے پکا کر برتن یعنی بڑے پیالے میں ڈال کر بیٹھا' جب پیالے کو رکھا گیا تو اُس سے آگ بھڑک اُٹھی۔

2795 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ، ثنا دُوَيْدٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

جناب دوید جعفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ کے لشکر سے کچھ اونٹ لوٹ لیے گئے' پس جب انہیں پکایا گیا تو وہ ترا

انْتُهِبَ جَزُورٌ مِنْ عَسْكَرِهِ، فَلَمَّا طُبِخَتْ إِذَا هِيَ دَمٌ فَأَكْفَؤُوهَا

خون ہی خون تھا' پس انہوں نے اسے الٹ دیا۔

2796 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ، قَالَ: سَمِعَ مِنَ الْجِنِّ يَبْكُونَ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

(البحر الكامل)

مَسَحَ الرَّسُولُ جَبِينَهُ ... فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ

أَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ... جَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ

حضرت ابو جناب فرماتے ہیں: جنوں سے سنا گیا کہ وہ حضرت حسین بن علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہما پر رو رہے ہیں۔

''رسول اللہ کریم ﷺ نے بذات خود ان کی پیشانی سے گرد کو صاف کیا' پس ان کے رخساروں میں کمال درجے کی چمک تھی'

ان کے والد ماجد حضرت علی قریشی ہیں' ان کے نانا تمام نانوں سے بہتر ہیں۔

2797 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ الْكَلْبِيِّ، حَدَّثَنِي الْجَصَّاصُونَ، قَالُوا: كُنَّا إِذَا خَرَجْنَا بِاللَّيْلِ إِلَى الْجَبَّانَةِ عِنْدَ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، سَمِعْنَا الْجِنَّ يَنُوحُونَ عَلَيْهِ وَيَقُولُونَ:

(البحر الكامل)

مَسَحَ الرَّسُولُ جَبِينَهُ ... فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الْخُدُودِ

أَبَوَاهُ مِنْ عُلْيَا قُرَيْشٍ... جَدُّهُ خَيْرُ الْجُدُودِ

جناب جصاصون نے کہا: جب ہم رات کو جبانہ کی طرف نکلے تھے' ہم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے شہید ہونے کی جگہ کے پاس تھے' ہم نے بقائمی ہوش و حواس جنوں کو ان الفاظ میں نوحہ کرتے ہوئے سنا' وہ کہہ رہے تھے:

''رسول کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کی پیشانی سے گرد صاف کی' پس ان کے رخساروں میں عجب طرح کی چمک تھی'

ان کے والد ماجد حضرت علی قریشی ہیں' ان کے نانا تمام نانوں سے بہتر ہیں۔

2798 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثنا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ،

ام المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر جنوں کو نوحے

عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

کرتے ہوئے سنا گیا۔

2799 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، ثنا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ الْجِنَّ تَنُوحُ عَلَى الْحُسَيْنِ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر جنوں کو نوحے کرتے ہوئے سنا۔

2800 - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبَّادٍ الْخَطَّابِيُّ، ثنا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: مَا سَمِعْتُ نَوْحَ الْجِنِّ مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اللَّيْلَةَ، وَمَا اَرَى ابْنِي اِلَّا قَدْ قُتِلَ - تَعْنِي الْحُسَيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - فَقَالَتْ لِجَارِيَتِهَا: اخْرُجِي فَسَلِي فَاُخْبِرَتْ اَنَّهُ قَدْ قُتِلَ، وَاِذَا جِنِّيَّةٌ تَنُوحُ:

(البحر الوافر)

اَلَا يَا عَيْنُ فَاحْتَفِلِي بِجَهْدٍ ... وَمَنْ يَبْكِي عَلَى الشُّهَدَاءِ بَعْدِي

عَلَى رَهْطٍ تَقُودُهُمُ الْمَنَايَا ... اِلَى مُتَجَبِّرٍ فِي مُلْكِ عَبْدِ

حضرت عمرو بن ثابت فرماتے ہیں: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک اُس دن میں نے جنوں کا نوحہ سنا جس دن نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا اور دوسرا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی رات میں نے یہی خیال کیا کہ میرا بیٹا امام حسین شہید ہو گیا ہے۔ پس آپ نے اپنی لونڈی سے فرمایا: باہر نکل کر لوگوں سے دریافت کرو پس اسے بتایا گیا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں: جن اس طرح نوحہ کر رہے تھے:

''خبردار! اے آنکھ! اچھی طرح روؤ اور میرے بعد شہیدوں پر کون روئے گا'

اس گروہ پر جس کی قیادت موتوں کے ہاتھ ہے غلامی کے ملک میں حیران و ششدر کی طرف جا رہی ہیں''۔

2801 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي زِيَادٍ، ثنا اَبُو الْجَوَادِ، ثنا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بَعْجَةَ، قَالَ: اَوَّلُ ذُلٍّ دَخَلَ عَلَى الْعَرَبِ قَتْلُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،

حضرت عمر بن بعجہ فرماتے ہیں: عربوں پر سب سے پہلی ذلت جو نازل ہوئی وہ حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو شہید کرنا اور زیاد کے دعوے ہیں۔

فَفَعَلَتْ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا

تین بار ایسا کیا۔

2764 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: رَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ رِجَالًا نَزَلُوا مِنَ السَّمَاءِ مَعَهُمْ حِرَابٌ يَتَتَبَّعُونَ قَتَلَةَ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَمَا لَبِثْتُ اَنْ نَزَلَ الْمُخْتَارُ فَقَتَلَهُمْ

شعبی نے کہا: میں نے خواب دیکھا' آسمان سے کچھ ایسے لوگ اُترے ہیں' جن کے پاس جنگی ہتھیار ہیں' وہ امام حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کو تلاش کر رہے ہیں' تھوڑی دیر گزری تو مختار اُترا تو اس نے امام عالی مقام کے قاتلوں کو قتل کر دیا۔

2765 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مِهْرَانَ اَبُو خَالِدٍ، ثنا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يُرْفَعْ حَجَرٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ اِلَّا وُجِدَ تَحْتَهُ دَمٌ عَبِيطٌ

امام زہری فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت ہوئی تو بیت المقدس کا جو بھی پتھر اُٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے سے تازہ خون پایا جاتا تھا۔

2766 - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السَّاجِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: مَا رُفِعَ بِالشَّامِ حَجَرٌ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلَّا عَنْ دَمٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابن شہاب فرماتے ہیں: شام میں کوئی پتھر اُٹھایا جاتا جس دن حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تو اس کے نیچے سے خون دیکھا جاتا تھا۔

2767 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي اُمُّ حَكِيمٍ، قَالَتْ: قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةٌ، فَمَكَثَتِ السَّمَاءُ اَيَّامًا مِثْلَ الْعَلَقَةِ

حضرت اُم حکیم فرماتی ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے' میں ان دنوں میں لونڈی تھی کئی دن تک آسمان خون کے لوتھڑے کی مانند رہا۔

2768 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ اَبِي

جمیل بن زید فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آسمان سرخ ہو گیا'

الحسين بن علي بن ابي طالب يكنى ابا عبد الله

رَاشِدِ الْكَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي نُوَيْرَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ احْمَرَّتِ السَّمَاءُ . قُلْتُ: اَيَّ شَيْءٍ تَقُولُ؟ فَقَالَ: اِنَّ الْكَذَّابَ مُنَافِقٌ، اِنَّ السَّمَاءَ احْمَرَّتْ حِينَ قُتِلَ

میں نے کہا: کس چیز کی وجہ سے یہ سرخ ہوا ہے؟ تو کسی نے کہا: جھوٹا منافق ہے' بے شک آسمان اس وقت سرخ ہوا جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا۔

2769 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِي قَيْسٍ الْبُخَارِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ اَبِي قَبِيلٍ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ كَسْفَةً حَتّٰى بَدَتِ الْكَوَاكِبُ نِصْفَ النَّهَارِ، حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهَا هِيَ

ابو قبیل نے کہا: جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما شہید ہوئے تو سورج کو گرہن لگ گیا یہاں تک کہ دن کے وقت تارے نکل آئے' ہم نے گمان کیا کہ یہ رات ہے۔

2770 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَارِثِ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَكَثْنَا سَبْعَةَ اَيَّامٍ اِذَا صَلَّيْنَا الْعَصْرَ نَظَرْنَا اِلَى الشَّمْسِ عَلٰى اَطْرَافِ الْحِيطَانِ كَاَنَّهَا الْمَلَاحِفُ الْمُعَصْفَرَةُ، وَنَظَرْنَا اِلَى الْكَوَاكِبِ يَضْرِبُ بَعْضُهَا بَعْضًا

عیسیٰ ابن حارث کندی فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو شہید کیا گیا تو ہم سات دن اس طرح رہے کہ جب عصر کی نماز پڑھتے تو ہم سورج کو چار دیواریوں کے اطراف میں دیکھتے گویا کہ وہ زرد رنگ کی چادریں ہیں جنہیں لپیٹ دیا گیا ہے اور ہم نے ستاروں کو دیکھا کہ ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہیں۔

2771 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ فِي السَّمَاءِ حُمْرَةٌ حَتّٰى قُتِلَ الْحُسَيْنُ

محمد بن سیرین فرماتے ہیں: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے پہلے آسمان میں سرخی نہیں تھی۔

2772 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، ثنا اَبُو غَسَّانَ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ،

کلبی کہتے ہیں: ایک آدمی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو تیر مارا اس حالت میں کہ وہ پانی پی رہا تھا' اس کا ہاتھ شل ہو گیا' کہا: اللہ تجھے سیراب نہ کرے!

الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَاللَّهِ مَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَهْلُ بَيْتٍ يُشْبِهُونَ. قَالَ سُفْيَانُ: وَمَنْ يَشُكُّ فِي هَذَا؟

دن ان کی مانند کوئی نہ تھا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں: اس میں کون شک کرے گا؟

2786 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، قَالَ: كُنَّا إِذَا ذَكَرْنَا حُسَيْنًا وَمَنْ قُتِلَ مَعَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ: قُتِلَ مَعَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ شَابًّا، كُلُّهُمْ ارْتَكَضَ فِي رَحِمِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت منذر ثوری کہتے ہیں: جب بھی ہم نے امام حسین رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والوں کا ذکر کیا تو محمد بن حنفیہ نے کہا: اُن کے ساتھ سترہ جوان شہید ہوئے' جن میں سے ہر ایک نے رحمِ فاطمہ سے جنم لیا تھا۔

2787 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَرَوِيُّ، أنا هُشَيْمٌ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ: أَيُّ وَاحِدٍ أَنْتَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي أَيُّ عَلَامَةٍ كَانَتْ يَوْمَ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَمْ تُرْفَعْ حَصَاةٌ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ إِلَّا وُجِدَ تَحْتَهَا دَمٌ عَبِيطٌ. فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: إِنِّي وَإِيَّاكَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَقَرِينَانِ

حضرت امام زہری فرماتے ہیں: عبدالملک بن مروان نے مجھ سے پوچھا کہ تُو ہی ایک آدمی ہے جو مجھے خبر دے سکتا ہے کہ حسین بن علی کی شہادت کے دن کون سی خاص علامت تھی؟ میں نے کہا: بیت المقدس کے پاس جو بھی پتھر اُٹھایا جاتا تھا تو اس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا تو عبدالملک نے کہا: اس بات میں تُو اور میں ساتھی ہیں۔

2788 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا سُفْيَانُ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي أُمُّ أَبِي، قَالَتْ: شَهِدَ رَجُلَانِ مِنَ الْجُعْفِيِّينَ قَتْلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ. قَالَتْ: وَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَطَالَ ذَكَرُهُ حَتَّى كَانَ يَلُفُّهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَسْتَقْبِلُ الرَّاوِيَةَ بِفِيهِ حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى آخِرِهَا. قَالَ سُفْيَانُ: رَأَيْتُ وَلَدَ أَحَدِهِمَا كَأَنَّ بِهِ خَبَلًا، وَكَأَنَّهُ مَجْنُونٌ

حضرت سفیان نے بیان کیا کہ میری دادی نے مجھے بتایا کہ جعفیہ والوں میں سے دو آدمی امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے وقت موجود تھے' ان میں سے ایک کی بات تو طویل ہے' کچھ راوی مختصر کر دیتے ہیں لیکن دوسرا جھنڈا منہ میں لے کر سامنے آتا ہے یہاں تک کہ آخری آدمی تک جاتا ہے۔ حضرت سفیان نے کہا: میں نے ان میں سے ایک کی اولاد کو دیکھا' گویا

بغية الرائد

في تحقيق

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي

المتوفى ٨٠٧ هـ

تحقيق

عبد الله محمد الدرويش

الجزء التاسع

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

١٥١٧٩ ـ وعن أم سلمة قالت:

سمعت الجن تنوح علىٰ الحسين بن علي.

رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح.

١٥١٨٠ ـ وعن ميمونة قالت:

سمعت الجن تنوح على الحسين بن علي.

رواه الطبراني ورجاله رجال الصحيح.

١٥١٨١ ـ وعن أم سلمة قالت:

ما سمعت نوح الجن منذ قبض النبي ﷺ إلّا الليلة، وما أرىٰ ابني إلّا قبض ـ تعني الحسين رضي الله عنه ـ فقالت لجاريتها: اخرجي اسألي(١)، فأخبرت أنه قد قتل وإذا جنية تنوح:

أَلا يَا عَيْنُ فاحْتَفِلي بجَهْدِ ... ومَنْ يَبْكِي علىٰ الشُّهَداءِ بَعْدِي
عَلىٰ رَهْطٍ تَقُودُهُمُ المَنَايَا ... إلىٰ مُتَجَبِّرٍ(٢) في مُلْكِ عَبْدِ

رواه الطبراني، وفيه: عمرو بن ثابت بن هرمز، وهو ضعيف.

١٥١٨٢ ـ وعن أبي جَناب الكلبي قال: حدثني الجصاصون قالوا: كنا إذا خرجنا إلى الجبان بالليل ـ عند مقتل الحسين ـ سمعنا الجن ينوحون عليه، ويقولون:

مَسَحَ الرَّسُولُ جَبِينَهُ ... فَلَهُ بَرِيقٌ فِي الخُدُودْ
أَبَوَاهُ مِنْ عَلْيَا قُرَيْـ ... ـشٍ جَدُّهُ خَيْرُ الجُدُودْ

رواه الطبراني، وفيه: من لم أعرفه، وأبو جناب مدلس.

١٥١٧٩ ـ رواه الطبراني في الكبير رقم (٢٨٦٢) و(٢٨٦٧).
١٥١٨٠ ـ رواه الطبراني في الكبير رقم (٢٨٦٨).
١٥١٨١ ـ ١ ـ في الكبير رقم (٢٨٦٩): فسلي.
٢ ـ في الكبير: متحير.
١٥١٨٢ ـ رواه الطبراني في الكبير رقم (٢٨٦٥) و(٢٨٦٦).

الاصابة في تمييز الصحابة

اردو

تالیف: علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا محمد عامر شہزاد علوی

مکتبہ رحمانیہ

لکھ بھیجی۔ تو جواباً اس نے کہا: جب تک وہ مجھ سے بیعت نہیں کر لیتے میں ان کی کوئی شرط ماننے کے لیے تیار نہیں۔ ادھر حضرت حسین اس کی بیعت کرنے سے باز رہے، جس کی بناء پر انہوں نے آپ سے جنگ کی اور آپ اپنے ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے۔ جس میں آپ کے گھرانے کے سترہ نوجوان بھی شامل تھے۔ پہلے یہ لوگ فرداً فرداً شہید ہوئے۔ آخر میں آپ شہید ہوئے۔ آپ کا سر عبید اللہ کے پاس لایا گیا۔ تو اس نے آپ کا سر مبارک اور آپ کے باقیماندہ اہل خانہ کو یزید کی طرف روانہ کر دیا۔ زندہ رہ جانے والوں میں علی بن حسین تھے جو اس وقت بیمار تھے اور ان کی پھوپھی زینب تھیں۔ جب یزید کے پاس آئے تو اس نے اپنے اہل وعیال کے پاس پہنچا دیا پھر انہیں ساز وسامان کے ساتھ مدینہ بھجوا دیا۔

میں کہتا ہوں: سابقہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شہادت حسین پر کئی ایک کتابیں لکھی ہیں جن میں سچ جھوٹ، صحیح غلط سب کچھ شامل ہے اور جو قصہ میں نے لکھا ہے اس میں ایسی چیزوں سے بچاؤ ہے۔ ابراہیم نخعی سے یہ صحیح قول ثابت ہے کہ اگر میں (نعوذ باللہ) قاتلین حسین میں شامل ہوتا اور پھر جنت بھی داخل ہو جاتا پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھنے سے شرم آتی (کس منہ سے آپ کا سامنا کرتا)۔

حماد بن سلمہ، عمار بن ابی عمار سے، بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں نے دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ کے بال بکھرے اور غبار آلود ہیں آپ کے ہاتھ میں خون کی ایک شیشی ہے، میں نے فوراً پوچھا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پہ قربان! آپ کے ہاتھ میں یہ کیا ہے؟ فرمایا: ''یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے یہ میں اس دن سے جمع کر رہا ہوں''۔ ✿ تو یہ وہی دن تھا جس دن آپ شہید ہوئے۔ عمار، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں: میں نے جنوں کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق نوحہ کرتے سنا ہے۔ زبیر بن بکار کا قول ہے: حضرت حسین رضی اللہ عنہ دس محرم الحرام (۶۱ ھ) میں شہید ہوئے یہی جمہور کا قول ہے اس کے علاوہ جس نے کوئی قول اختیار کیا ہے، تو اس کی اپنی رائے ہے۔

باب حاء جس کے بعد شین ہے

۱۶۲۷ حشرج ✿ (بے نسبت)

بروزن جعفر آخر میں جیم ہے۔ بغوی وغیرہ نے ان کا صحابہ میں ذکر کیا ہے ابن ابی خیثمہ فرماتے ہیں: ہمیں ترجمانی نے بحوالہ ابوالحارث مولیٰ بن حسار بتایا ہے کہ میں نے صحابیٔ رسول ﷺ حشرج کو دیکھا نبی ﷺ نے انہیں گود لیا اور ان کے حق میں دعائے برکت فرمائی تھی۔

باب حاء جس کے بعد صاد ہے

۱۶۲۸ حصن: ابن قطن، حارثہ بن قطن میں ذکر ہوا ہے۔

✿ مستدرک (۳۹۸/۴) المعجم الکبیر (۱۸۵/۱۲) مشکاۃ المصابیح (۶۱۷۲)

✿ اسد الغابہ (۱۱۷۴) استیعاب (۶۸۱)

تاریخ المسعودی

شہرۂ آفاق عربی کتاب

مروج الذہب و معادن الجواہر

کا اردو ترجمہ

امام المورخین ابو الحسن بن حسین بن علی المسعودی

نفیس اکیڈمی

اردو بازار۔ کراچی

طف کے مقتول کا مرثیہ

اور طف کے مقتول کے متعلق سلیمان بن قتہ اس کے مرثیہ میں کہتا ہے جسے زبیر بن بکار نے اپنی کتاب انساب قریش میں بیان کیا ہے کہ:-

"اور آل ہاشم میں سے طف کے مقتول نے قریش کی گردنیں جھکا دی ہیں پس اگر انہوں نے اُسے بیت اللہ میں پناہ لینے والے کے پیچھے لگا دیا تو وہ عاد کی طرح ہو جائیں گے جو اپنے راستے سے بھٹک کر گمراہ ہو گئی تھی، کیا تو دیکھ نہیں رہا کہ حسینؓ کے قتل ہونے سے زمین بیمار ہو گئی ہے اور ملکوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں پس اللہ تعالیٰ مکانوں اور مکینوں کو تباہ نہ کرے اگرچہ وہ میرے خیال کے برعکس خالی ہو گئے ہیں۔"

یزید کے حالات و واقعات کی ایک جھلک

اور اس کے بعض عجیب و غریب کام

یزید کا عرب وفود کے لیے خرچ

جب یزید کو حکومت مل گئی تو وہ اپنے گھر آیا اور تین دن تک لوگوں سے نہ ملا، اور اس کے دروازے پر عرب کے اشراف اور ممالک کے وفود اور نوجوں کے امراء، اس کے باپ کی تعریف کرنے اور اُسے حکومت کی مبارکباد دینے کے لیے جمع ہو گئے، جب چوتھا دن ہوا تو وہ پراگندہ مو اور غبار آلود حالت میں باہر نکلا اور منبر پر چڑھ گیا اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد کہنے لگا کہ معاویہ اللہ کی رسی میں سے ایک رسی تھا اللہ تعالیٰ نے جب تک چاہا اُسے لمبا کیا اور جب چاہا اُسے کاٹ دیا اور وہ اپنے پیشرؤوں سے کمتر اور بعد میں آنے والوں سے بہتر تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ اُسے معاف کر دے تو وہ اس کا اہل ہے اور اگر اُسے سزا دے تو وہ اس کے گناہ کی وجہ سے ہو گی اور اس کے بعد مجھے حکومت ملی ہے اور میں جہالت سے عذر نہیں کرتا اور نہ طلب علم میں مشغول ہوتا ہوں، تم آرام سے کام کرو، اگر اللہ تعالیٰ کسی چیز کا ارادہ کرے تو

سیرت چہاردہ معصومین علیہم السلام

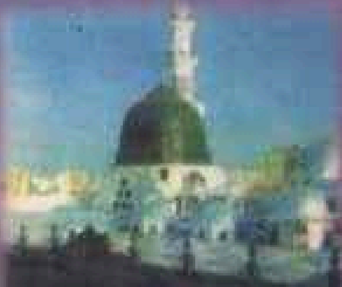
تذکرۃ الخواص

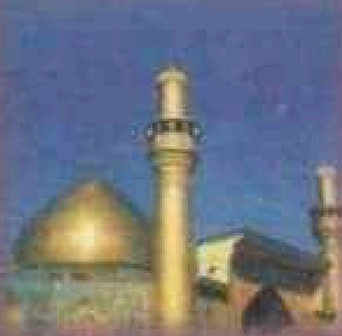
تالیف

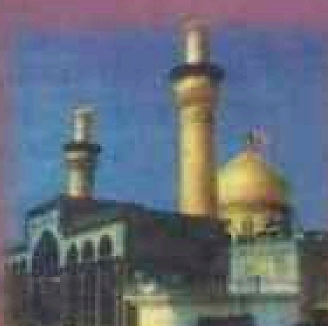
العلامہ سبط ابن جوزی

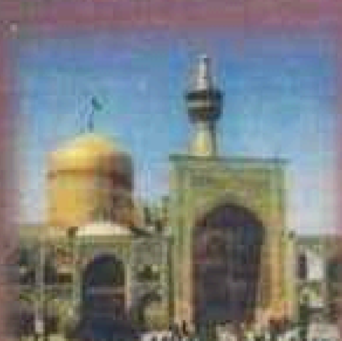
ترجمہ

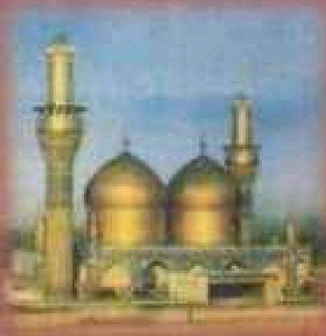
مولانا صفدر حسین نجفی

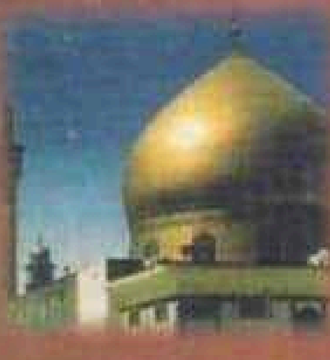












جنگ کرنا چاہتے ہیں تو اپنے اصحاب اور اعزا سے کہا کہ تم لوگ واپس چلے جاؤ اور مجھ سے جدا ہو جاؤ۔ انھوں نے کہا خدا اس زندگی کو قبیح قرار دے جو آپ کے بغیر ہو اور یہ بات آپ کی بہن جناب زینب بنت علیؑ نے سن لی وہ کھڑی ہو گئیں دامن چادر زمین پر خط دے رہا تھا۔ انھوں نے کہا ہائے افسوس کاش کہ موت نے میری زندگی ختم کر دی ہوتی۔ میرے باپ علیؑ میری ماں فاطمہؑ اور بھائی حسنؑ آج کے دن مجھ سے بچھڑ گئے آگے گزرے ہوئے بزرگوں کے جانشین اور اے باقی رہنے والوں کے فریاد رس! پھر آپ نے اپنے چہرے پر طمانچے مارے حسینؑ انھیں تسلی دیتے لیکن ان کے دل کو چین نہ آتا۔

پھر امام حسینؑ نے فرمایا اس زمین کو کیا کہا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا کربلا اور اسے نینوا بھی کہتے ہیں۔ آپ آبدیدہ ہوئے اور فرمایا کرب و بلا (یعنی دکھ اور مصیبت) مجھے میری نانی ام سلمیٰ نے بتایا تھا کہ جبرئیل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تم اس وقت میرے پاس تھے، تم رونے لگے تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ میں نے تمھیں چھوڑ دیا اور رسول اللہؐ نے تمھیں اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا۔ پس جبرئیل نے کہا کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ جبرئیل نے عرض کی آپ کی امت عنقریب اسے قتل کر دے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی دکھا دوں جس میں یہ شہید ہوگا۔ فرمایا ہاں۔ ام سلمیٰ کہتی ہیں کہ جبرئیل نے زمین کربلا پر اپنے پر پھیلا دیے اور آپ کو وہ زمین دکھلا دی پس جب امام حسینؑ سے کہا گیا کہ یہ زمین کربلا ہے تو آپ نے اس کی مٹی کو سونگھا اور فرمایا خدا کی قسم یہی وہ زمین ہے جس کی خبر جبرئیل نے رسول کو دی تھی اور میں یقیناً اسی زمین میں شہید ہوں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور اس کو سونگھا اور فرمایا خدا کی قسم یہی وہ زمین ہے۔ ابن سعد نے طبقات میں اس بات کو واقدی سے بیان کیا ہے اور کہا کہ رسول اللہ بیدار ہوئے تو آپ کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی تھی۔

نیز ابن سعد نے شعبی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؑ جنگ صفین کو جاتے ہوئے جب کربلا سے گزرے اور نینوا جو فرات کے سامنے ہے اس کے پاس پہنچے تو

یاعین ابکی بعبرة وعویل   واندبی ان ندبت ال الرسول

اے آنکھ آنسو کے ساتھ گریہ کر اور اگر آل رسول پر ندبہ کرنا چاہتی ہے تو ندبہ کر۔

سعة منهم لصلب علی   قد ابید و او سبعه عقیل

ان میں سے سات علیؑ کے اور سات عقیل کے بیٹے فنا کے گھاٹ اتار دیے گئے۔

لعن الله حیث حل زیاداً   وابنه والعجوز ذات البعول

زیاد (خبیث) جہاں بھی ہو اس پر اس کے بیٹے پر اور کئی شوہروں والی بڑھیا پر خدا لعنت کرے۔ بڑھیا سے مراد سمیہ ہے جو بدکار تھی اس کا واقعہ مشہور ہے اور بعض کہتے ہیں اس کا نام مرجانہ تھا۔

شعبی کہتا ہے سب سے پہلے ان میں سے حضرت عباسؑ پھر علی بن الحسینؑ شہید ہوئے اور جب علی اکبر میدان میں آئے تو انھوں نے یہ اشعار پڑھے۔

انا بن الحسین بن علی   نحن و بیت الله اولی با النبی

من شمر و عمرو ابن زیاد

(میں حسین بن علی کا علی بیٹا ہوں خانہ خدا کی قسم ہم نبی اکرم کے زیادہ حقدار ہیں شمر، عمر اور حرامزادے ابن زیاد سے)

آپ کو ایک ملعون نے نیزہ مار کر شہید کیا تھا۔ ان کے بعد عون بن جعفر، پھر قاسم بن حسن پھر عبداللہ بن حسنؑ، پھر عبداللہ بن علی پھر عثمان بن علیؑ پھر عبدالرحمٰن بن عقیل پھر محمد بن عبداللہ بن جعفر پھر خود حسینؑ شہید ہوئے۔ یہ سب یکے بعد دیگرے شہید ہوئے۔ زہیر بن قین حسینؑ کے ساتھ شہید ہوئے (واقعات کربلا سے کم از کم واقفیت رکھنے والا شخص جانتا ہے کہ شہداء کربلا کے واقعات جو اوپر بیان کیے گئے ہیں مجمل ہونے کے علاوہ تمام مورخین کے بیانات کے بھی خلاف ہیں۔ یہ واقعات کسی مفصل کتاب میں دیکھے جائیں مترجم) زہیر کی بیوی نے اس کے غلام سے کہا جاؤ اور اپنے آقا کو کفن پہناؤ۔

وہ غلام گیا تو دیکھتا ہے کہ حسینؑ کی نعش مبارک بے کفن پڑی ہے اس نے خیال کیا کہ اپنے آقا کو تو کفن پہناؤں اور حسینؑ کو اسی طرح چھوڑ دوں۔ خدا کی قسم ایسا نہیں ہوگا۔ پس اس نے آپ کو کفن پہنایا پھر دوسرا کفن زہیر کو پہنایا۔ محمد بن سعد نے محمد بن حنفیہ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا انیس جوان ایسے شہید ہوئے جو جناب فاطمہؑ سے ہیں اور یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی اولاد میں سے کافی حضرات شہید ہوئے۔ آپ کی شہادت نماز ظہر اور عصر کے درمیان جمعہ کے دن واقع ہوئی کیونکہ آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز خوف (ظہر) پڑھ لی تھی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ہفتہ کا دن تھا۔

سرہائے شہداء اور اسیران کربلا

ہشام بن محمد واقدی اور ابن اسحٰق کہتے ہیں پھر عمر سعد نے امام حسینؑ اور آپ کے ساتھیوں کے سر اور آپ کی بیٹیاں اور جو بچے باقی رہ گئے تھے انھیں خولی بن یزید اصبحی کے ساتھ ابن زیاد کی طرف روانہ کیا۔ ان میں علی بن الحسینؑ بھی تھے جو کہ مریض تھے جب ان کا گزر امام حسینؑ کی لاش مبارک سے ہوا تو جناب زینب بنت علیؑ پکاریں وا محمداہ صلی علیک اللہ اسماء ھذا حسینؑ مرمل بالعراء و بالاما و بناتک سبایا و ذریتک قتلی تسفی علیھم الصبایا محمداہ (افسوس ہے اے محمد مصطفیؐ آپ پر تو خداوند عالم نے درود و سلام کیا اور یہ حسینؑ ریگ صحرا اور خون میں نہائے میدان میں پڑے ہیں آپ کی بیٹیاں قیدی ہیں اور آپ کی ذریت کو شہید کر دیا ہے۔ ان پر ہوا کے جھونکے خاک ڈال رہے ہیں اے محمدؐ! پس آپ نے یہ فقرات کہہ کر ہر دوست اور دشمن کو رلایا اور امام حسینؑ کے سر مبارک کے ساتھ ۹۲ سرہائے شہداء نیزوں پر بلند کیے گئے۔

اور مفردات بخاری میں ابن سیرین سے مروی ہے کہ جب سر حسینؑ ابن زیاد کے سامنے ایک طشت میں رکھا گیا اور وہ ملعون آپ کے دانتوں پر چھڑی مارتا اور آپ

آپ کے سن مبارک میں چند مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ آپ کی عمر ۵۶ برس ہے۔ یہ واقدی کا قول ہے کیونکہ آپ ۴ھ میں پیدا ہوئے تھے دوسرا قول یہ ہے کہ ۵۵ برس یہ سدی کا ہے اور تیسرا قول ۵۸ برس ہے۔

سر مبارک اور ان اونٹوں کا تذکرہ جن پر اسیران سوار تھے

(حذف اسناد کے ساتھ) مروان بن وصین سے روایت ہے وہ کہتا ہے کہ جن اونٹوں پر حسینؓ اور ان کے ساتھیوں کے سر لائے گئے تھے جب انھیں نحر کیا گیا تو کوئی بھی ان کا گوشت نہ کھا سکا۔ وہ ایلوے سے بھی زیادہ کڑدے تھے۔

واقدی کہتا ہے کہ جب سر حسینؓ اور اسیران کربلا مدینہ کے قریب پہنچے تو مدینہ میں کوئی بھی باقی نہ رہا سب چیخ و پکار کرتے ہوئے باہر نکل آئے۔ زینب بنت عقیل بن ابی طالب اس حالت میں باہر آئیں کہ ان کا چہرہ کھلا ہوا تھا' بال پریشان تھے وہ وامحمداہ فریاد کر رہی تھیں واحسیناہ وااخوتاہ وااہلاہ وامحمداہ۔ ہائے حسینؓ ہائے میرے بھائی ہائے میرے عزیز۔ پھر کہنے لگیں:

ماذا تقولون اذا قال النبی لکم ماذا جعلتم وانتم اخر الامم

تم کیا جواب دو گے جب نبی اکرم تم سے کہیں گے کہ یہ تم نے کیا کیا حالانکہ تم آخری امت تھے۔

باھلبیتی و اولادی امالکم عھد اما انتم توفون بالذمم

تم نے میرے اہلبیت اور اولاد کے ساتھ کیا کیا' کیا وعدوں کا پاس نہیں کرتے کیا تم میثاقوں کی وفا نہیں کرتے۔

ذریتی و بنواعمی بمضیقه منهم اساری و قتلی خرجوا بدم

میری اولاد اور میرے رشتہ داروں کو ضائع کر دیا گیا۔ بعض قید اور بعض خون میں لت پت ہیں۔

ماکان هذا اجزائی اذا نصحت لکم ان تخلفونی بسوء فی ذوی رحم

وہ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ اشعار بعض ملائکہ کہہ رہے ہیں۔

ہمارے بعض اساتذہ نے بیان کیا ہے کہ ابن ہباریہ شاعر کا گزر کربلا سے ہوا تو وہ وہاں بیٹھ گیا۔ حسینؑ اور آپ کے اہل بیت پر گریہ کیا اور آپ کے متعلق فی البدایہ مرثیہ میں اشعار کہیں پھر وہ اسی جگہ سو گیا تو اس نے خواب میں جناب رسالت مآب کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا اے شخص خداوند عالم تجھے میری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے بیشک خدا نے تجھے اس گروہ میں لکھ لیا ہے۔ جس نے حسینؑ کی معیت میں جہاد کیا تھا!

وجہ شفق؟

ابن سعد نے طبقات میں ذکر کیا ہے۔ کہ یہ سرخی شہادت حسینؑ سے پہلے آسمان پر نہیں دیکھی گئی تھی۔

اور میرے (مؤلف) جد مادری نے کتاب تبصرہ میں کہا ہے کہ انسان کا چہرہ غصہ کے وقت سرخ ہو جاتا ہے۔ جس سے سمجھا جاتا ہے کہ وہ اس وقت غصہ میں ہے اور یہ ناراضگی کی علامت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ چونکہ مجسم نہیں ہے لہٰذا اس نے اپنے غیض و غضب کو قاتل حسینؑ کے متعلق آسمان پر شفق کی صورت میں ظاہر فرما دیا ہے اور جو صاف صاف اس امر کی دلیل ہے کہ یہ ظلم عظیم ہے۔ (عقل سلیم رکھنے والے سمجھتے ہیں)

اور میرے (مؤلف) جد مادری نے اسی کتاب میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جب عباس جنگ بدر میں قید ہو گئے تو رسول اللہؐ نے ان کے کراہنے کی آواز سنی جس کے باعث آپ اس رات نہ سو سکے لیکن اس وقت آپ کی کیا حالت ہوتی اگر حسینؑ کے کراہنے کی آواز سن لیتے؟

نیز کہا ہے کہ جب جناب حمزہ کا قاتل وحشی مسلمان ہو گیا تو اس سے سرکار رسالتؐ نے فرمایا کہ تو اپنے چہرہ کو میرے سامنے سے ہٹا لے کیونکہ میں اسے کیسے رکھ سکتا ہوں جس نے دوستوں کو قتل کیا ہو؟ حالانکہ اسلام گزشتہ باتوں کو محو کر دیتا ہے۔ لیکن رسول خدا کس طرح دیکھ سکتے ہیں اسے۔ جس نے حسینؑ کو ذبح کیا اور جس نے آپ کے قتل کا

ہیں۔ یہ خواب عمار بن ابی عمار نے دیکھا تھا۔

نوحہ جنات

زہری نے ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ میں نے جن کا نوحہ نہیں سنا تھا مگر اس رات جس میں حسینؑ شہید ہوئے تھے۔ میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سنا۔

الایاعین فا ختلفی بجهد　　ومن یبکی علی الشهداء بعدی

علی وهط تقودهم المنایا　　الی متبحر فی ثوب عبد!

اے آنکھ پوری کوشش سے گریہ کر کیونکہ میرے علاوہ ان شہداء پر کون روئے گا۔ اس قوم پر گریہ کر جنھیں موت ایک جابر حاکم کی طرف کھینچ لے گئی جس نے غلام کا لباس پہنا ہوا ہے۔

ام سلمہ کہتی ہیں مجھے معلوم ہو گیا کہ بیشک حسینؑ شہید ہو گئے اور شعبی کہتا ہے کہ اہل کوفہ نے ایک کہنے والے کو رات کے وقت کہتے سنا:

ابکی قتیلا بکربلا　　مضرج الجسم با لاماء

میں کربلا میں شہید ہونے والے پر روتا ہوں جس کا جسم خون سے لت پت ہے۔

ابکی قتیلا الطغاة ظلما　　بغیر جرم سوی الوفاء

میں اس پر روتا ہوں جسے سرکش لوگوں نے ظلماً شہید کیا ہے جس کا جرم سوائے وفائے عہد کے کچھ نہ تھا۔

ابکی قتیلا بکی علیه　　من ساکن الارض والسماء

میں اس پر روتا ہوں جس پر آسمان وزمین کے رہنے والوں نے گریہ کیا ہے۔

هتک اهلوه واستحلوا　　ماحرم اللّٰه فی الاماء

اس کے ناموس کی بے حرمتی کی گئی اور ان سے وہ سلوک کیا جو کنیزوں سے بھی جائز نہیں۔

جلد دوم

مُسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (مترجم)

حدیث نمبر: ۱۸۳۸ تا حدیث نمبر: ۴۴۴۷

مؤلف: حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال

مکتبہ رحمانیہ

فون: 042-37224228-37355743

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ يَلْتَقِطُهُ أَوْ يَتَتَبَّعُ فِيهَا شَيْئًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا قَالَ دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ لَمْ أَزَلْ أَتَتَبَّعُهُ مُنْذُ الْيَوْمَ قَالَ عَمَّارٌ فَحَفِظْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ فَوَجَدْنَاهُ قُتِلَ ذَلِكَ الْيَوْمَ [انظر: ٢٥٥٣].

(۲۱۶۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نصف النہار کے وقت خواب میں نبی علیہ السلام کی زیارت کا شرف حاصل کیا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال بکھرے ہوئے اور جسم پر گرد وغبار تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بوتل تھی جس میں وہ کچھ تلاش کر رہے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے، میں صبح سے اس کی تلاش میں لگا ہوا ہوں، راوی حدیث عمار کہتے ہیں کہ ہم نے وہ تاریخ اپنے ذہن میں محفوظ کر لی، بعد میں پتہ چلا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اسی تاریخ اور اسی دن شہید ہوئے تھے (جس دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا تھا)

(۲۱۶۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عِمْرَانَ أَبِي الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ قُرَيْشٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ أَنْ يَجْعَلَ لَنَا الصَّفَا ذَهَبًا وَنُؤْمِنُ بِكَ قَالَ وَتَفْعَلُونَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدَعَا فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنْ شِئْتَ أَصْبَحَ لَهُمُ الصَّفَا ذَهَبًا فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ مِنْهُمْ عَذَّبْتُهُ عَذَابًا لَا أُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَإِنْ شِئْتَ فَتَحْتُ لَهُمْ بَابَ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ قَالَ بَلْ بَابُ التَّوْبَةِ وَالرَّحْمَةِ [انظر: ٣٢٢٣].

(۲۱۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قریش نے نبی علیہ السلام سے یہ مطالبہ کیا کہ اپنے رب سے دعاء کیجئے کہ وہ صفا پہاڑی کو ہمارے لیے سونے کا بنا دے، ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے، نبی علیہ السلام نے فرمایا کیا واقعی تم ایمان لے آؤ گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! نبی علیہ السلام نے دعاء فرما دی، حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو ان کے لئے صفا پہاڑی کو سونے کا بنا دیا جائے گا، لیکن اس کے بعد اگر ان میں سے کسی نے کفر کیا تو پھر میں اسے ایسی سزا دوں گا کہ دنیا جہان والوں میں سے کسی کو نہ دی ہوگی، اور اگر آپ چاہتے ہیں تو میں ان کے لئے توبہ اور رحمت کا دروازہ کھول دیتا ہوں؟ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ توبہ اور رحمت کا دروازہ ہی کھول دیا جائے۔

(۲۱۶۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ [صححه البخاري (٤٦٣٠)، ومسلم (٢٣٧٧)]. [انظر: ٢٢٩٨، ٣١٧٩، ٣١٨٠، ٣٢٥٢].

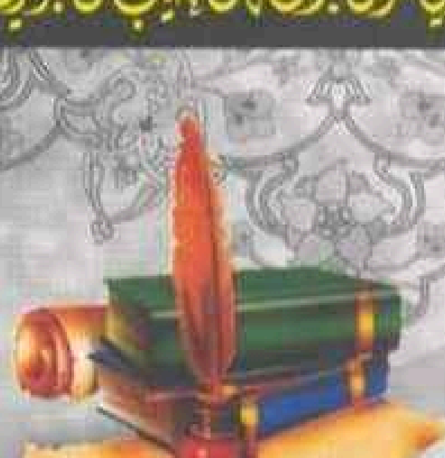
(۲۱۶۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ یوں کہے کہ میں حضرت یونس علیہ السلام ابن متی سے بہتر ہوں اور اپنے باپ کی طرف نسبت کرے۔

جلد نمبر-3

مشکوٰۃ المصابیح

مع الإكمال في أسماء الرجال

تالیف: امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ



ترجمہ
ابو انس محمد سرور گوہر

نظر ثانی
شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار الحماد

تحقیق و تخریج
حافظ زبیر علی زئی

مکتبہ اسلامیہ

فَقُلْتُ: يَانَبِيَّ اللّٰهِ! بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ، مَالَكَ؟ قَالَ: ((أَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا، فَقُلْتُ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَآءَ)). ❶

۶۱۸۰: ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، اللہ کے رسول! میں نے رات ایک عجیب سا خواب دیکھا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: وہ بہت شدید ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ کیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: میں نے دیکھا کہ گویا گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جو آپ کے جسم اطہر سے کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم نے خیر دیکھی ہے، ان شاء اللہ فاطمہ بچے کو جنم دیں گی اور وہ تمہاری گود میں ہوگا۔'' فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حسین رضی اللہ عنہ کو جنم دیا اور وہ میری گود میں تھا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو میں نے حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ پھر میں کسی اور طرف متوجہ ہوگئی، اچانک دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، وہ بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی! میرے والدین آپ پر قربان ہوں! آپ کو کیا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت عنقریب میرے اس بیٹے کو شہید کر دے گی۔ میں نے کہا: اس (بچے) کو؟ انہوں نے کہا: ہاں! اور انہوں نے مجھے اس (جگہ) کی سرخ مٹی لا کر دی۔''

۶۱۸۱: وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ ذَاتَ يَوْمٍ بِنِصْفِ النَّهَارِ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ بِيَدِهِ قَارُوْرَةٌ فِيْهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ، مَا هٰذَا؟ قَالَ: ((هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ وَلَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ)). فَأَحْصِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتَ فَأَجِدُ قُتِلَ ذٰلِكَ الْوَقْتَ. رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ. وَأَحْمَدُ الْأَخِيْرَ. ❷

۶۱۸۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے ایک روز نصف النہار کے وقت نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے بال پراگندہ ہیں اور جسم اطہر غبار آلود ہے، آپ کے ہاتھ میں خون کی بوتل ہے، میں نے عرض کیا، میرے والدین آپ پر قربان ہوں، یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے، میں آج صبح سے اسے اکٹھا کر رہا ہوں۔'' میں نے اس وقت کو یاد رکھا اور بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اسی وقت انہیں شہید کیا گیا تھا۔ دونوں احادیث کو بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا ہے اور آخری حدیث کو امام احمد نے بھی روایت کیا ہے۔

۶۱۸۲: وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ، وَأَحِبُّوْنِيْ لِحُبِّ اللّٰهِ، وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِيْ لِحُبِّيْ)). رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❸

---

❶ إسناده ضعيف، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٦٩) وصححه الحاكم على شرط الشيخين (٣/ ١٧٦۔ ١٧٧، ١٧٩) فقال الذهبي: "قلت: بل منقطع ضعيف فإن شداداً لم يدرك أم الفضل و محمد بن مصعب: ضعيف"۔

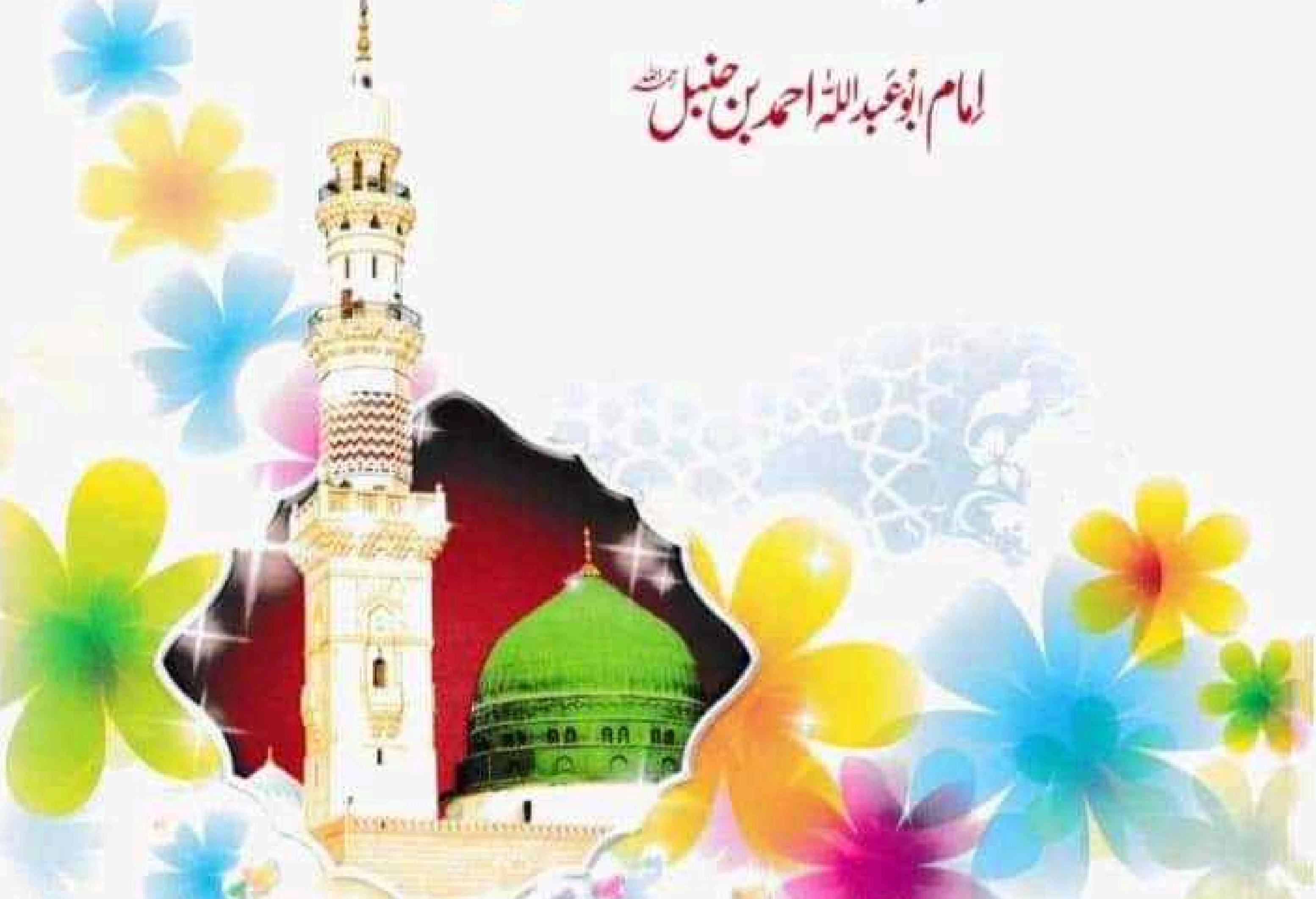
❷ إسناده حسن، رواه البيهقي في دلائل النبوة (٦/ ٤٧١) و أحمد (١/ ٢٤٢ ح ٢١٦٥)۔

❸ إسناده حسن، رواه الترمذي (٣٧٨٩ وقال: حسن غريب)۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی شہرۂ آفاق کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم کا اردو ترجمہ

فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم

امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ



ترجمہ، نوید احمد بشار تحقیق وتخریج، شیخ وصی اللہ بن محمد عباس

نظرثانی، ابو صالح سلیمان نورستانی فاضل مدینہ یونیورسٹی

يقول حسن وحسين خير مني ولقد علما أنه كان يستخليني دونهما وأنا صاحب البغلة الشهباء

۱۳۷۹۔ منذر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن حنفیہ رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما مجھ سے بہتر ہیں باوجود اس کے کہ ان دونوں کو پتا ہے کہ وہ (علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) ان دونوں کے علاوہ مجھ سے تنہائی میں مشورہ کرتے اور سفید چونغہ کا صاحب میں تھا۔ ❶

[1380] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبدالرحمن نا حماد بن سلمة عن عمار هو بن أبي عمار عن ابن عباس قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام بنصف النهار أشعث أغبر معه قارورة فيها دم يلتقطه أو يتتبع فيها شيئا قلت يا رسول الله ما هذا قال دم الحسين وأصحابه لم أزل أتتبعه منذ اليوم قال عمار فحفظنا ذلك فوجدناه قتل ذلك اليوم عليه السلام

۱۳۸۰۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دن کے وقت پراگندہ بالوں میں ایک بوتل اُٹھائے ہوئے تھے اس میں خون تھا یا اس کی مثل کوئی دوسری چیز تھی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے تو میں نے ہمیشہ اس وقت سے اس دن کو یاد رکھا۔ عمار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پھر ہم نے بھی (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بتائے ہوئے) اس دن کو یاد رکھا یہاں تک کہ ہم کو معلوم ہوگیا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اسی دن شہید کیا گیا تھا۔ ❷

[1381] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان نا حماد قال أنا عمار بن أبي عمار عن بن عباس قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فيما يرى النائم بنصف النهار قائل أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم فقال بأبي أنت وأمي يا رسول ما هذا قال دم الحسين وأصحابه فلم أزل ألتقطه منذ اليوم فأحصينا ذلك اليوم فوجدوه قتل في ذلك اليوم عليه السلام

۱۳۸۱۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دن کے وقت پراگندہ بالوں میں ایک بوتل اُٹھائے ہوئے تھے اس میں خون تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے تو میں ہمیشہ اس وقت سے آج تک اس دن کی تلاش میں رہا۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ پھر ہم نے بھی (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بتائے ہوئے) اس دن کو آج تک یاد رکھا یہاں تک کہ ہم کو معلوم ہوگیا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اسی دن شہید کیا گیا تھا۔ ❸

[1382] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا الأسود بن عامر نا أبو إسرائيل عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني تارك فيكم الثقلين أحدهما أكبر من الآخر كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الأرض وعترتي أهل بيتي وإنهما لن يفترقا حتى يردا علي الحوض

۱۳۸۲۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، دونوں میں ایک دوسری سے بڑی ہے، کتاب اللہ جو کہ اللہ کی آسمان سے زمین پر پھیلی ہوئی رسی ہے دوسرے میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں چیزیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں، یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر میں مجھے ملیں گے۔ ❹

---

❶ تحقیق: اسنادہ حسن: ذکرہ الذہبی فی سیر اعلام النبلاء: 4/115

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/157

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/157

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ ضعیفان عطیہ العوفی وابو اسرائیل: تخریج: مسند الامام احمد: 3/14؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 3/62

يقول حسن وحسين خير مني ولقد علما أنه كان يستخليني دونهما وأنا صاحب البغلة الشهباء

۱۳۷۹۔ منذر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن حنفیہ رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما مجھ سے بہتر ہیں باوجود اس کے کہ ان دونوں کو پتا ہے کہ وہ (علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) ان دونوں کے علاوہ مجھ سے تنہائی میں مشورہ کرتے اور سفید چونغہ کا صاحب میں تھا۔ ❶

[1380] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا عبدالرحمن نا حماد بن سلمة عن عمار هو بن أبي عمار عن ابن عباس قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام بنصف النهار أشعث أغبر معه قارورة فيها دم يلتقطه أو يتتبع فيها شيئا قلت يا رسول الله ما هذا قال دم الحسين وأصحابه لم أزل أتتبعه منذ اليوم قال عمار فحفظنا ذلك فوجدناه قتل ذلك اليوم عليه السلام

۱۳۸۰۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دن کے وقت پراگندہ بالوں میں ایک بوتل اُٹھائے ہوئے تھے اس میں خون تھا یا اس کی مثل کوئی دوسری چیز تھی میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے تو میں نے ہمیشہ اس وقت سے اس دن کو یاد رکھا۔ عمار رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ پھر ہم نے بھی (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بتائے ہوئے) اس دن کو یاد رکھا یہاں تک کہ ہم کو معلوم ہوگیا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اسی دن شہید کیا گیا تھا۔ ❷

[1381] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا عفان نا حماد قال أنا عمار بن أبي عمار عن بن عباس قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم فيما يرى النائم بنصف النهار قائل أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم فقال بأبي أنت وأمي يا رسول ما هذا قال دم الحسين وأصحابه فلم أزل ألتقطه منذ اليوم فأحصينا ذلك اليوم فوجدوه قتل في ذلك اليوم عليه السلام

۱۳۸۱۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دن کے وقت پراگندہ بالوں میں ایک بوتل اُٹھائے ہوئے تھے اس میں خون تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے تو میں ہمیشہ اس وقت سے آج تک اس دن کی تلاش میں رہا۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ پھر ہم نے بھی (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بتائے ہوئے) اس دن کو آج تک یاد رکھا یہاں تک کہ ہم کو معلوم ہوگیا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اسی دن شہید کیا گیا تھا۔ ❸

[1382] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا الأسود بن عامر نا أبو إسرائيل عن عطية عن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إني تارك فيكم الثقلين أحدهما أكبر من الآخر كتاب الله حبل ممدود من السماء إلى الأرض وعترتي أهل بيتي وإنهما لن يفترقا حتى يردا علي الحوض

۱۳۸۲۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، دونوں میں ایک دوسری سے بڑی ہے، کتاب اللہ جو کہ اللہ کی آسمان سے زمین پر پھیلی ہوئی رسی ہے دوسرے میرے اہل بیت ہیں یہ دونوں چیزیں آپس میں جڑی ہوئی ہیں، یہاں تک کہ یہ دونوں حوض کوثر میں مجھے ملیں گے۔ ❹

❶ تحقیق: اسنادہ حسن: ذکرہ الذہبی فی سیر اعلام النبلاء: 4/115

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/157

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/157

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف فیہ ضعیفان عطیہ العوفی وابو اسرائیل: تخریج: مسند الامام احمد: 3/14؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 3/62

[1387] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا أبو الوليد وسليمان قالا نا شعبة عن عمرو قال سمعت عبد الله بن الحارث يحدث عن زهير بن الأقمر قال بينما الحسن بن علي يخطب إذ قام رجل فقال إني رأيت النبي صلى الله عليه وسلم واضعه في حبوته وهو يقول من أحبني فليحبه فليبلغ الشاهد الغائب ولولا عزمة رسول الله صلى الله عليه وسلم لما حدثت

۱۳۸۷۔ زہیر بن اقمر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما ہمارے درمیان خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے ان کو اپنی گود میں اٹھا رکھا تھا اس وقت آپ ﷺ فرما رہے تھے: جو مجھ سے محبت کرتا ہے، اسے چاہیے کہ حسن سے بھی محبت کرے، خبردار یہ بات حاضر آدمی غیر حاضر کو پہنچا دے، اگر رسول اللہ ﷺ نے (اس حدیث کو آگے پہنچانا ہم پر) لازم نہ کیا ہوتا تو میں کبھی بیان نہ کرتا۔ ①

[1388] حدثنا إبراهيم بن عبد الله قال نا حجاج قال أنا شعبة قال أنا عدي بن ثابت قال سمعت البراء يعني بن عازب قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم والحسن على عاتقه وهو يقول اللهم إني أحبه فأحبه

۱۳۸۸۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ ②

[1389] حدثنا إبراهيم بن عبد الله البصري نا حجاج نا حماد قثنا عمار بن أبي عمار عن بن عباس قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يرى النائم بنصف النهار أغبر أشعث بيده قارورة فيها دم فقلت بأبي وأمي يا رسول الله ما هذا قال هذا دم الحسين وأصحابه لم أزل منذ اليوم التقطه فأحصى ذلك اليوم فوجدوه قتل يومئذ

۱۳۸۹۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ دن کے وقت پراگندہ بالوں میں ایک بوتل اُٹھائے ہوئے تھے اس میں خون تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے تو میں نے ہمیشہ اس وقت سے آج تک اس دن کو یاد رکھا یہاں تک کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اسی دن شہید کیا گیا تھا۔ ③

[1390] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا حجاج وأبو عمر قالا نا مهدي بن ميمون قال أخبرني محمد بن عبد الله بن أبي يعقوب عن بن أبي نعم قال كنت عند بن عمر فسأله رجل عن دم البعوض فقال ممن أنت قال من أهل العراق قال انظروا إلى هذا يسألني عن دم البعوض وقد قتلوا ابن رسول الله وقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم هما ريحانتي من الدنيا رضي الله تعالى عنهما

۱۳۹۰۔ ابن ابونعم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مچھر کے بارے میں پوچھا کہ اگر محرم انسان اس کو قتل کر دے تو کیا سزا ہے؟ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو کہاں سے ہے اس نے کہا: میں اہل عراق سے ہوں تو انہوں نے فرمایا: دیکھو اس عراقی کو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کو شہید کر ڈالا اور یہ اب مجھ سے مچھر کے بارے میں پوچھ رہا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔ ④

① تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: التاریخ الکبیر للبخاری: 428/1/2؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 176/3

② تحقیق: اسنادہ صحیح: تقدم تخریجہ فی رقم: 1353

③ تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 116/3

④ تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: صحیح البخاری: 95/7؛ سنن الترمذی: 657/5

میں آ جاؤ۔ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں بھی داخل ہو گئی۔ اس کے بعد کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے چچا زاد، ان کے بچوں اور اپنی صاحب زادی سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بارے میں دُعا ختم ہوئی۔ ❶

[1393] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا حجاج نا حماد عن علي بن زيد أن فتية من قريش خطبوا بنت سهيل بن عمرو وخطبها الحسن بن علي فشاورت أبا هريرة وكان لنا صديقا فقال أبو هريرة رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل فاه فإن استطعت أن تقبلي مقبل رسول الله فافعلي فتزوجته

۱۳۹۳۔ علی بن زید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ کچھ قریشی نوجوانوں نے سہیل بن عمرو کی بیٹی کے لیے پیغامِ نکاح بھیجا اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے بھی انہی کے لیے پیغام نکاح بھیجا تو انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا جو ان کے دوست تھے تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سہیل بن عمرو کی بیٹی سے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے منہ کو بوسہ دے رہے تھے۔ اگر تم استطاعت رکھتی ہو اور وہاں بوسہ دینا پسند کرتی ہو جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتے تھے تو ان سے (شادی) کرلو۔ (سہیل بن عمرو کی بیٹی کہتی ہیں) تو پھر میں نے ان سے شادی کر لی۔ ❷

[1394] حدثنا عباس بن إبراهيم القراطيسي نا خلاد بن أسلم نا النضر بن شميل نا هشام بن حسان عن حفصة هي بنت سيرين قالت حدثني أنس بن مالك قالت كنت عند ابن زياد فجيء برأس الحسين عليه السلام فجعل يقول بقضيبه في أنفه ويقول ما رأيت مثل هذا حسنا قلت أما أنه كان أشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم

۱۳۹۴۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا تو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ ان کے ناک پر چھڑی مار رہا تھا اور کہہ رہا تھا میں نے ان سے بڑھ کے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا، میں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ ہم شکل تھے۔ ❸

[1395] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا سليمن بن حرب نا حماد بن زيد عن هشام عن محمد عن أنس قال شهدت بن زياد حيث أتي برأس الحسين رضى الله تعالى عنه فجعل ينكت بقضيب في يده فقلت أما أنه كان أشبههما بالنبي صلى الله عليه وسلم

۱۳۹۵۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس تھا اتنے میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ (ان کو دیکھ کر) ہاتھ میں چھڑی لیے کچھ سوچنے لگا، میں نے کہا: کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ ہم شکل نہیں تھے۔ ❹

[1396] حدثنا إبراهيم نا سليمان بن حرب عن حماد عن عمار بن أبي عمار أن بن عباس رأى النبي صلى الله عليه وسلم في منامه يوما بنصف النهار وهو أشعث أغبر في يده قارورة فيها دم فقلت يا رسول الله ما هذا الدم فقال دم الحسين لم أزل ألتقطه منذ اليوم فأحصى ذلك اليوم فوجدوه قتل في ذلك اليوم

۱۳۹۶۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ دن کے وقت

❶ تحقیق: اسنادہ حسن: تقدم تخریجہ فی رقم: 1170

❷ تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 157/3

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 135/3

❹ تحقیق: اسنادہ صحیح: تخریج: صحیح البخاری: 94/7؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 135/3

پراگندہ بالوں میں ایک بوتل اُٹھائے ہوئے تھے اس میں خون تھا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ یہ خون کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حسین کا خون ہے تو میں نے ہمیشہ اس وقت سے آج تک اس دن کو یاد رکھا یہاں تک کہ مجھے معلوم ہوگیا کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو اسی دن شہید کیا گیا تھا۔ ❶

[1397] حدثنا إبراهيم نا سليمان بن حرب نا حماد بن سلمة عن علي بن زيد عن أنس بن مالك قال لما أوتي برأس الحسين يعني إلى عبيد الله بن زياد قال فجعل ينكت بقضيب في يده يقول إن كان لحسن الثغر فقلت والله لأسوءنك لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل موضع قضيبك من فيه

۱۳۹۷۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبیداللہ بن زیاد کے پاس سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا تو اس کے ہاتھ میں چھڑی تھی جس سے وہ انہیں کریدتے ہوئے کہنے لگا: اس کے دانت بہت خوبصورت ہیں، میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں تیرے ساتھ برا پیش آؤں گا، بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ اسی جگہ پر بوسہ دے رہے تھے جہاں تو نے چھڑی رکھی ہے۔ ❷

[1398] حدثنا إبراهيم نا سليمان بن حرب نا شعبة عن عدي بن ثابت قال سمعت البراء قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم والحسن أو الحسين شك أبو مسلم على عاتقه وهو يقول اللهم إني أحبه فأحبه

۱۳۹۸۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ یا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ، (یہاں ابو مسلم راوی کو شک ہوا ہے) کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے: اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ ❸

[1399] حدثنا إبراهيم نا عمرو بن مرزوق قال أنا شعبة عن عدي بن ثابت عن البراء بن عازب قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حامل الحسن أو الحسين على عاتقه وهو يقول اللهم إني أحبه فأحبه

۱۳۹۹۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ یا سیدنا حسین رضی اللہ عنہ، (یہاں ابو مسلم راوی کو شک ہوا ہے) کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ ❹

[1400] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا إبراهيم بن بشار الرمادي نا سفيان عن أبي موسى عن الحسن عن أبي بكرة قالت رأيت النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر والحسن بن علي إلى جنبه وهو ينظر إلى الناس نظرة وإليه نظرة ويقول إن ابني هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين

۱۴۰۰۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پہلو میں تھے، رسول اللہ ﷺ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے، کبھی سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی طرف اور فرماتے:

❶ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1381,1389

❷ تحقیق: اسنادہ حسن لغیرہ ولمتابعۃ حفصۃ؛ تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 134/3

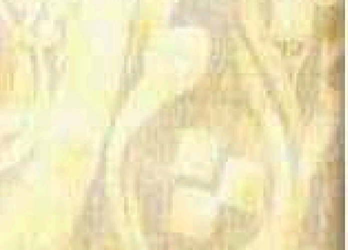
❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1353

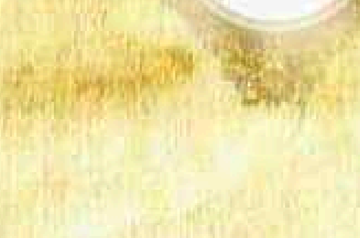
❹ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تقدم تخریجہ فی رقم: 1353

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الکبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج

المعجم الکبیر

جلد دوم



تالیف: الامام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی
المتوفی ٣٦٠ھ

مترجم: غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی
مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور

پروگریسو بکس

عَلَيْكَ اَحَدٌ، وَاِنَّ ابْنَكَ جَاءَ، فَذَهَبْتُ اَتَنَاوَلُهُ فَسَبَقَنِي، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ تَطَلَّعْتُ مِنَ الْبَابِ، فَوَجَدْتُكَ تُقَلِّبُ بِكَفَّيْكَ شَيْئًا وَدُمُوعُكَ تَسِيلُ، وَالصَّبِيُّ عَلَى بَطْنِكَ . قَالَ: نَعَمْ، اَتَانِي جِبْرِيلُ، فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اُمَّتِي يَقْتُلُونَهُ، وَاَتَانِي بِالتُّرْبَةِ الَّتِي يُقْتَلُ عَلَيْهَا، فَهِيَ الَّتِي اُقَلِّبُ بِكَفَّيَّ

میں کسی شی کو پلٹ رہے ہیں اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور امام حسین آپ کے پیٹ پر ہیں۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں! میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے بتایا کہ میری اُمت اسے قتل کرے گی اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لائے جس جگہ شہید کیا جائے گا‘ میں اس مٹی کو اپنے ہاتھوں پر پلٹ رہا ہوں۔

2752 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ، ثنا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، ثنا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ خَاثِرُ النَّفْسِ، وَفِي يَدِهِ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ يُقَلِّبُهَا، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ التُّرْبَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: اَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ هٰذَا يُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ - لِلْحُسَيْنِ - فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَرِنِي تُرْبَةَ الْاَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا، فَهٰذِهِ تُرْبَتُهَا

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن لیٹے ہوئے تھے‘ آپ اُٹھے تو پریشان تھے‘ آپ کے دست مبارک میں سرخ مٹی تھی جسے آپ پلٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مٹی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ اس عراق کی سرزمین پر حسین کو شہید کیا جائے گا۔ میں نے کہا: اے جبریل! مجھے اس جگہ کی مٹی دکھاؤ جس جگہ انہیں شہید کیا جائے گا‘ تو یہ وہ مٹی ہے۔

2753 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَاَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: ثنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے دوپہر کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا‘ آپ کے سرمبارک کے بال مبارک بکھرے

الحسين بن علي بن ابي طالب يكنى ابا عبد الله

2752- أخرجه الحاكم في مستدركه جلد4صفحه440 .

2753- أخرجه نحوه الحاكم في مستدركه جلد 4صفحه439 رقم الحديث: 8201' وأحمد في مسنده جلد1صفحه242 رقم الحديث: 2165' جلد 1صفحه283 رقم الحديث: 2553 كلاهما عن حماد بن سلمة عن عامر بن أبي عمار عن ابن عباس به' وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد جلد9صفحه194 عن ابن عباس .

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا هَذَا؟ فَقَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ، لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ . فَأُحْصِيَ ذَلِكَ الْيَوْمُ، فَوُجِدَ قَدْ قُتِلَ يَوْمَئِذٍ

ہوئے ہیں اور آپ کے دستِ مبارک میں بوتل ہے جس میں خون ہے۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں مسلسل آج کے دن اس کو اُٹھاتا رہا ہوں' میں نے آج کا دن شمار کیا ہے کہ آج کے دن آپ کو شہید کیا گیا۔

2754 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا سَعْدُ بْنُ وَهْبٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَزْرَةَ، عَنْ أَبِي جَبْرَةَ، قَالَ: صَحِبْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتَّى أَتَى الْكُوفَةَ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ بِذُرِّيَّةِ نَبِيِّكُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ؟ قَالُوا: إِذًا نُبْلِيَ اللّٰهَ فِيهِمْ بَلَاءً حَسَنًا . فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ، وَلَتَخْرُجُنَّ إِلَيْهِمْ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ . ثُمَّ أَقْبَلَ يَقُولُ:

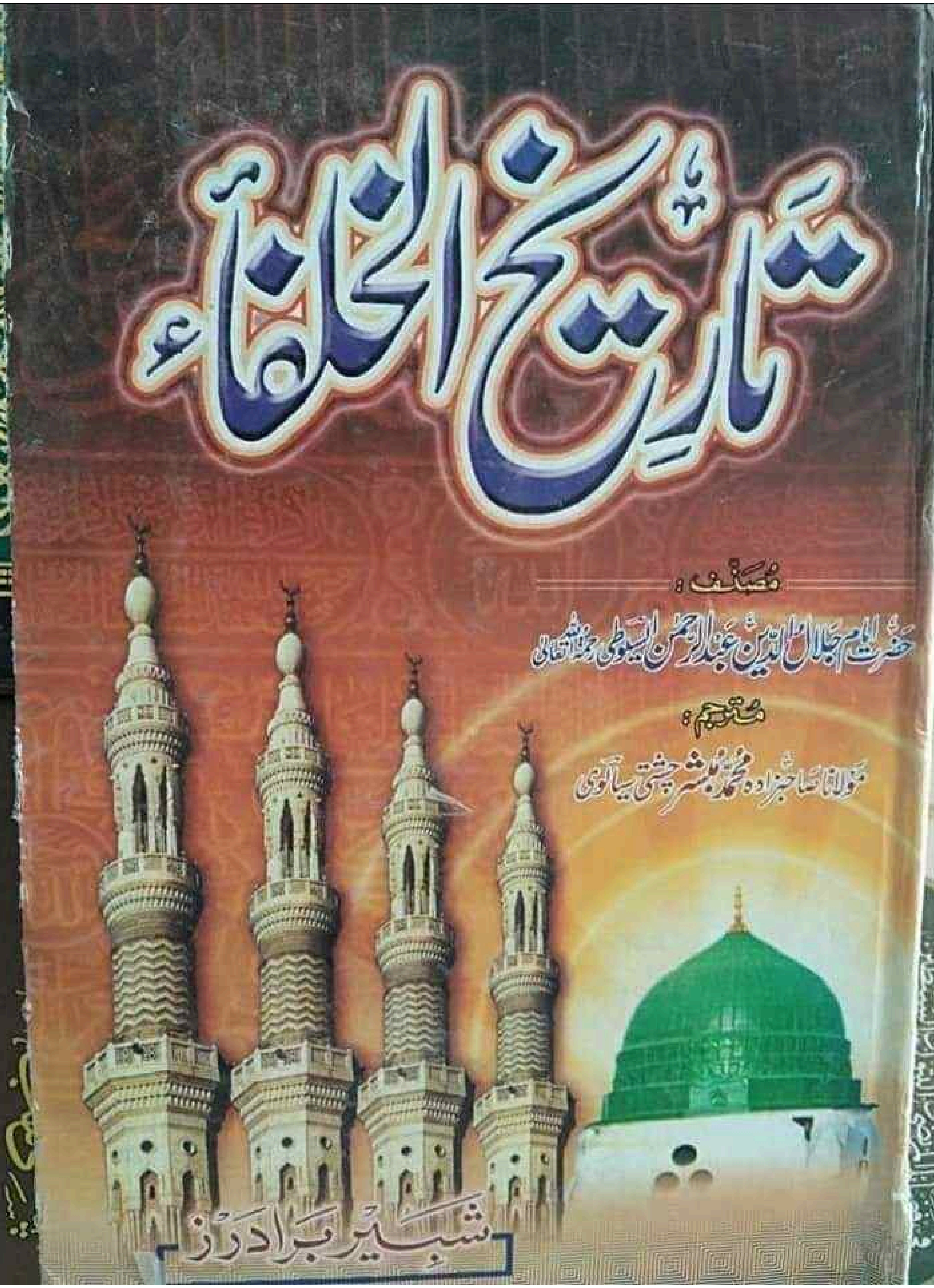
(البحر الطويل)

هُمْ أَوْرَدُوهُمْ بِالْغُرُورِ وَعَرَّدُوا... أَحَبُّوا نَجَاةً لَا نَجَاةَ وَلَا عُذْرَا

حضرت ابوجمرہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ میں آیا' حضرت علی منبر پر تشریف فرما ہوئے' اللہ کی حمد وثناء کی' پھر فرمایا: تم پر وہ کیا وقت ہوگا جب تمہارے درمیان تمہارے نبی کی اولاد ہو گی؟ اُنہوں نے کہا: ہمیں اللہ اس آزمائش میں مبتلا کرے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ تمہارے درمیان ضرور اُتریں گے' تم ان کی طرف ضرور نکلو گے' تم ضرور بضرور ان کو قتل کرو گے۔ پھر فرمایا: ان کو دھوکہ سے لایا جائے گا اور تم ان کے مقابلے سے پیچھے ہٹو گے' نجات کو پسند کرو گے' نہ نجات ہوگی' نہ کوئی عذر قبول ہوگا۔

2755 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، قَالَا: ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَيُقْتَلَنَّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت امام حسین کو ضرور شہید کیا جائے گا اور بے شک میں اُس زمین سے بھی واقف ہوں' دو دریاؤں کے قریب جس میں یہ شہید ہوں گے۔



تاریخ الخلفاء
مصنف:
حضرت امام جلال الدین عبدالرحمن السیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ
مترجم:
مولانا صاحبزادہ محمد مبشر چشتی سیالوی
شبیر برادرز

آنکھیں گئیں

ایک شخص نے حضرت امام حسین ؓ کے بارے کوئی کلمہ گستاخی کہا تو خدا کی قدرت کاملہ سے آسمان سے ستارے گرے۔ جن سے اس کی آنکھیں جاتی رہیں۔

منحوس محل

ثعالبی کہتے ہیں۔ کئی راویوں نے عبدالملک بن عمیر لیثی سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے اسی عمارت میں کوفہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کا سر ایک ڈھال پر رکھا ہوا عبیداللہ بن زیاد کے سامنے دیکھا۔ پھر اسی عمارت میں عبیداللہ بن زیاد کا سر ڈھال پر مختار بن ابی عبید کے سامنے دیکھا ہے اور پھر مختار کے سر کو مصعب بن زبیر کے سامنے دیکھا اور اسی طرح مصعب کے سر کو عبدالملک کے سامنے دیکھا۔ عبدالملک کو جب لوگوں نے یہ بات سنائی تو اس نے محل کو منحوس سمجھ کو چھوڑ دیا۔

خاک آلود ہے

ترمذی سلمیٰ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو دیکھا' آپ رو رہی ہیں۔ میں نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا میں نے خواب میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے کہ آپ کی ریش مبارک اور سر مبارک خاک آلودہ ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ کا یہ کیسا حال دیکھتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ میں بھی حضرت امام حسین ؓ کی شہادت کا واقعہ دیکھنے گیا تھا۔

بیہقی دلائل میں ابن عباس ؓ سے روایت کرتے ہیں۔ میں نے دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے بال منتشر اور خاک آلود ہیں اور ایک شیشہ ہاتھ میں ہے جس میں خون بھرا ہوا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ خون ہے جسے میں آج اکٹھا کرتا رہوں ہوا۔ ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس دن کو یاد رکھا اور بعد میں معلوم ہوا کہ حضرت امام حسین ؓ اسی روز شہید ہوئے تھے۔

---

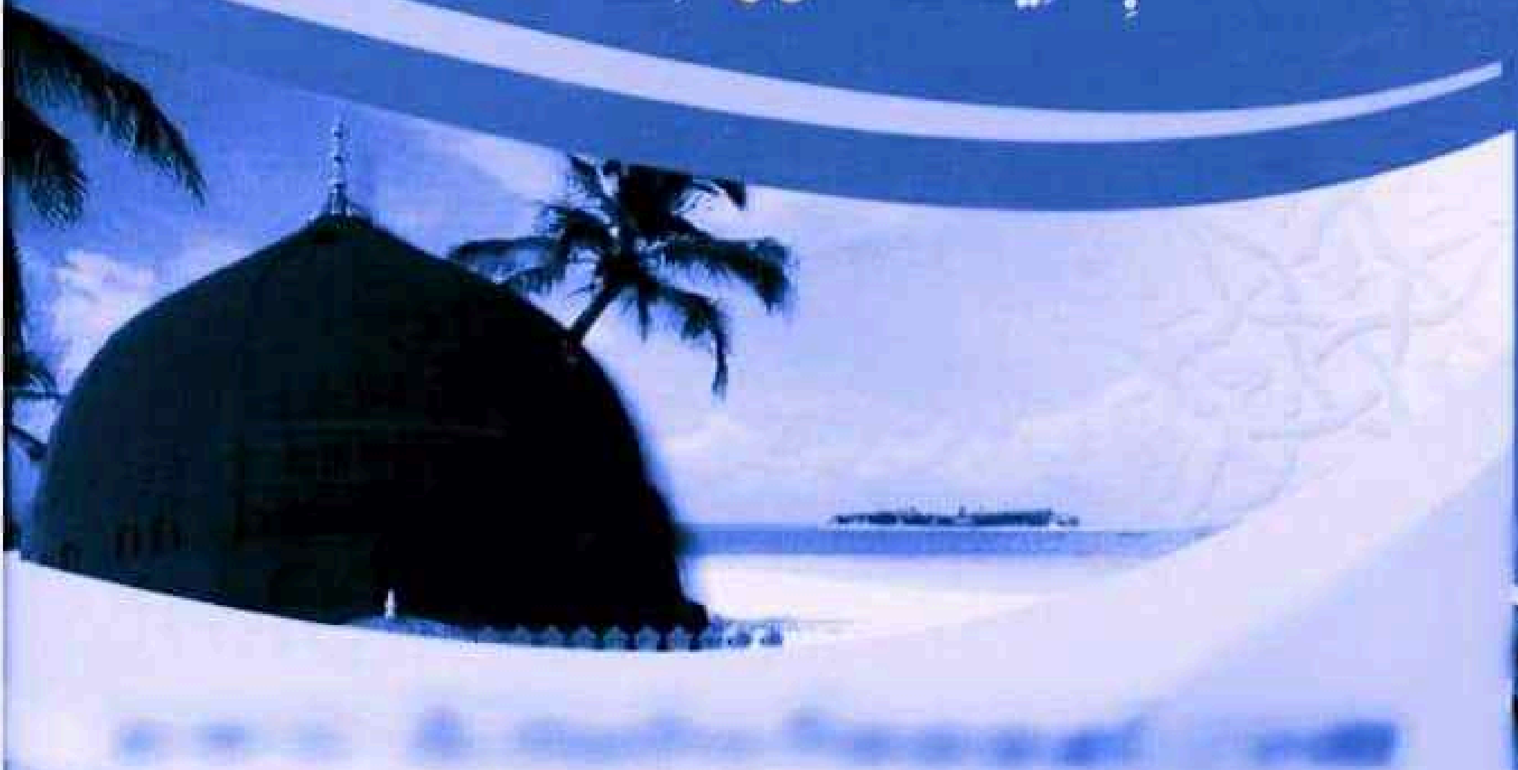
۱ سامان کمائی۔

دس عربی قلمی نسخوں کو سامنے رکھ کر طبع کیے جانے والے نسخہ کا مکمل اردو ترجمہ مع تخریج پہلی بار

اردو ترجمہ

دلائل النبوۃ

اور صاحب شریعت ﷺ کے احوال کی معرفت



تصنیف: امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی

ترجمہ: مولانا محمد اسماعیل الجاروی

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 2631861

ان کے ساتھ عراق والوں کے خطوط تھے اور دستاویزات تھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے منع کیا کہ آپ ان کے پاس نہ جائیں۔ انہوں نے بتایا کہ میرے پاس یہ ان کے خطوط ہیں اور ان لوگوں کے بیعت نامے ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار دیا تھا انہوں نے آخرت کو ترجیح دی تھی۔ دنیا کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ تم لوگ رسول اللہ ﷺ کے جسم کے ٹکڑے ہو، اللہ کی قسم تم میں سے کوئی ایک بھی اس کے ساتھ نہیں جڑ سکے گا کبھی بھی۔ اللہ نے اس دنیا کو تم لوگوں سے اسی لئے ہٹا دیا ہے۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ لہٰذا تم لوگ واپس لوٹ چلو۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ ان لوگوں کے خطوط میں بیعت ہیں اور بیعت نامے ہیں۔ کہتے ہیں ان کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے گلے لگا لیا اور کہا کہ میں تجھے اللہ کی امان میں دیتا ہوں مقتول ہونے سے۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی محمد مقری نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو سلیمان بن حرب نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو عمار بن ابو عمار نے یہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تھا ایک دن دو پہر کے وقت کہ ان کے بال بکھرے ہوئے ہیں، غبار آلود چہرہ ہے، ان کے ہاتھ میں ایک بوتل ہے اس میں خون ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ حسین کا اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں آج تک اس کو اٹھا تا رہا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اس وقت کو شمار کیا تو اسی وقت حضرت حسین اسی دن قتل ہوئے تھے۔ (مسند احمد ۱/۲۴۲، ۲۸۳، البدایہ والنہایہ ۸/۲۳۱)

(۷) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو مسلم بن ابراہیم نے، ان کو ام شوق عبدیہ نے، وہ کہتی ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے نضرہ ازدیہ نے، وہ کہتی ہیں جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ قتل کئے گئے تو آسمان سے خون کی بارش ہوئی میں اور ہر شئی خون سے بھری ہو گئی۔

(۸) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو سلیمان بن حرب نے، ان کو حماد بن زید نے معمر سے۔ کہتے ہیں کہ پہلی بات جو پہچانی گئی زہری کی کہ انہوں نے کلام کیا تھا ولید بن عبدالملک کی مجلس میں۔ ولید نے پوچھا تھا تم میں سے کون جانتا ہے جس دن حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ قتل کئے گئے۔ اس نے بتایا بیت المقدس کے پتھروں نے کیا کہا تھا؟ زہری نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ جو بھی پتھر اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے سے تازہ تازہ خون پایا جاتا تھا۔

(۹) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو اسماعیل بن خلیل نے، ان کو علی بن مسہر نے۔ وہ کہتے ہیں مجھے خبر دی میری دادی نے، وہ کہتی ہیں میں امام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کے وقت نوجوان لڑکی تھی اس وقت آسمان خون کی صورت میں ہو گیا تھا۔

(۱۰) ہمیں خبر دی ابوالحسین نے، ان کو خبر دی عبداللہ نے، ان کو یعقوب نے، ان کو ابوبکر حمیدی نے، ان کو سفیان نے، ان کو میری دادی نے، وہ کہتی ہیں میں نے ورس اور پیلے رنگ کو دیکھا کہ وہ راکھ بن چکا تھا اور میں نے گوشت کو دیکھا اس میں آگ تھی جس دن امام حسین رضی اللہ عنہ قتل ہوئے۔

(۱۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن نے، ان کو خبر دی عبداللہ نے، ان کو یعقوب نے، ان کو سلیمان بن حرب نے، ان کو حماد بن زید نے، ان کو حمید بن مرہ نے، وہ کہتے ہیں کہ لوگ لشکر حسینی میں ایک اونٹ پر پہنچے جس دن وہ قتل ہوئے تھے۔ انہوں نے اونٹ کو ذبح کیا اور اس کو پکایا تو وہ اندرائن کی طرح کڑوا ہو گیا۔ جس کو وہ حلق سے نیچے ذرہ بھر بھی نہ اتار سکے۔

یہ روایات مبالغہ آمیز ہیں جو روایت و درایت کے اصول کے خلاف ہیں۔ اہل علم نے اپنے اپنے مقام پر ان کو رد کر دیا ہے۔ مترجم

☆☆☆

الخصائص الکبریٰ

جلد دوم

مصنف

علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب و تدوین

مولانا عبدالاحد قادری



ممتاز اکیڈمی لاہور

حضرت اصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ امام حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کی جگہ آئے۔ آپ نے فرمایا: اس جگہ ان کے اونٹ باندھے جائیں گے، اس جگہ ان کا سامان رکھا جائے گا اور اس جگہ ان کا خون بہایا جائے گا۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت اس میدان میں قتل کی جائے گی اور ان پر زمین و آسمان روئیں گے۔

﴿ابونعیم﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی بھیجی کہ میں نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کے بدلے ستر ہزار کو قتل کرایا اور میں آپ کے نواسے کے قتل کے بدلے ستر ہزار اور ستر ہزار قتل کراؤں گا۔

﴿حاکم﴾

شہادت حسین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدمہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن دوپہر کے وقت خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے بال گرد آلود ہیں، اور آپ کے دست مبارک میں خون کی بوتل ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ آج میں شروع دن سے اس خون کو اس وقت تک جمع کرتا رہا ہوں تو میں نے اپنی خواب کے وقت کو یاد رکھا تو یہ وہی وقت تھا جس دن امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے۔

﴿احمد، بیہقی﴾

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سر مبارک اور آپ کی داڑھی شریف گرد آلود ہے۔ یہ حال دیکھ کر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ابھی ابھی مقتل حسین سے آ رہا ہوں۔

﴿حاکم، بیہقی﴾

شہادت حسین پر خون کی بارش:

حضرت بصرہ ازدیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: جب امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آسمان سے خون برسا، جب ہم نے صبح کی تو ہمارے خیمے، ہمارے مشکیزے اور ہماری ہر چیز خون سے بھری ہوئی تھی۔

﴿بیہقی، ابونعیم﴾

زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ جس دن امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، ہم اس دن بیت المقدس کے جس پتھر کو اٹھاتے اس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا۔

﴿بیہقی، ابونعیم﴾

حضرت ام حبان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا جس دن امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے، ہم پر تین راتیں اندھیری چھائی رہی اور ہم میں سے کسی نے اپنے زعفران کو ہاتھ نہ

المستدرك

على الصحيحين

(6)

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبير برادرز

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ نِصْفَ النَّهَارِ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَعَهُ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاَصْحَابِهِ، لَمْ اَزَلْ اَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ ". قَالَ: فَاُحْصِيَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ فَوَجَدُوهُ قُتِلَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8201 – على شرط مسلم

❖❖ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، دوپہر کا وقت ہے، آپ ﷺ کی زلف عنبریں غبار آلود ہے، آپ ﷺ کے پاس ایک شیشی ہے، اس میں خون ہے۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ اس میں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں سارا دن اس خواب کی وجہ سے بہت پریشان رہا، میں نے جب معلومات جمع کیں تو پتہ چلا کہ ایک دن قبل حضرت حسین اور ان کے ساتھیوں کو شہید کر دیا گیا ہے۔

Ⓣ Ⓓ یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اس کو نقل نہیں کیا۔

8202 – اَخْبَرَنَاهُ اَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ الْغِفَارِيُّ، ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، اَخْبَرَنِي هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ: اَخْبَرَتْنِي اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ لَيْلَةٍ لِلنَّوْمِ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ حَائِرٌ، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَرَقَدَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ حَائِرٌ، دُونَ مَا رَاَيْتُ بِهِ الْمَرَّةَ الْاُولٰى، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَاسْتَيْقَظَ وَفِي يَدِهِ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ يُقَبِّلُهَا، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ التُّرْبَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: " اَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَنَّ هٰذَا يُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ - لِلْحُسَيْنِ - فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ: اَرِنِي تُرْبَةَ الْاَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا فَهٰذِهِ تُرْبَتُهَا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

(التعليق – من تلخيص الذهبي) 8202 – مر هذا على شرط البخاري ومسلم

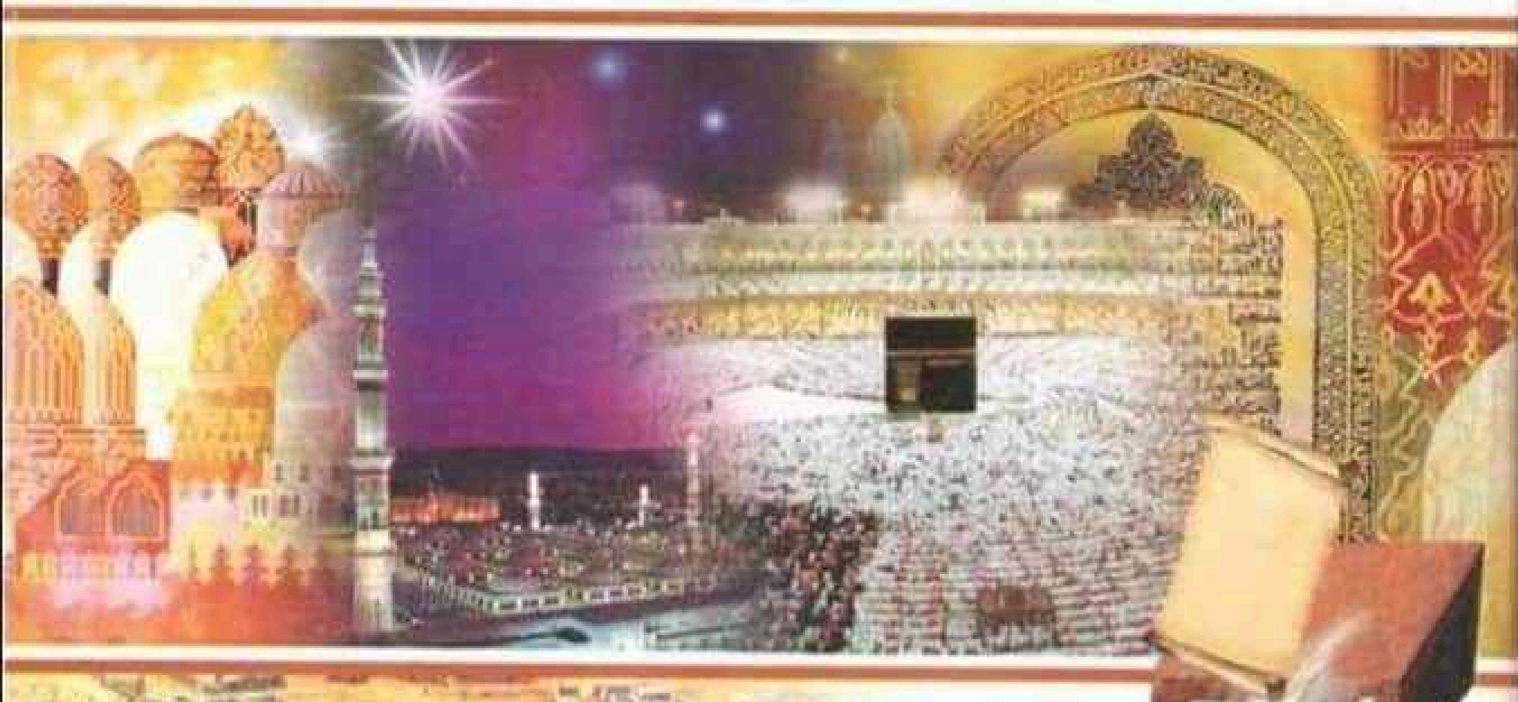
حديث: **8202**

مسند احمد بن حنبل - مسند الانصار' مسند النساء - حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' حديث: 25976' مسند اسحاق بن راهويه - ما يروى عن اهل الكوفة النسبي' حديث: 1701' مسند عبد بن حميد - حديث ام سلمة رضي الله عنها' حديث: 1537' المعجم الكبير للطبراني - باب الحاء، حسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنه' وما اسند الحسين بن علي رضي الله عنهما - الحسين بن علي بن ابي طالب رضي الله عنه' حديث: 2753' الآحاد والمثاني لابن ابي عاصم - ومن ذكر الحسين بن علي رضي الله عنهما' حديث: 404' مصنف ابن ابي شيبة - كتاب الفتن' من كره الخروج في الفتنة وتعوذ عنها - حديث: 36680

تاریخ ابنِ کثیر

البدایۃ والنہایۃ

حصہ ہفتم، ہشتم



علامہ حافظ ابو الفدا عماد الدین ابن کثیر دمشقی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

''کیا وہ امت جس نے حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے یوم حساب کو اس کے نانا کی شفاعت کی امید رکھتی ہے؟''۔

امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن اور عفان نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ ہم سے بیان کیا کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دوپہر کو خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پراگندہ مو غبار آلود حالت میں دیکھا اور آپ کے پاس ایک شیشی ہے جس میں خون ہے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ حسینؓ اور اس کے اصحاب کا خون ہے میں مسلسل اس روز سے اسے جمع کر رہا ہوں' عمار نے بیان کیا ہے کہ ہم نے اس روز کو شمار کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ آپ اسی روز قتل ہوئے ہیں' احمد اس کی روایت میں متفرد ہیں اور اس کا اسناد قوی ہے۔

اور ابن ابی الدنیا نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن محمد بن ہانی ابو عبدالرحمن نحوی نے ہم سے بیان کیا کہ مہدی بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا کہ علی بن زید بن جدعان نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا قسم بخدا حضرت حسین رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے ہیں' آپ کے اصحاب نے انہیں کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما کیوں؟ آپ نے فرمایا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ کے پاس خون کی ایک شیشی ہے اور آپ نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ میرے بعد میری امت نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے حسین کو قتل کر دیا ہے اور یہ اس کا اور اس کے اصحاب کا خون ہے' میں ان دونوں خونوں کو اللہ کے حضور پیش کروں گا۔

پس آپ نے جس روز یہ بات کہی آپ نے اس روز اور اس گھڑی کو لکھ لیا اور ابھی ۲۴ دن ہی گزرے تھے کہ مدینہ میں ان کے پاس خبر آئی کہ آپ اسی روز اور اسی گھڑی کو قتل ہوئے ہیں اور ترمذی نے عن ابی سعید الاشج عن ابی خالد الاحمر عن رزین عن سلمی روایت کی ہے آپ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہؓ کے پاس گئی تو وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا آپ کیوں روتی ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپ کے سر اور داڑھی پر مٹی پڑی ہوئی ہے میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا ہوا ہے آپ نے فرمایا میں نے ابھی حسینؓ کے قتل کو دیکھا ہے۔

اور محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ محمد بن عبداللہ انصاری نے ہمیں بتایا کہ قرۃ بن خالد نے ہمیں خبر دی کہ عامر بن عبدالواحد نے بحوالہ شہر بن حوشب مجھے بتایا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت ام سلمہؓ کے پاس تھا کہ ہم نے داد خواہ کی آواز سنی وہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس آ کر کہنے لگا' حسین رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے ہیں' حضرت ام سلمہؓ نے پوچھا انہوں نے یہ کام کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی قبروں یا گھروں کو آگ سے بھر دے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں اور ہم اٹھ آئے' امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن مہدی نے ہم سے بیان کیا کہ ابن مسلم نے بحوالہ عمار ہم سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ام سلمہؓ سے سنا آپ نے فرمایا میں نے جنات کو حضرت حسینؓ پر روتے سنا نیز میں نے جنات کو حضرت حسینؓ پر نوحہ کرتے سنا' اسے حسین بن ادریس عن ہاشم بن ہاشم عن امہ عن ام سلمہؓ روایت کیا ہے آپ فرماتی ہیں' میں نے جنات کو حضرت حسینؓ پر نوحہ کرتے سنا وہ کہہ رہے تھے۔

''اے حسین کو جہالت سے قتل کرنے والو! تمہیں عذاب و سزا کی بشارت ہو' تمام اہل آسمان' نبی' مرسل اور لوگ تمہارے خلاف بد دعا کر رہے ہیں' تم پر حضرت موسیٰ اور حضرت داؤد' صاحب انجیل علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی ہے''۔

''کیا وہ امت جس نے حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا ہے یوم حساب کو اس کے نانا کی شفاعت کی امید رکھتی ہے؟''۔

امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن اور عفان نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن سلمہ نے عمار بن ابی عمار سے بحوالہ حضرت ابن عباسؓ ہم سے بیان کیا کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دوپہر کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کو پراگندہ مو غبار آلود حالت میں دیکھا اور آپ کے پاس ایک شیشی ہے جس میں خون ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ حسینؓ اور اس کے اصحاب کا خون ہے میں مسلسل اس روز سے اسے جمع کر رہا ہوں عمار نے بیان کیا ہے کہ ہم نے اس روز کو شمار کیا تو ہمیں معلوم ہوا کہ آپ اسی روز قتل ہوئے ہیں احمد اس کی روایت میں متفرد ہیں اور اس کا اسناد قوی ہے۔

اور ابن ابی الدنیا نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن محمد بن ہانی ابو عبدالرحمن نحوی نے ہم سے بیان کیا کہ مہدی بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا کہ علی بن زید بن جدعان نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور فرمایا قسم بخدا حضرت حسین رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے ہیں آپ کے اصحاب نے انہیں کہا اے ابن عباس رضی اللہ عنہما کیوں؟ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کے پاس خون کی ایک شیشی ہے اور آپ نے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ میرے بعد میری امت نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے حسین کو قتل کر دیا ہے اور یہ اس کا اور اس کے اصحاب کا خون ہے میں ان دونوں خونوں کو اللہ کے حضور پیش کروں گا۔

پس آپ نے جس روز یہ بات کہی آپ نے اس روز اور اس گھڑی کو لکھ لیا اور ابھی ۲۴ دن ہی گزر رہے تھے کہ مدینہ میں ان کے پاس خبر آئی کہ آپ اسی روز اور اسی گھڑی کو قتل ہوئے ہیں اور ترمذی نے عن ابی سعید الاشج عن ابی خالد الاحمر عن رزین عن سلمی روایت کی ہے آپ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت ام سلمہؓ کے پاس گئی تو وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا آپ کیوں روتی ہیں؟ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے اور آپ کے سر اور داڑھی پر مٹی پڑی ہوئی ہے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کیا ہوا ہے آپ نے فرمایا میں نے ابھی حسینؓ کے قتل کو دیکھا ہے۔

اور محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ محمد بن عبداللہ انصاری نے ہمیں بتایا کہ قرۃ بن خالد نے ہمیں خبر دی کہ عامر بن عبدالواحد نے بحوالہ شہر بن حوشب مجھے بتایا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کی بیوی حضرت ام سلمہؓ کے پاس تھا کہ ہم نے داد خواہ کی آواز سنی وہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس آ کر کہنے لگا حسین رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے ہیں حضرت ام سلمہؓ نے پوچھا انہوں نے یہ کام کر دیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی قبروں یا گھروں کو آگ سے بھر دے اور بے ہوش ہو کر گر پڑیں اور ہم اٹھ آئے امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن مہدی نے ہم سے بیان کیا کہ ابن مسلم نے بحوالہ عمار ہم سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ام سلمہؓ سے سنا آپ نے فرمایا میں نے جنات کو حضرت حسینؓ پر روتے سنا نیز میں نے جنات کو حضرت حسینؓ پر نوحہ کرتے سنا اے حسین بن ادریس عن ہاشم بن ہاشم عن امہ عن ام سلمہؓ روایت کیا ہے آپ فرماتی ہیں میں نے جنات کو حضرت حسینؓ پر نوحہ کرتے سنا وہ کہہ رہے تھے۔

''اے حسین کو جہالت سے قتل کرنے والو! تمہیں عذاب وسزا کی بشارت ہو تمام اہل آسمان نبی مرسل اور لوگ تمہارے خلاف بددعا کر رہے ہیں تم پر حضرت داؤدؑ حضرت موسیٰؑ اور صاحب انجیل علیہ السلام کی زبان سے لعنت کی گئی ہے''۔

الاصابة في تمييز الصحابة

اُردو

تالیف: علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مولانا محمد عامر شہزاد علوی

مکتبہ رحمانیہ

لکھ بھیجی۔ تو جواباً اس نے کہا: جب تک وہ مجھ سے بیعت نہیں کر لیتے میں ان کی کوئی شرط ماننے کے لیے تیار نہیں۔ ادھر حضرت حسین اس کی بیعت کرنے سے باز رہے۔ جس کی بناء پر انہوں نے آپ سے جنگ کی اور آپ اپنے ساتھیوں سمیت شہید ہو گئے۔ جس میں آپ کے گھرانے کے سترہ نوجوان بھی شامل تھے۔ پہلے یہ لوگ فرداً فرداً شہید ہوئے۔ آخر میں آپ شہید ہوئے۔ آپ کا سر عبید اللہ کے پاس لایا گیا۔ تو اس نے آپ کا سر مبارک اور آپ کے باقیماندہ اہل خانہ کو یزید کی طرف روانہ کر دیا۔ زندہ رہ جانے والوں میں علی بن حسین تھے جو اس وقت بیمار تھے اور ان کی پھوپھی زینب تھیں۔ جب یزید کے پاس آئے تو اس نے اپنے اہل وعیال کے پاس پہنچا دیا پھر انہیں ساز و سامان کے ساتھ مدینہ بھجوا دیا۔

میں کہتا ہوں: سابقہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے شہادت حسین پر کئی ایک کتابیں لکھی ہیں جن میں سچ جھوٹ، صحیح غلط سب کچھ شامل ہے اور جو قصہ میں نے لکھا ہے اس میں ایسی چیزوں سے بچاؤ ہے۔ ابراہیم نخعی سے یہ صحیح قول ثابت ہے کہ اگر میں (نعوذ باللہ) قاتلین حسین میں شامل ہوتا اور پھر جنت بھی داخل ہو جاتا پھر مجھے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کی طرف دیکھنے سے شرم آتی (کس منہ سے آپ کا سامنا کرتا)۔

حماد بن سلمہ، عمار بن ابی عمار سے، بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: میں نے دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا، آپ کے بال بکھرے اور غبار آلود ہیں آپ کے ہاتھ میں خون کی ایک شیشی ہے، میں نے فوراً پوچھا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کے ہاتھ میں یہ کیا ہے؟ فرمایا: ''یہ حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے یہ میں اس دن سے جمع کر رہا ہوں''۔ ✿ تو یہ وہی دن تھا جس دن آپ شہید ہوئے۔ عمار، ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں: میں نے جنوں کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق نوحہ کرتے سنا ہے۔ زبیر بن بکار کا قول ہے: حضرت حسین رضی اللہ عنہ دس محرم اکسٹھ (۶۱ھ) میں شہید ہوئے یہی جمہور کا قول ہے اس کے علاوہ جس نے کوئی قول اختیار کیا ہے، تو اس کی اپنی رائے ہے۔

باب حاء جس کے بعد شین ہے

(۱۶۲۷) خشرج ✿ (بے نسبت)

بروزن جعفر آخر میں جیم ہے۔ بغوی وغیرہ نے ان کا صحابہ میں ذکر کیا ہے ابن ابی خیثمہ فرماتے ہیں: ہمیں ترجمانی نے بحوالہ ابوالحارث موسیٰ بن صبار بتایا ہے کہ میں نے صحابیٔ رسول ﷺ حشرج کو دیکھا نبی ﷺ نے انہیں گود لیا اور ان کے حق میں دعائے برکت فرمائی تھی۔

باب حاء جس کے بعد صاد ہے

(۱۶۲۸) حصن : ابن قطن، حارثہ بن قطن میں ذکر ہوا ہے۔

✿ مستدرك (۳۹۸/٤) المعجم الكبير (۱۸٥/۱۲) مشكاة المصابيح (٦١٧٢)

✿ اسد الغابة (۱۱۷٤) استيعاب (٦٨١)

الخصائص الکبریٰ

جلد دوم



مصنف

علامہ امام جلال الدین سیوطی

مولانا عبدالاحد قادری

ممتاز اکیڈمی لاہور

زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: جب صبح کا وقت ہوا تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قتل کیے گئے۔ بیت المقدس میں جس پتھر کو اٹھایا جاتا، اس کے نیچے سے خون برآمد ہوتا۔

﴿حاکم، بیہقی، ابونعیم﴾

زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس دن حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو قتل کیا گیا، اس کی صبح کو زمین سے جس کنکری کو اٹھایا جاتا، اس کے نیچے تازہ خون پایا جاتا تھا۔

﴿ابونعیم﴾

چند اور صحابہ کرام کی شہادت کی خبر دینا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر تھے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین، حضرت علی المرتضیٰ، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے تو ایک بڑے پتھر نے جنبش کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرا رہ، تجھ پر نبی یا صدیق یا شہیدوں کے سوا کوئی نہیں ہے۔

﴿مسلم﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو محبوب رکھتا ہے کہ زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھے تو اسے چاہیے کہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔

﴿حاکم، ابن ماجہ، ابونعیم﴾

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجھے دیکھتے تو فرماتے جو چاہتا ہے کہ زمین کے اوپر شہید کو چلتا پھرتا دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھے۔

﴿طبرانی﴾

حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ کہا کہ مجھے حضرت اسمٰعیل بن محمد بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ثابت رضی اللہ عنہ! کیا تم اس سے خوش نہیں کہ تمہاری زندگی محمود اور شہید ہو کر فوت ہو اور جنت میں داخل کیے جاؤ؟ انہوں نے عرض کیا: میں اس پر خوش ہوں تو انہوں نے محمود زندگی گزاری اور مسیلمہ کذاب کے قتل کے دن وہ شہید ہو کر داخل جنت ہوئے۔

﴿حاکم "صحیح" ابونعیم﴾

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر دینا:

حضرت ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ایک دن میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے انہیں آپ کی آغوش میں دیدیا، کچھ دیر بعد میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کے چشمان مبارک آنسوؤں سے

ڈبڈبا رہی تھیں۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ میری امت میرے اس فرزند کو شہید کر دے گی اور میرے پاس ان کے مقتل کی سرخ مٹی لائے۔

﴿حاکم، بیہقی﴾

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن محو استراحت تھے۔ آپ بیدار ہوئے تو غمگین تھے اور آپ کے دست اقدس میں سرخ مٹی تھی جسے آپ پلٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ مٹی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ سرزمین عراق میں قتل کیے جائیں گے اور یہ ان کے مقتل کی مٹی ہے۔

﴿ابن راہویہ، بیہقی، ابونعیم﴾

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بارش کے فرشتے نے رسول اللہ ﷺ کے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت مانگی اور اسے اجازت دی گئی، اسی دوران امام حسین رضی اللہ عنہ اندر آئے اور نبی کریم ﷺ کے دوش مبارک پر سوار ہونے لگے۔ فرشتے نے پوچھا: آپ ان سے محبت کیا کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس نے کہا: آپ کی امت ان کو قتل کر دے گی، اگر چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا دوں جہاں انہیں قتل کیا جائے گا تو فرشتے نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور سرخ مٹی آپ کو دکھائی اور اس مٹی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے لے لیا اور اسے اپنے کپڑے میں باندھ لیا اور ہم سنا کرتے تھے کہ حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا میں شہید کیا جائے گا۔

﴿بیہقی، ابونعیم﴾

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ امام حسن وحسین رضی اللہ عنہم میرے گھر میں آ کر کھیل رہے تھے۔ اسی وقت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی امت آپ کے اس فرزند کو آپ کے بعد شہید کر دے گی اور جبرئیل علیہ السلام نے امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا اور انہوں نے مٹی لا کر دی، آپ نے اسے سونگھ کر فرمایا، کرب وبلا کی بو ہے اور فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! جب یہ مٹی خون سے بدل جائے تو یہ جان لینا کہ میرا فرزند شہید کر دیا گیا تو انہوں نے اس مٹی کو شیشی میں محفوظ کر لیا۔

﴿ابونعیم﴾

محمد بن عمرو بن حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: ہم امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ کربلا کی نہر پر تھے۔ آپ نے شمر بن ذی الجوشن کو دیکھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ گویا میں چتکبرے کتے کو دیکھ رہا ہوں جو میری اہل بیت کا خون پی رہا ہے، چونکہ شمر ملعون برص کے مرض میں مبتلا تھا۔

﴿ابن عساکر﴾

حکیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میرا یہ فرزند حسین رضی اللہ عنہ ایسی زمین میں شہید کیا جائے گا جس کا نام کربلا ہے تو جو تم میں سے موجود ہو، اسے چاہیے کہ ان کی مدد کرے تو انس بن حارث رضی اللہ عنہ کربلا گئے

اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہید ہوئے۔

﴿ابن سکن، بغوی الصحابہ، ابونعیم﴾

ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے۔ اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں تھے تو حضور نبی کریم ﷺ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: آپ کی امت ان کو شہید کردے گی، اگر آپ چاہیں تو وہ مٹی آپ کو بتادوں جہاں انہیں شہید کیا جائے گا اور جبرئیل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے مقام طف کی طرف اشارہ کیا جو عراق سے ہے اور سرخ مٹی لے کر آپ کو دکھائی۔

✿ (اس روایت کو دوسری سند کے ساتھ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے متصلاً روایت کی۔)

﴿بیہقی﴾

حضرت ابن عمر نے حسین سے فرمایا "آپ شہید ہیں":

شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے۔ انہیں معلوم ہوا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ عراق کی طرف روانہ ہو چکے ہیں تو وہ مدینہ سے دو دن کی مسافت پر جا کر ان سے ملے اور ان سے کہا: اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم ﷺ کو دنیا اور آخرت کے درمیان اختیار کرنے کو فرمایا تو حضور نبی کریم ﷺ نے آخرت کو اختیار کیا اور دنیا کو رد کردیا، کیونکہ آپ تو رسول اللہ ﷺ کے جزو ہیں۔ خدا کی قسم! آپ میں سے کسی کو دنیا کبھی نہیں حاصل ہوگی اور اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات سے اس دنیا کو اس چیز کے ساتھ پھیر دیا ہے جو آپ حضرات کیلئے اس سے بہتر ہے لہذا آپ واپس چلے مگر امام حسین رضی اللہ عنہ نے واپسی سے انکار کردیا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے یہ کہتے ہوئے معانقہ کیا کہ میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں کیونکہ آپ شہید ہیں۔

﴿بیہقی﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: ہم اہل بیت کی کثرت تعداد کی بنا پر شک کرتے تھے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ عراق میں شہید کردیئے جائیں گے۔

﴿حاکم﴾

یہاں حسین رضی اللہ عنہ شہید ہونگے: (فرمان علی رضی اللہ عنہ)

حضرت یحییٰ حضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی معیت میں صفین تک سفر کیا، جب آپ نینوا سے میں پہنچے تو آپ نے پکارا: اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! فرات کے کنارے ٹھہرو، میں نے عرض کیا: کس لیے؟ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بتایا کہ حسین رضی اللہ عنہ کو فرات کے کنارے قتل کیا جائے گا اور مجھے اس جگہ کی مٹی اٹھا کر دکھائی تھی۔

﴿ابونعیم﴾

حضرت اصبغ بن نباتہ ؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: ہم حضرت علی ؓ کے ساتھ امام حسین ؓ کی قبر کی جگہ آئے۔ آپ نے فرمایا: اس جگہ ان کے اونٹ باندھے جائیں گے، اس جگہ ان کا سامان رکھا جائے گا اور اس جگہ ان کا خون بہایا جائے گا۔ آل محمد ﷺ کی ایک جماعت اس میدان میں قتل کی جائے گی اور ان پر زمین و آسمان روئیں گے۔

﴿ابونعیم﴾

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو وحی بھیجی کہ میں نے حضرت یحییٰ بن زکریا ؑ کے بدلے ستر ہزار کو قتل کرایا اور میں آپ کے نواسے کے قتل کے بدلے ستر ہزار اور ستر ہزار قتل کراؤں گا۔

﴿حاکم﴾

شہادت حسین پر رسول اللہ ﷺ کو صدمہ:

حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک دن دوپہر کے وقت خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے بال گرد آلود ہیں، اور آپ کے دست مبارک میں خون کی بوتل ہے۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ حسین ؓ اور ان کے ساتھیوں کا خون ہے۔ آج میں شروع دن سے اس خون کو اس وقت تک جمع کرتا رہا ہوں تو میں نے اپنی خواب کے وقت کو یاد رکھا تو یہ وہی وقت تھا جس دن امام حسین رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے۔

﴿احمد، بیہقی﴾

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سر مبارک اور آپ کی داڑھی شریف گرد آلود ہے۔ یہ حال دیکھ کر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: ابھی ابھی مقتل حسین سے آرہا ہوں۔

﴿حاکم، بیہقی﴾

شہادت حسین پر خون کی بارش:

حضرت بصرہ ازدیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: جب امام حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آسمان سے خون برسا، جب ہم نے صبح کی تو ہمارے خیمے، ہمارے مشکیزے اور ہماری ہر چیز خون سے بھری ہوئی تھی۔

﴿بیہقی، ابونعیم﴾

زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ جس دن امام حسین ؓ شہید ہوئے، ہم اس دن بیت المقدس کے جس پتھر کو اٹھاتے اس کے نیچے سے تازہ خون نکلتا۔

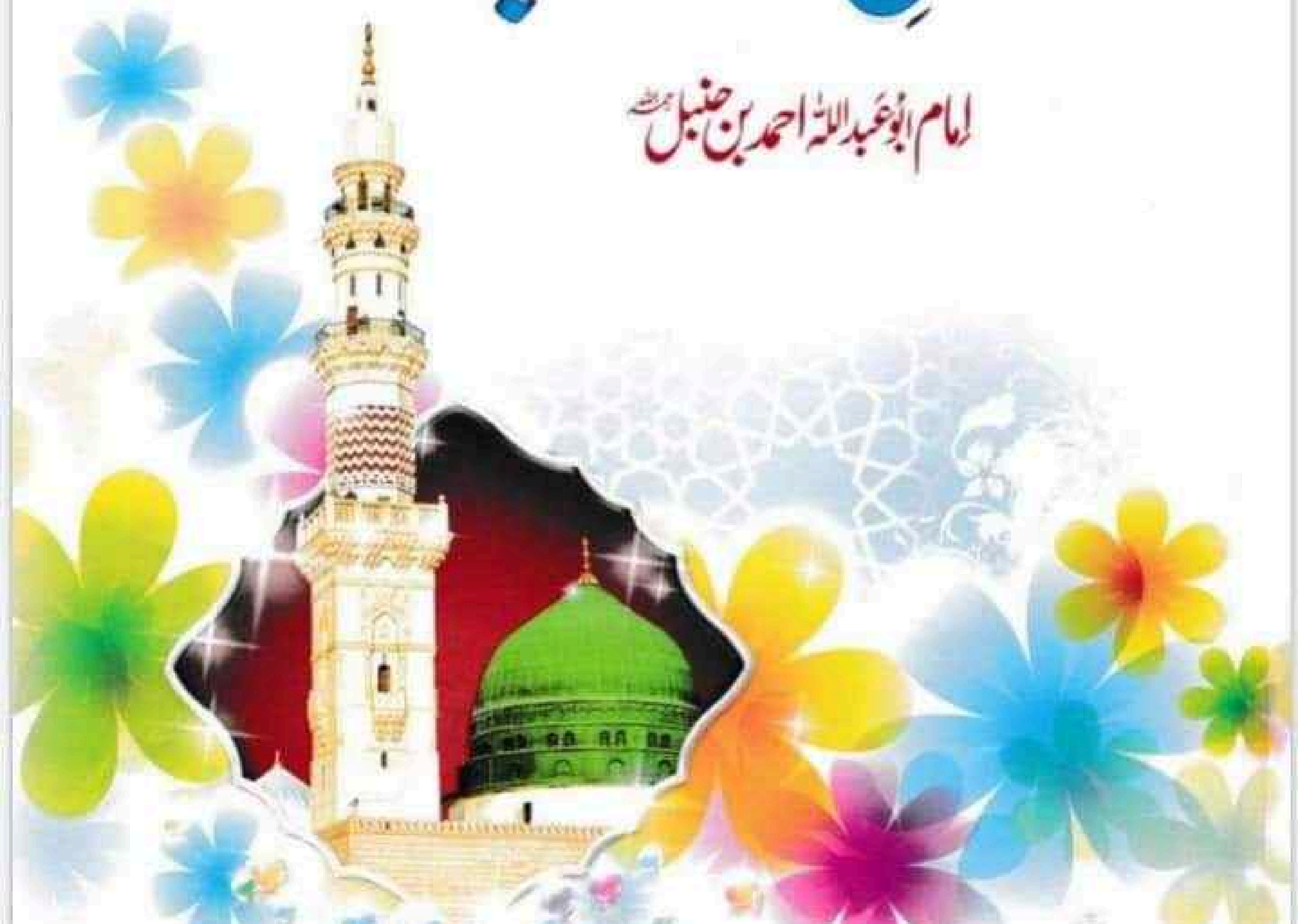
﴿بیہقی، ابونعیم﴾

حضرت ام حبان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا جس دن امام حسین ؓ شہید ہوئے، ہم پر تین راتیں اندھیری چھائی رہی اور ہم میں سے کسی نے اپنے زعفران کو ہاتھ نہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی شہرۂ آفاق کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم کا اردو ترجمہ

فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم

امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ



ترجمہ: نوید احمد بشار تحقیق وتخریج: شیخ وصی اللہ بن محمد عباس

نظر ثانی: ابو صالح سلیمان نورستانی فاضل مدینہ یونیورسٹی

أخبره أن عروة بن الزبير قال أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل حسينا وضمه إليه وجعل يشمه وعنده رجل من الأنصار فقال الأنصاري إن لي ابنا قد بلغ ما قبلته قط فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أرأيت إن كان الله نزع الرحمة من قلبك فما ذنبي

۱۳۵۶۔ عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا اور ان کو اپنے ساتھ ملایا اور انہیں سونگھنے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک انصاری شخص تھا، کہنے لگا: میرا بھی ایک بالغ بیٹا ہے مگر میں نے کبھی اس کو بوسہ نہیں دیا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا کیا قصور ہے جبکہ اللہ نے تمہارے دل کو رحمت اور شفقت سے خالی کر دیا ہے۔ ❶

[1357] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا وكيع قال حدثني عبد الله بن سعيد عن أبيه عن عائشة أو أم سلمة قال وكيع شك هو أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأحداهما لقد دخل على البيت ملك لم يدخل على قبلها فقال لي إن ابنك هذا حسين مقتول فإن شئت أتيك من تربة الأرض التي يقتل بها قال فأخرج إلى تربة حمراء

۱۳۵۷۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا یا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہاں امام وکیع رحمہ اللہ کو شک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں سے کس کو فرمایا تھا کہ آج میرے گھر ایک فرشتہ آیا جو پہلے کبھی نہیں آیا، اس نے کہا: یہ آپ کا بیٹا حسین شہید ہوگا، اگر آپ چاہتے ہیں جو میں اس زمین کی مٹی بھی لا دیتا ہوں جہاں وہ شہید ہوں گے، چنانچہ انہوں نے سرخ مٹی نکال کر مجھے دکھائی۔ ❷

[1358] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي قثنا زيد بن الحباب قال حدثني حسين بن واقد قال حدثني عبد الله بن بريدة قال سمعت أبي بريدة يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطبنا فجاء الحسن والحسين وعليهما قميصان أحمران يمشيان ويعثران فنزل رسول الله صلى الله عليه وسلم من المنبر فحملهما فوضعهما بين يديه ثم قال صدق الله ورسوله إنما أموالكم وأولادكم فتنة نظرت إلى هذين الصبيين يمشيان ويعثران فلم أصبر حتى قطعت حديثي ورفعتهما

۱۳۵۸۔ سیدنا ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما سرخ کپڑے زیب تن کیے لڑکھڑاتے آ رہے تھے، ان کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اُترے اور دونوں کو اٹھا کر پاس بٹھایا اور فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے لیے مال و دولت اور اولاد باعث فتنہ ہیں، میں نے بھی ان دونوں بچوں کو دیکھا، لڑکھڑاتے ہوئے آ رہے ہیں، تو صبر نہ کر پایا یہاں تک کہ مجھے اپنا خطبہ کاٹنا پڑا اور انہیں اُٹھا لیا۔ ❸

[1359] حدثنا عبد الله قال حدثني أبي نا أبو أحمد نا سفيان عن أبي الجحاف عن أبي حازم عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحبهما فقد أحبني ومن أبغضهما فقد أبغضني يعني حسن وحسين

۱۳۵۹۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حسن و حسین سے محبت کرتا ہے تو وہ مجھ سے

❶ تحقیق: مرسل رجالہ ثقات والحدیث صحیح متصل:
تخریج: صحیح البخاری: 427/10؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 170/3؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم: 39/3

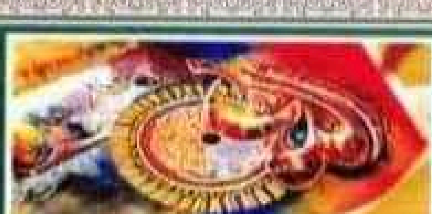
❷ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: دلائل النبوۃ لابی نعیم: 302/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 177/3۔176

❸ تحقیق: اسنادہ صحیح؛ تخریج: سنن الترمذی: 658/5؛ سنن ابی داود: 290/1

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الکبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ مع تخریج

المعجم الکبیر

جلد دوم



تالیف الامام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی
المتوفی ۳۶۰ھ

مترجم غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی
مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور

پروگریسو بکس

سَعِيدُ بْنُ صُبَيْحٍ، قَالَ: قَالَ هِشَامُ بْنُ الْكَلْبِيِّ، عَنْ عَوَانَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: لَمَّا ضَرَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلْجَمٍ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

ابن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا' اس کے بعد حدیث ذکر کی۔

2742 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي عُيَيْنَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُتِلَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ، وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ، وَتُوُفِّيَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا' اُس وقت آپ کی عمر 58 سال تھی' حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو آپ کی عمر بھی 58 سال تھی' حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) کا وصال ہوا تو اُس وقت آپ کی عمر بھی 58 سال تھی۔

2743 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَافَرَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمَّا حَاذَى نِينَوَى، قَالَ: صَبْرًا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، صَبْرًا بِشَطِّ الْفُرَاتِ. قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ، فَقُلْتُ: هَلْ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ مَا لِي أَرَى عَيْنَيْكَ مُفِيضَتَيْنِ؟ قَالَ: قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي تَقْتُلُ الْحُسَيْنَ ابْنِي. ثُمَّ قَالَ: هَلْ لَكَ أَنْ أُرِيَكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ، فَلَمَّا رَأَيْتُهَا لَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا

حضرت عبداللہ بن نجی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا' جب نینویٰ (نزد کربلا) کے قریب ہوئے تو آپ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! فرات کے کنارے رکنا۔ میں نے عرض کی: کیوں؟ آپ نے فرمایا: میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری تھے' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپ کو کسی نے تکلیف دی ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے کیا ہے کہ میں آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے تر بتر دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: میرے پاس سے حضرت جبریل علیہ السلام کھڑے ہوئے اور مجھے بتایا کہ میری اُمت میرے لختِ جگر حسین کو شہید کرے گی' پھر حضرت جبریل نے عرض کی: کیا اس جگہ کی مٹی دکھاؤں؟ میں نے کہا: ہاں! حضرت جبریل نے اپنا ہاتھ مٹی لی' جب میں نے اسے دیکھا تو میں اپنے آشوب پر قابو نہ پا سکا۔

الامام العلام شیخ الاسلام ابی یعلیٰ کی شہرہ آفاق کتاب ابی یعلی الموصلی کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اردو ترجمہ مع تخریج

مُسنَد
ابو یعلیٰ الموصلی

1

مصنف:
الامام العلام شیخ الاسلام ابی یعلیٰ احمد بن علی بن المثنی الموصلی
المتوفی سنہ ۳۰۷ھ

مترجم
غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی
مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور

پروگریسو بکس

بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُبَيْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا، أَوْ عَلَى خَالَتِهَا

حضور ﷺ نے منع فرمایا، عورت اور اس کی پھوپھی یا اس کی خالہ کو ایک نکاح میں جمع کیا جائے۔

356 - حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَرِثُ الرَّجُلُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ دُونَ إِخْوَتِهِ لِأَبِيهِ

حضرت علی بن ابی طالب ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے سگے بھائی کا وارث ہوتا ہے، سوتیلے بھائی کا نہیں ہوتا ہے۔

357 - حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا حَسَنٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا مَذَّاءً، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ قَدْ آذَانِي قَالَ: إِنَّمَا الْغُسْلُ مِنَ الْمَاءِ الدَّافِقِ

حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ میں ایسا نوجوان تھا کہ مجھے مذی بہت آتی تھی جب حضور ﷺ نے پانی دیکھا تو مجھے آپ نے بلوایا' فرمایا: غسل صرف ٹپکتے ہوئے پانی سے ہوتا ہے۔

358 - حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، أَخْبَرَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ، وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ، فَلَمَّا حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ، فَنَادَى عَلِيٌّ: اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ، قُلْتُ: وَمَاذَا يَا أَبَا عَبْدِ

حضرت شرجیل بن مسدوک ؓ حضرت عبداللہ بن نجی ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ حضرت علی ؓ کے ساتھ چل رہے تھے، آپ ؓ کی مسواک اٹھاتے تھے، جب وادی نینوٰی کے قریب پہنچے وہ صفین کی طرف جا رہا تھا۔ حضرت علی ؓ نے اس کو بلوایا اور فرمایا: اے ابوعبداللہ رک، فرات کے کنارہ پر

356- أخرجه الحميدي رقم الحديث: 55 . والترمذي في الفرائض رقم الحديث: 2095' باب: ما جاء في ميراث الأخوة من الأم والأب . والبيهقي في السنن جلد6صفحه232 .

357- مز تخريج الحديث رقم:314 .

358- أخرجه أحمد جلد1صفحه85 . وعزاه الهيثمي في مجمع الزوائد جلد 9صفحه187 الى المصنف وأحمد والبزار والطبراني .

اللّٰهِ؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَغْضَبَكَ أَحَدٌ؟ مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ؟ قَالَ: بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ قَبْلُ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ . قَالَ: فَقَالَ: هَلْ لَكَ أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ . قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ . قَالَ: فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا

میں نے عرض کی: اے ابو عبداللہ! کون ہے؟ فرمایا: میں حضور ﷺ کے پاس آیا، ایک دن آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ ﷺ کو کس نے غصہ دلایا ہے؟ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو کیوں جاری ہیں؟ فرمایا: ابھی میرے پاس سے جبرئیل اٹھے ہیں تھوڑی دیر پہلے' اس سے پہلے مجھے بتایا کہ فرات کے پاس آپ ﷺ کے لخت جگر حسین رضی اللہ عنہ کو قتل کیا جائے گا۔ عرض کی: اس جگہ کی مٹی کی خوشبو دکھاؤں؟ میں نے فرمایا: جی ہاں! حضرت جبریل نے اپنا ہاتھ بلند کیا، اس کی ایک مٹھی مٹی لی، مجھے دی' میں اپنی آنکھوں پر قابو نہ پا سکا ان دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔

359 - حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَاضِي الرَّيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا، يَقُولُ: اجْتَمَعْتُ أَنَا وَفَاطِمَةُ، وَالْعَبَّاسُ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَبِرَ سِنِّي، وَرَقَّ عَظْمِي، وَكَثُرَتْ مُؤْنَتِي، فَإِنْ رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنْ تَأْمُرَ لِي بِكَذَا وَكَذَا وَسْقًا مِنْ طَعَامٍ فَافْعَلْ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَعَلْتُ . فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنْ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا' آپ نے فرمایا کہ میں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا و عباس رضی اللہ عنہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ جمع ہوئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے، میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور میری ذمہ داریاں زیادہ ہوگئی ہیں' اگر آپ یا رسول اللہ دیکھیں میرے لیے اتنے اتنے کھانے کے وسق کا حکم دیں' تو کر دیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کروں گا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لیے حکم دیں جس طرح

359- أخرجه أحمد جلد 1 صفحه 85,84 . وأبو داؤد في الخراج والامارة رقم الحديث: 2984' باب: في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى .

سلسلہ احادیثِ صحیحہ (اُردو)

جلد پنجم

تصنیف

مجددِ دین محدثِ کبیر محققِ شہیر علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

ترجمہ، تبویب، شرح

فضیلۃ الشیخ ابو القاسم محمد محفوظ احمد حفظہ اللہ

نظرِ ثانی

فضیلۃ الشیخ محمد عبد اللہ سلیم حفظہ اللہ || فضیلۃ الشیخ قمر الزمان المدینی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ محمد نعیم رضوان حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17- اردو بازار لاہور

فون: 042-37357587

اسْتَسْقَى أَوَّلَ مَرَّةٍ.)) ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي، وَإِيَّاكِ، وَهٰذَيْنِ، وَهٰذَا الرَّاقِدَ-يَعْنِي عَلِيًّا-يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي مَكَانٍ وَّاحِدٍ.)) يَعْنِي: فَاطِمَةَ وَوَلَدَيْهَا: الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ -رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ-.

(الصحيحة:٣٣١٩)

کہ آپ کو حسن زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بات نہیں ہے، (دراصل) حسن نے پانی پہلے مانگا تھا (اس لیے پہلے پینے کا حق بھی اسی کا ہے)۔'' پھر فرمایا: ''میں، تو، یہ دونوں اور یہ سونے والے (علی رضی اللہ عنہ) روز قیامت ایک مقام میں ہوں گے۔'' ان دونوں سے مراد حضرت فاطمہ کے بیٹے حسن اور حسین ہیں۔

تخريج: أخرجه الطيالسي في "مسنده": ٢٦/ ١٩٠، والطبراني في "المعجم الكبير": ٣/ ٣١/ ٢٦٢٢، والبزار في "مسنده": ٣/ ٢٢٣/ ٢٦١٦، وأخرج أحمد: ١/ ١٠١ نحوه

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی پیشین گوئی
سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے مقتل کی حیثیت

(٣٢٩٦)۔ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ: أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ۔ قَالَ: ((وَمَا هُوَ؟)) قَالَتْ: إِنَّهُ شَدِيْدٌ۔ قَالَ: ((وَمَاهُوَ؟)) قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِيْ۔ قَالَ: ((رَأَيْتِ خَيْرًا، تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا فَيَكُوْنُ فِي حِجْرِكِ.)) فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ، فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلْتُ يَوْمًا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُهْرِيقَانِ مِنَ الدُّمُوْعِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَالَكَ؟ فَقَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي

سیدہ ام الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رات کو قبیح خواب دیکھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا ''وہ کیا ہے؟'' اس نے کہا: وہ بہت سخت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آخر وہ ہے کیا؟'' اس نے کہا: مجھے ایسے لگا کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں پھینکا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو نے تو عمدہ خواب دیکھا ہے، (اس کی تعبیر یہ ہے کہ) ان شاء اللہ میری بیٹی فاطمہ کا بچہ پیدا ہو گا جو تیری گود میں ہو گا۔'' واقعی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بچہ حسین پیدا ہوا جو میری گود میں تھا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی اور حسین کو آپ کی گود میں رکھ دیا۔ جب آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ کو کیا ہو گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے بتلایا کہ میری امت میرے اس

هٰذَا۔)) فَقُلْتُ: هٰذَا؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ۔ وَآتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ۔))

(الصحيحة:٨٢١)

بیٹے کو قتل کر دے گی۔" میں نے کہا: یہ بیٹا (حسین)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، وہ میرے پاس اس علاقے کی سرخ مٹی بھی لائے۔"

تخريج:أخرجه الحاكم: ٣/ ١٧٦-١٧٧ ، وعنه البيهقي في "الدلائل": ٦/ ٤٦٩

(٣٢٩٧)۔ عَنْ عَائِشَةَ أَوْ أُمِّ سَلَمَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَحَدِهِمَا: ((لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ الْبَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا ، فَقَالَ لِي: إِنَّ ابْنَكَ هٰذَا: حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ ، وَإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الْأَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا۔)) قَالَ: فَأَخْرَجَ تُرْبَةً حَمْرَاءَ۔

(الصحيحة:٨٢٢)

سیدہ عائشہ وسیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان میں سے کسی ایک کو فرمایا: "آج گھر میں میرے پاس ایسا فرشتہ آیا، جو پہلے کبھی نہیں آیا تھا، اس نے مجھے کہا: آپ کا یہ حسین بیٹا قتل ہو جائے گا، اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اس کے مقتل (جائے قتل) کی مٹی آپ کو دکھا دیتا ہوں۔ پھر اس نے سرخ مٹی نکال (کر مجھے دکھائی)۔"

تخريج:أخرجه الحاكم: ٣/ ١٧٦-١٧٧ ، وعنه البيهقي في "الدلائل": ٦/ ٤٦٩

(٣٢٩٨)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ ، فَلَمَّا حَاذَى (نِينَوِي) وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ ، فَنَادَى عَلِيٌّ: اِصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ: اِصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قُلْتُ: وَمَا ذَا؟ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ ، قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ؟ مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ؟ قَالَ: ((بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ مِنْ قَبْلُ ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ۔)) قَالَ: فَقَالَ: هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ ، فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيهَا ، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا۔

عبداللہ بن نجی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ طہارت والے پانی کا برتن اٹھا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ چل رہے تھے، جب وہ صفین کی طرف جاتے ہوئے نینوی مقام تک پہنچے، تو حضرت علی نے آواز دی: ابوعبداللہ! ٹھہر جاؤ، دریائے فرات کے کنارے ٹھہر جاؤ۔ میں نے کہا: ادھر کیا ہے؟ انھوں نے کہا: میں ایک دن نبی کریم ﷺ کے پاس گیا، اس حال میں کہ آپ کی آنکھیں اشک بار تھیں۔ میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ آپ کی آنکھیں کیوں آنسو بہا رہی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "آپ کی آمد سے قبل جبریل امین میرے پاس سے اٹھ کر گئے ہیں، انھوں نے مجھے خبر دی ہے کہ حسین کو دریائے فرات کے کنارے قتل کر دیا جائے گا۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے کہا: میں آپ کو اس کی مٹی کی خوشبو سونگھاؤں؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پس اس نے اپنا ہاتھ لمبا کیا، مٹی کی مٹھی

بُغيةُ الرائِدِ

في تحقيق

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد

للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي

المتوفى ٨٠٧ هـ

تحقيق

عبد الله محمد الدرويش

الجزء التاسع

دار الفكر

للطباعة والنشر والتوزيع

وقد تقدم من رواية البزار في ترجمة الحسن والله أعلم.

١٥١١٠ - وعن جابر قال:

«مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلىٰ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلىٰ الحُسَيْنِ بنِ عَلِيٍّ».

فإني سمعت رسول الله ﷺ يقوله.

رواه أبو يعلىٰ ورجاله رجال الصحيح غير الربيع بن سعد، وقيل: ابن سعيد وهو ثقة.

١٥١١١ - وعن أنس بن مالك: أن مَلَكَ القطر استأذنَ [ربَّه][١] أن يأتي النبي ﷺ فأذن له، فقال لأم سلمة: «امْلِكِي عَلَيْنا البَابَ لا يَدْخُلْ عَلَيْنا أحَدٌ».

قال: وجاء الحسين بن علي ليدخل فمنعته، فوثب فدخل فجعل يقعد على ظهر النبي ﷺ وعلىٰ منكبه، وعلى عاتقه.

قال: فقال الملك للنبي ﷺ: أتحبه؟ قال: «نَعَمْ» قال [أما][١] إن أُمّتك ستقتله، وإن شئت أريتك المكان الذي يُقتل به[٢]، فضرب بيده، فجاء بطينة حمراء فأخذتها أم سلمة، فصرَّتها في خمارها.

قال ثابت: بلغنا أنها كربلاء.

رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني بأسانيد، وفيها: عمارة بن زَاذَان، وثقه جماعة، وفيه ضعف، وبقية رجال أبي يعلى رجال الصحيح.

١٥١١٢ - وعن نُجَيّ الحَضْرَمي: أنه سار مع علي - رضي الله عنه - وكان

١٥١١٠ - رواه أبو يعلىٰ رقم (١٨٧٤) وفيه انقطاع، عبد الرحمن بن سابط لم يسمع من جابر.

١٥١١١ - رواه أحمد (٢٤٢/٣، ٢٦٥) وأبو يعلىٰ رقم (٣٤٠٢) والطبراني في الكبير رقم (٢٨١٣) والبزار رقم (٢٦٤٢).

١ - زيادة من المصادر.

٢ - في أحمد: منه.

١٥١١٢ - رواه أحمد رقم (٦٤٨) وأبو يعلىٰ رقم (٣٦٣) والبزار رقم (٢٦٤١) والطبراني في الكبير رقم (٢٨١١)، وانظر الصحيحة (١٥٩/٣ - ١٦٧).

صاحب مِطهرته، فلما حاذَى نِينَوى، وهو منطلق إلى صِفّين، فنادىٰ علي: اصبر أبا عبد الله، اصبر أبا عبد الله بشطِّ الفُرات. قلت: وما ذاك؟ قال: دخلت علىٰ النبي ﷺ ذات يوم وإذا عيناه تَذرفان[١]. قلت: يا نبي الله، أغضبك أحدٌ، ما شأن عينيك تَفِيضان؟ قال: «بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ ـ عَلَيْهِ السَّلامُ قَبْلُ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ الحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الفُرَاتِ» قال: فقال: «هَلْ لَكَ أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فمدَّ يَدَهُ فقبض قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا».

رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني ورجاله ثقات ولم ينفرد نجيّ بهذا.

١٥١١٣ ـ وعن عائشة أو أم سلمة: أن النبي ﷺ قال لإحداهما:

«لَقَدْ دَخَلَ عليَّ البَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا قَالَ[١]: إِنَّ ابْنَكَ هَذا حُسَيْنَ مَقْتُولٌ، وإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الأَرْضِ التي يُقْتَلُ بِهَا» قال: فأخرج تربة حمراء.

رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

١٥١١٤ ـ وعن عائشة قالت:

دخل الحسين بن علي ـ رضي الله عنهما ـ علىٰ رسول الله ﷺ وهو يُوحىٰ إليه فنزا على رسول الله ﷺ وهو منكب وهو على ظهره فقال جبريل لرسول الله ﷺ: أتحبه ٩/١٨٨
يا محمد؟ قال: «يا جِبْرِيلُ ومَا لي لا أُحِبُّ ابْنِي» قال: فإن أمتك ستقتله من بعدك فمد جبريل عليه السلام يده فأتاه بتربة بيضاء، فقال: في هذه الأرض يقتل ابنك هذا واسمها الطُّف فلما ذهب جبريل ـ عليه السلام ـ من عند رسول الله ﷺ خرج رسول الله ﷺ والتزمه في يده يبكي، فقال: «يا عَائِشَةُ إِنَّ جِبْرِيلَ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنِي حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ في أَرْضِ الطُّفِّ، وإِنَّ أُمَّتِي سَتُفْتَنُ بَعْدِي».

ثم خرج إلى أصحابه فيهم علي وأبو بكر وعمر وحذيفة وعمار وأبو ذر ـ رضي الله عنهم ـ وهو يبكي فقالوا: مَا يُبْكِيكَ يَا رَسُولَ الله؟ فقال: «أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ ـ عَلَيهِ

---

١ ـ في أحمد: تفيضان.

١٥١١٣ـ ١ ـ في أحمد (٢٩٤/٦): فقال لي.

١٥١١٤ ـ رواه الطبراني في الكبير رقم (٢٨١٤).

صاحب مِطهرته، فلما حاذَى نِينَوىٰ، وهو منطلق إلى صِفِّين، فنادىٰ علي: اصبر أبا عبد الله، اصبر أبا عبد الله بشطِّ الفُرات. قلت: وما ذاك؟ قال: دخلت علىٰ النبي ﷺ ذات يوم وإذا عيناه تَذرفان(١). قلت: يا نبي الله، أغضبك أحدٌ، ما شأن عينيك تَفِيضان؟ قال: «بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ ـ عَلَيْهِ السَّلامُ قَبْلُ، فَحَدَّثَنِي أَنَّ الحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الفُرَاتِ» قال: فقال: «هَلْ لَكَ أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فمدَّ يَدَهُ فقبض قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيهَا، فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا».

رواه أحمد وأبو يعلى والبزار والطبراني ورجاله ثقات ولم ينفرد نجيّ بهذا.

١٥١١٣ ـ وعن عائشة أو أم سلمة: أن النبي ﷺ قال لإحداهما:

«لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ البَيْتَ مَلَكٌ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيَّ قَبْلَهَا قَالَ(١): إِنَّ ابْنَكَ هَذَا حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ، وإِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ مِنْ تُرْبَةِ الأَرْضِ التي يُقْتَلُ بِهَا» قال: فأخرج تربة حمراء.

رواه أحمد ورجاله رجال الصحيح.

١٥١١٤ ـ وعن عائشة قالت:

دخل الحسين بن علي ـ رضي الله عنهما ـ علىٰ رسول الله ﷺ وهو يُوحىٰ إليه فنزا على رسول الله ﷺ وهو منكب وهو على ظهره فقال جبريل لرسول الله ﷺ: أتحبه يا محمد؟ قال: «يا جِبْرِيلُ ومَا لِي لا أُحِبُّ ابْنِي» قال: فإن أمتك ستقتله من بعدك فمد جبريل عليه السلام يده فأتاه بتربة بيضاء، فقال: في هذه الأرض يقتل ابنك هذا واسمها الطَّف فلما ذهب جبريل ـ عليه السلام ـ من عند رسول الله ﷺ خرج رسول الله ﷺ والتزمه في يده يبكي، فقال: «يا عَائِشَةُ إِنَّ جِبْرِيلَ أَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنِي حُسَيْنٌ مَقْتُولٌ في أَرْضِ الطَّفِّ، وإِنَّ أُمَّتِي سَتُفْتَنُ بَعْدِي». ٩/١٨٨

ثم خرج إلى أصحابه فيهم علي وأبو بكر وعمر وحذيفة وعمار وأبو ذر ـ رضي الله عنهم ـ وهو يبكي فقالوا: مَا يُبْكِيكَ يَا رَسُولَ الله؟ فقال: «أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ ـ عَلَيهِ

---

١ ـ في أحمد: تفيضان.

١٥١١٣ ـ ١ ـ في أحمد (٦/٢٩٤): فقال لي.

١٥١١٤ ـ رواه الطبراني في الكبير رقم (٢٨١٤).

السَّلامُ - أَنَّ ابْنِي الحُسَيْنَ يُقْتَلُ بَعْدِي بِأَرْضِ الطُّفِّ[1]، وجاءَني بِهَذِهِ التُّرْبَةِ وأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهَا مَضْجَعَهُ».

رواه الطبراني في الكبير والأوسط باختصار كثير، وأوله: إنَّ رسول الله ﷺ أجلس حسيناً على فخذه فجاءه جبريل، وفي إسناد الكبير: ابن لهيعة، وفي إسناد الأوسط من لم أعرفه.

١٥١١٥ ـ وعن زينب بنت جحش: أن النبي ﷺ كان نائماً عندها، وحسين يحبو في البيت، فغفلت عنه، فحبا حتى أتى النبيَّ ﷺ، فصعد على بطنه، فوضع ذكره في سرته، فبال، قلت: فاستيقظ النبي ﷺ، فقمت إليه فحططته عن بطنه، فقال النبي ﷺ: «دَعِي ابْنِي» فلما قضى بوله، أخذ كُوزاً من ماء فصبه، وقال: «إِنَّهُ يُصَبُّ مِنَ الغُلامِ، ويُغْسَلُ مِنَ الجَارِيَةِ».

قالت: ثم قام يصلِّي واحتضنه، فكان إذا ركع وسجد وضعه، وإذا قام حمله فلما جلس جعل يدعو ويرفع يديه، ويقول، فلما قضى الصلاة، قلت: يا رسول الله لقد رأيتك تصنع اليوم شيئاً ما رأيتك تصنعه؟ قال: «إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ ابْنِي يُقْتَلُ، قُلْتُ: فَأَرِنِي إِذاً فَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ حَمْرَاءَ».

رواه الطبراني بإسنادين، وفيهما: من لم أعرفه.

١٥١١٦ ـ وعن أم سلمة قالت: كان رسول الله ﷺ جالساً ذات يوم في بيتي قال: «لا يَدْخُلْ عَلَيَّ أَحَدٌ» فانتظرت فدخل الحسين، فسمعت نشيج رسول الله ﷺ يبكي، فاطَّلعت فإذا حسين في حجره، والنبي ﷺ يمسح جبينه، وهو يبكي، فقلت: والله ما علمت حين دخل، فقال: «إِنَّ جِبْرِيلَ - عَلَيهِ السَّلامُ - كانَ مَعَنا في البَيْتِ ٩/١٨٩
فَقَالَ: تحِبُّهُ؟» قلت: «أَمَّا في الدُّنْيَا فَنَعَمْ» قال: إن أمتك ستقتل هذا بأرض يقال لها: كربلاء، فتناول جبريل من تربتها، فأراها النبي ﷺ، فلما أحيط بحسين حين قتل

---

١ ـ الطف: بشط الفرات.

١٥١١٥ ـ مكرر رقم (١٥٧٢) وفيه ليث بن أبي سليم: ضعيف، والذي لم يعرفه: حد مر مولى عبس ذكره البخاري وابن أبي حاتم، يروي المقاطيع.

١٥١١٦ ـ رواه الطبراني في الكبير رقم (٢٨١٩) وفيه: يحيى بن عبد الحميد الحماني، متروك.

قال: ما اسم هذه الأرض؟ قالوا: كربلاء، فقال: صدق الله ورسوله، كرب وبلاء.

١٥١١٧ ـ وفي رواية: صدق رسول الله ﷺ أرض كرب وبلاء.

رواه الطبراني بأسانيد ورجال أحدها ثقات.

١٥١١٨ ـ وعن أم سلمة قالت:

كان الحسن والحسين يلعبان بين يدي رسول الله ﷺ في بيتي فنزل جبريل فقال: يا محمد إن أمتك تقتل ابنك هذا من بعدك، وأومأ بيده إلى الحسين، فبكى رسول الله ﷺ وضمَّه إلى صدره، ثم قال رسول الله ﷺ: «يا أُمَّ سَلَمَةَ وَدِيْعَةٌ عِنْدَكِ هَذِهِ التُّرْبَةُ» فشمها رسول الله ﷺ وقال: «وَيْحٌ وكَرْبٌ وبَلاءٌ».

قالت: وقال رسول الله ﷺ: «يا أُمَّ سَلَمَةَ إذَا تَحَوَّلَتْ هَذِهِ التُّرْبَةُ دَماً فاعْلَمِي أَنَّ ابْنِي قَدْ قُتِلَ» قال: فجعلتها أم سلمة في قارورة، ثم جعلت تنظر إليها كل يوم وتقول: إنَّ يَوْماً تحولين دماً ليوم عظيم.

رواه الطبراني، وفيه: عمرو بن ثابت النكري، وهو متروك.

١٥١١٩ ـ وعن أبي أمامة قال: قال رسول الله ﷺ لنسائه: «لا تُبْكُوا هَذا الصَّبِيَّ» يعني: حسيناً، قال: وكان يوم أم سلمة، فنزل جبريل فدخل رسول الله ﷺ الدَّاخل، وقال لأم سلمة: «لا تَدَعِي أَحداً أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ» فجاء الحسين، فلما نظر إلى النبي ﷺ في البيت أرادَ أن يدخل فأخذته أم سلمة، فاحتضنته، وجعلت تُنَاغيه وتسكته، فلما اشتدَّ في البكاء خلت عنه، فدخل حتى جلس في حجر النبي ﷺ فقال جبريل للنبي ﷺ: إن أمتك ستقتل ابنك هذا، فقال النبي ﷺ: «يَقْتُلُونَهُ وَهُمْ مُؤمِنُونَ بِي؟» قال: نعم يقتلونه، فتناول جبريل تربة فقال: بمكان كذا وكذا، فخرج رسول الله ﷺ قد احتضن حسيناً كاسف البال مغموماً[1]، فظنت أم سلمة أنه غضب

١٥١١٧ ـ رواه الطبراني في الكبير رقم (٢٨١٢) و(٢٩٠٢) مختصراً وفيهما: يعقوب بن حميد بن كاسب ضعيف وقد وثق.

١٥١١٨ ـ رواه الطبراني في الكبير رقم (٢٨١٧).

١٥١١٩ ـ ١ ـ في الكبير رقم (٨٠٩٦): مهموماً.

من دخول الصبي عليه، فقالت: يا نبي الله جعلت لك الفداء، إنك قلت لنا: «لا تُبْكوا هَذا الصَّبيَّ» وأمرتني أن لا أدعْ أحداً يدخل عليك، فجاء فخليت عنه، فلم يرد عليها فخرج إلى أصحابه وهم جلوس فقال: «إنَّ أُمَّتي يَقْتُلُونَ هَذَا» وفي القوم أبو بكر وعمر، وكانا أجرأ القوم عليه، فقالا: يا نبي الله وهم مؤمنون؟ قال: «نَعَمْ وَهَذِهِ تُرْبَتُهُ» وأراهم إياها.

رواه الطبراني ورجاله موثقون وفي بعضهم ضعف.

٩/١٩٠ ١٥١٢٠ ـ وعن معاذ بن جبل قال: خرج علينا رسول الله ﷺ متغير اللون فقال:

«أَنَا مُحَمَّدٌ أُوتِيتُ فَوَاتِحَ الكَلامِ وخَوَاتِمَهُ، فَأَطِيعُونِي مَا دُمْتُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَإِذَا ذُهِبَ بِي فَعَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ، أَحِلُّوا حَلاَلَهُ وَحَرِّمُوا حَرَامَهُ. أَتَتْكُمُ المَوْتَةُ أَتَتْكُمْ بِالرَّوْحِ وَالرَّاحَةِ، كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ. أَتَتْكُمْ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ المُظْلِمِ، كُلَّمَا ذَهَبَ رَسْلٌ جَاءَ رَسْلٌ، تَنَاسَخَتِ النُّبُوَّةِ، فَصَارَتْ مُلْكاً رَحِمَ اللَّهُ مَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا وخَرَجَ مِنْهَا كَمَا دَخَلَهَا، أَمْسِكْ يَا مُعَاذُ وأَحْصِ».

قال: فلما بلغت خمساً قال: «يَزِيدُ، لا بَارَكَ اللَّهُ فِي يَزِيدَ» ثم ذرفت عيناه ﷺ.

ثم قال: «نُعِيَ إِلَيَّ حُسَيْنٌ، وأُتِيتُ بِتُرْبَتِهِ وأُخْبِرْتُ بِقَاتِلِهِ، والَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يُقْتَلُ بَيْنَ ظَهْرَانَي قَوْمٍ يَمْنَعُوهُ إِلاَّ خَالَفَ اللَّهُ بَيْنَ صُدُورِهِمْ وقُلُوبِهِمْ، وسَلَّطَ عَلَيْهِمْ شِرَارَهُمْ وأَلْبَسَهُمْ شِيَعاً».

قال: «وَاهاً لِفِرَاخِ آلِ مُحَمَّدٍ مِنْ خَلِيفَةٍ يُسْتَخْلَفُ مُتْرَفٍ، يَقْتُلُ خَلَفِي وخَلَفَ الخَلَفِ. أَمْسِكْ يَا مُعَاذُ» فلما بلغت عشرة قال: «الوَلِيدُ اسْمُ فِرْعَوْنَ، هَادِمُ شَرَائِعِ الإِسْلاَمِ بَيْنَ يَدَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ لِيَسُلَّ اللَّهُ سَيْفَهُ، فَلا غِمَادَ لَهُ، وَاخْتَلَفَ فَكَانُوا هَكَذَا» فشبك بين أصابعه ثم قال: «بَعْدَ العِشْرِينَ ومِئَةٍ يَكُونُ مَوْتٌ سَرِيعٌ وَقَتْلٌ ذَرِيعٌ فَفِيهِ هَلاَكُهُمْ وَيَلِي عَلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ العَبَّاسِ».

١٥١٢٠ ـ رواه الطبراني في الكبير رقم (٢٨٦١) و(٢٠/٣٨).

رواه الطبراني، وفيه: مجاشع بن عمرو، وهو كذاب.

١٥١٢١ ـ وعن أبي الطَّفيل قال:

استأذن ملك القطر أن يسلم على النبي ﷺ في بيت أم سلمة فقال: «لَا يَدْخُلْ عَلَيْنَا أَحَدٌ» فجاء الحسين بن علي ـ رضي الله عنهما ـ فدخل فقالت أم سلمة: هو الحسين، فقال النبي ﷺ: «دَعِيهِ» فجعل يعلو رقبة النبي ﷺ ويَعْبَثُ به، والملك ينظر، فقال الملك: أتحبه يا محمد؟ قال: «إِنِّي وَاللهِ إِنِّي لَأُحِبُّهُ» قال: أما إن أمتك ستقتله، وإن شئت أريتك المكان، فقال بيده، فتناول كفاً من تراب فأخذت أم سلمة التراب، فصرَّته في خِمارها، فكانوا يرون أن ذلك التراب من كربلاء.

رواه الطبراني وإسناده حسن.

١٥١٢٢ ـ وعن أم سلمة قالت: قال رسول الله ﷺ.

«يُقْتَلُ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ مِنْ مُهَاجِرِي»[١].

رواه الطبراني، وفيه: سعد بن ظريف، وهو متروك.

١٥١٢٣ ـ وبإسناده قالت: قال رسول الله ﷺ:

«يُقْتَلُ الحُسَيْنُ حِيْنَ يَعْلُوهُ القَتِيرُ».

قال الطبراني: القَتِير: الشَّيب.

١٥١٢٤ ـ وعن علي قال:

ليقتلن الحسين [قتلاً][١]، وإني لأعرف التربة التي يقتل فيها قريباً من النَّهرين.

رواه الطبراني ورجاله ثقات.

١٥١٢١ ـ رواه الطبراني في الكبير رقم (٢٨٠٧) وابن الجوزي في الموضوعات (١/٤٠٨)، وفيه أيضاً: إسماعيل بن أبان.

١ ـ في الكبير: مهاجرتي.

١٥١٢٣ ـ رواه الطبراني في الكبير رقم (٢٨٠٨) وانظر سابقه.

١٥١٢٤ ـ ١ ـ زيادة من الكبير رقم (٢٨٢٤).

جلد اول

مسند امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

(مترجم)

حدیث نمبر: ۱ تا حدیث نمبر: ۱۸۳۷

مؤلف: حضرت امام احمد بن حنبل

مترجم: مولانا محمد ظفر اقبال

مکتبہ رحمانیہ

اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-37224228-37355743

يَدْخُلُهُ مَلَكٌ مَا دَامَ فِيهِ قُلْتُ مَا أَعْلَمُهُ يَا جِبْرِيلُ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ فَفَتَحْتُ الْبَيْتَ فَلَمْ أَجِدْ فِيهِ شَيْئًا غَيْرَ جَرْوِ كَلْبٍ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ الْحَسَنُ قُلْتُ مَا وَجَدْتُ إِلَّا جَرْوًا قَالَ إِنَّهَا ثَلَاثٌ لَنْ يَلِجَ مَلَكٌ مَا دَامَ فِيهَا أَبَدًا وَاحِدٌ مِنْهَا كَلْبٌ أَوْ جَنَابَةٌ أَوْ صُورَةُ رُوحٍ [قال شعيب: إسناده ضعيف] [راجع: ٥٧٠، ٦٣٢]

(٦٤٧) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضری کا مجھے ایک ایسے وقت میں شرف حاصل ہوتا تھا جو مخلوق میں میرے علاوہ کسی کو حاصل نہ ہو سکا، میں روزانہ سحری کے وقت نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا اور سلام کرتا تھا، نبی علیہ السلام کھانس کر مجھے اندر آنے کی اجازت عطاء فرما دیتے۔

ایک مرتبہ میں رات کے وقت نبی علیہ السلام کے پاس پہنچا اور حسب عادت سلام کرتے ہوئے کہا "السلام علیک یا نبی اللہ" آپ علیہ السلام نے فرمایا ابو الحسن! رکو، میں خود ہی باہر آ رہا ہوں، جب نبی علیہ السلام باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے؟ فرمایا نہیں، میں نے پوچھا تو پھر کل گذشتہ رات آپ نے مجھ سے کوئی بات کیوں نہیں کی؟ فرمایا مجھے اپنے حجرے میں کسی چیز کی آہٹ محسوس ہوئی، میں نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی کہ میں جبریل ہوں، میں نے انہیں اندر آنے کے لئے کہا تو وہ کہنے لگے نہیں، آپ ہی باہر تشریف لے آئیے۔

جب میں باہر آیا تو وہ کہنے لگے کہ آپ کے گھر میں ایک ایسی چیز ہے کہ وہ جب تک گھر میں رہے گی، کوئی فرشتہ بھی گھر میں داخل نہ ہوگا، میں نے کہا کہ جبریل! مجھے تو ایسی کسی چیز کا علم نہیں ہے، وہ کہنے لگے کہ جا کر اچھی طرح دیکھئے، میں نے گھر کھول کر دیکھا تو وہاں کتے کے ایک چھوٹے سے بچے کے علاوہ مجھے کوئی اور چیز نہیں ملی جس سے حسن کھیل رہے تھے، چنانچہ میں نے آ کر ان سے یہی کہا کہ مجھے تو کتے کے ایک چھوٹے سے پلے کے علاوہ کچھ نہیں ملا، اس پر انہوں نے کہا کہ تین چیزیں ایسی ہیں جو کسی گھر میں جب تک رہیں گی، اس وقت تک رحمت کا کوئی فرشتہ وہاں داخل نہ ہوگا، کتا، جنبی آدمی یا کسی جاندار کی تصویر۔

(٦٤٨) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَارَ مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ صَاحِبَ مِطْهَرَتِهِ فَلَمَّا حَاذَى نِينَوَى وَهُوَ مُنْطَلِقٌ إِلَى صِفِّينَ فَنَادَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ اصْبِرْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَيْنَاهُ تَفِيضَانِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَغْضَبَكَ أَحَدٌ مَا شَأْنُ عَيْنَيْكَ تَفِيضَانِ قَالَ بَلْ قَامَ مِنْ عِنْدِي جِبْرِيلُ قَبْلُ فَحَدَّثَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بِشَطِّ الْفُرَاتِ قَالَ فَقَالَ هَلْ لَكَ إِلَى أَنْ أُشِمَّكَ مِنْ تُرْبَتِهِ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ فَمَدَّ يَدَهُ فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ فَأَعْطَانِيهَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ أَنْ فَاضَتَا [إسناده ضعيف]

(٦٤٨) عبداللہ بن نجی کے والد ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہے تھے، ان کے ذمے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے وضو کی خدمت تھی، جب وہ صفین کی طرف جاتے ہوئے نینوی کے قریب پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پکار کر فرمایا ابو عبداللہ! فرات کے کنارے پر رک جاؤ، میں نے پوچھا کہ خیریت ہے؟ فرمایا میں ایک دن نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی

آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش ہو رہی تھی، میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! کیا کسی نے آپ کو غصہ دلایا ہے، خیر تو ہے کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں؟ فرمایا ایسی کوئی بات نہیں ہے، بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے پاس سے جبریل اٹھ کر گئے ہیں، وہ کہہ رہے تھے کہ حسین کو فرات کے کنارے شہید کر دیا جائے گا، پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس مٹی کی خوشبو سونگھا سکتا ہوں؟ میں نے انہیں اثبات میں جواب دیا، تو انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ایک مٹھی بھر کر مٹی اٹھائی اور مجھے دے دی، بس اس وقت سے اپنے آنسوؤں پر مجھے قابو نہیں ہے۔

(٦٤٩) حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ أَنْبَأَنَا الْأَزْهَرُ بْنُ رَاشِدٍ الْكَاهِلِيُّ عَنْ الْخَضِرِ بْنِ الْقَوَّاسِ عَنْ أَبِي سُخَيْلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى حَدَّثَنَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ وَسَأُفَسِّرُهَا لَكَ يَا عَلِيُّ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مَرَضٍ أَوْ عُقُوبَةٍ أَوْ بَلَاءٍ فِي الدُّنْيَا فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَاللَّهُ تَعَالَى أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَيْهِمْ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَا عَفَا اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ تَعَالَى أَحْلَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ بَعْدَ عَفْوِهِ [إسناده ضعيف]

(٦٤٩) ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں قرآن کریم کی وہ سب سے افضل آیت ''جو ہمیں نبی علیہ السلام نے بتائی تھی'' نہ بتاؤں، وہ آیت یہ ہے

﴿ مَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ﴾

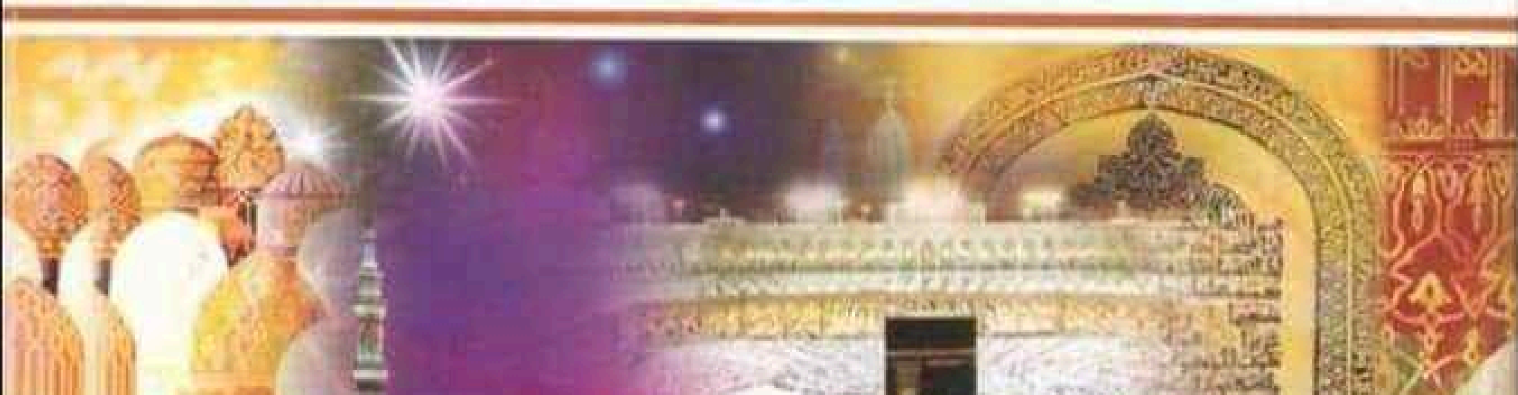
اور نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ علی! میں تمہارے سامنے اس کی تفسیر بیان کرتا ہوں، اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ تمہیں دنیا میں جو بیماری، تکلیف یا آزمائش پیش آتی ہے تو وہ تمہاری اپنی حرکتوں اور کرتوتوں کی وجہ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بہت کریم ہے کہ آخرت میں دوبارہ اس کی سزا دے، اور اللہ نے دنیا میں جس چیز سے درگذر فرمایا ہو، اس کے حلم سے یہ بعید ہے کہ وہ اپنے عفو سے رجوع کرلے۔

(٦٥٠) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَإِسْرَائِيلُ وَأَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَهُ قَالَ قُلْنَا أَخْبِرْنَا بِهِ نَأْخُذْ مِنْهُ مَا أَطَقْنَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ أَمْهَلَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارُهَا مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مِقْدَارُهَا مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ هَاهُنَا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلَّى أَرْبَعًا وَأَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتْ الشَّمْسُ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَأَرْبَعًا قَبْلَ الْعَصْرِ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تِلْكَ سِتَّ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ وَقَلَّ مَنْ يُدَاوِمُ

تاریخ ابن کثیر

البدایہ والنہایہ

حصہ ہفتم، ہشتم



علامہ حافظ ابو الفداء عماد الدین ابن کثیر دمشقی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

انس بن حارث کربلا کی طرف گئے اور حضرت حسینؓ کے ساتھ قتل ہو گئے' ابوالقاسم بغوی بیان کرتے ہیں' میں نہیں جانتا کہ اس کے سوا کسی دوسرے شخص نے اسے روایت کیا ہو۔

امام احمدؒ نے بیان کیا ہے کہ محمد بن عبید نے ہم سے بیان کیا کہ شراحیل بن مدرک نے عبداللہ بن یحییٰ سے اس کے باپ کے حوالے سے ہم سے بیان کیا کہ وہ حضرت علیؓ کے ساتھ روانہ ہوا۔ اور وہ آپ کا کوزہ بردار تھا۔ اور جب وہ صفین کو جاتے ہوئے نینویٰ سے گزرے تو حضرت علیؓ نے آواز دی اے ابوعبداللہ ٹھہر جاؤ' اے ابوعبداللہ فرات کے کنارے پر ٹھہر جاؤ' میں نے پوچھا آپ کیا کہنا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا میں ایک روز رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں' میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کس بات نے رلایا ہے؟ آپ نے فرمایا ابھی جبریلؑ میرے پاس سے اٹھے ہیں انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ حسینؓ' فرات کے کنارے پر قتل ہوں گے نیز کہا کیا میں آپ کو اس کی مٹی سونگھا دوں' حضور فرماتے ہیں اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور ایک مٹھی مٹی پکڑ کر مجھے دے دی اور میں اپنے آنسوؤں کو ضبط نہ کر سکا' احمد اس کی روایت میں متفرد ہیں۔

اور محمد بن سعد نے عن علی بن محمد عن یحییٰ بن زکریا عن رجل عن عامر الشعبی عن علی اسی کی مثل روایت کی ہے اور محمد بن سعد وغیرہ نے کئی طریق سے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کی ہے کہ وہ صفین جاتے ہوئے اندرائن کے پودوں کے پاس کربلا سے گزرے تو آپ نے اس کا نام دریافت کیا تو آپ کو بتایا گیا کہ اس کا نام کربلا ہے' آپ نے فرمایا کرب اور بلاء' آپ نے اتر کر وہاں ایک درخت کے پاس نماز پڑھی پھر فرمایا' یہاں شہداء قتل ہوں گے جو صحابہؓ کے سوا بہترین شہداء ہوں گے وہ جنت میں بلاحساب داخل ہوں گے۔ اور آپ نے وہاں ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا پس انہوں نے اسے کچھ پہچان لیا اور حضرت حسینؓ اسی جگہ میں قتل ہوئے اور حضرت کعب الاحبارؒ سے کربلاء کے متعلق کچھ آثار مروی ہیں اور ابوالجناب الکلبی وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ اہل کربلاء حضرت حسینؓ پر ہمیشہ جنات کا نوحہ سنتے رہے ہیں اور وہ کہتے تھے۔

''رسول اللہ ﷺ نے آپ کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا ہے اور اس کی چمک رخسار میں ہے اور آپ کے والدین قریش کے عالی قدر آدمیوں میں سے ہیں اور آپ کا نانا' بہترین نانا ہے''۔

اور ایک شخص نے انہیں جواب دیا۔

''وہ ان کے پاس آ کر انہیں نکال لے گئے اور وہ آپ کے لیے بدترین وفد تھے انہوں نے اپنے نبی کی بیٹی کے بیٹے کو قتل کر دیا ہے اور اس کے ذریعے رخساروں والوں کو پر سکون کر دیا ہے''۔

اور ابن عساکر نے روایت کی ہے کہ لوگوں کا ایک گروہ ایک غزوہ میں بلاد روم کی طرف گیا تو انہوں نے ایک کلیسا میں لکھا دیکھا۔

''کیا وہ امت جس نے حسین ؓ کو قتل کیا ہے یوم حساب کو اس کے نانا کی شفاعت کی امید رکھتی ہے؟''۔

انہوں نے ان سے پوچھا یہ شعر کس نے لکھا ہے انہوں نے کہا یہ آپ کے نبی کی بعثت سے تین سو سال پہلے کا لکھا ہوا ہے' روایت ہے کہ جن لوگوں نے آپ کو قتل کیا انہوں نے واپس آ کر شراب نوشی کرتے ہوئے رات گزاری اور سر ان کے پاس موجود تھا تو ایک آہنی قلم ان کے سامنے نمودار ہوا اور اس نے دیوار پر ان کے لیے یہ شعر لکھا:

الصّواعق المحرّقہ



مترجم

علامہ اختر فتح پوری

ابن سعد نے عمران بن سلیمان سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں ۔عرب جاہلیت میں یہ دونوں نام رکھا کرتے تھے ۔

۲۸ :۔ ابن سعد اور طبرانی نے حضرت عائشہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے جبریل نے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد ارض طف میں مارا جائے گا اور وہ میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لایا اور بتایا کہ اس جگہ وہ قتل ہو کر پڑا ہو گا ۔

۲۹ :۔ ابو داؤد اور حاکم نے ام الفضل بنت الحرث سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبریل نے مجھے آکر بتایا کہ میری امت میرے اس بیٹے یعنی حسین کو عنقریب قتل کریگی اور وہ میرے پاس سرخ مٹی بھی لایا ۔

احمد نے بیان کیا ہے کہ میرے پاس گھر میں ایک فرشتہ آیا جو اس سے پہلے کبھی نہیں آیا ۔اس نے مجھے کہا کہ تیرا یہ بیٹا یعنی حسین قتل ہو گا اور اگر آپ چاہیں تو میں اس جگہ کی مٹی آپ کو دکھاؤں جہاں یہ قتل ہو گا ۔آپ نے فرمایا پھر اس نے سرخ مٹی نکال کر دکھائی ۔

۳۰ :۔ بغوی نے اپنی معجم میں حضرت انس کی حدیث سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بارش کے فرشتے نے میری زیارت کے لئے اپنے رب سے اجازت طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اجازت عطا فرما دی ۔اس روز حضرت ام سلمہ کی باری تھی ۔ حضور علیہ السلام نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا دروازے کی نگرانی کرنا تاکہ کوئی آدمی داخل نہ ہو ۔ابھی وہ دروازے پر ہی تھیں کہ حضرت

حسین اندر گھس آئے اور چھلانگ لگاکر آپ پر سوار ہو گئے۔ اور حضور علیہ السلام انہیں چومنے لگے۔ تو فرشتے نے آپ سے کہا کیا آپ کو ان سے محبت ہے۔ فرمایا ہاں۔ فرشتے نے کہا عنقریب آپ کی امت اسے قتل کرے گی اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو وہ جگہ دکھا دوں جہاں یہ قتل ہو گا۔ اس نے آپ کو وہ جگہ دکھائی اور سرخ مٹی بھی لے کر آیا۔ ام سلمہ نے اُسے لیکر کپڑے میں باندھ لیا۔ ثابت کہتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے کہ وہ جگہ کربلا ہے۔

ابو حاتم نے اسے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے اور احمد نے بھی ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔ اور عبد بن حمید اور ابن احمد نے بھی ایسی ہی ایک روایت بیان کی ہے۔ لیکن اس میں یہ بیان ہوا ہے کہ وہ فرشتہ جبریل تھا۔ اگر یہ صحیح ہے تو یہ دو واقعے ہیں اور دوسری میں یہ اضافہ بھی ہوا ہے کہ حضور علیہ السلام نے اس مٹی کو سونگھا اور فرمایا کرب وبلا کی خوشبو آتی ہے۔ سہلۃ بکسر الاول سخت ریت کو کہتے ہیں۔ جو باریک اور نرم نہ ہو۔

الملا کی روایت اور ابن احمد کی زیادۃ المسند میں ہے کہ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ پھر آپ نے وہ مٹی مجھے دے دی۔ اور فرمایا کہ یہ اس زمین کی مٹی ہے جہاں اسے قتل کیا جائے گا جب یہ مٹی لہو ہو جائے تو سمجھ لینا کہ اسے قتل کر دیا گیا ہے۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں میں نے اس مٹی کو ایک بوتل میں رکھ دیا اور میں کہا کرتی تھی کہ ایک دن یہ خون میں تبدیل ہو جائے گی۔ وہ بہت بڑا دن ہو گا۔ اور حضرت ام سلمہ ہی کی روایت میں ہے کہ قتل

حسین کے روز میں نے اُسے پکڑا تو وہ خون ہو گئی تھی ۔

ایک روایت میں ہے کہ پھر جبریل نے کہا کیا میں آپ کو ان کے قتل گاہ کا مٹی دکھاؤں وہ چند مٹھیاں مٹی لے کر آیا ۔ جسے میں نے ایک بوتل میں رکھ دیا ۔ حضرت ام سلمہ کہتی ہیں جب قتل حسین کی رات آئی تو میں نے ایک کہنے والے کو کہتے سُنا ہے

اے حسین کو جہالت سے قتل کرنے والو۔ تمہیں
عذاب و ذلت کی خوشخبری ہو تم پر ابن داؤد ،
موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی زبان سے لعنت پڑ
چکی ہے ۔

حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں رو پڑی اور میں نے بوتل کو کھولا تو وہ مٹی خون ہو کر بہہ پڑی اور ابن سعد نے شعبی سے بیان کیا ہے ۔ کہ صفین کی طرف جاتے ہوئے حضرت علی کربلا سے گذرے ۔ یہ فرات کے کنارے نینوی بستی کے بالمقابل ہے ۔ آپ نے وہاں کھڑے ہو کر اس زمین کا نام پوچھا آپ کو بتایا گیا کہ اسے کربلا کہتے ہیں ۔ تو آپ رو پڑے ۔ یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی پھر فرمایا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا ۔ تو آپ رو رہے تھے ۔ میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے گریہ کناں ہیں فرمایا ۔ ابھی جبریل نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین فرات کے کنارے ایک جگہ قتل ہو گا ۔ جسے کربلا کہا جاتا ہے ۔ پھر جبریل نے ایک مٹھی میں مٹی پکڑ کر مجھے سونگھائی تو میں اپنے آنسوؤں کو روک نہ سکا ۔

احمد نے حضرت علی سے مختصر روایت کی ہے کہ میں نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ آگے ساری وہی حدیث بیان کی ہے۔

الملا نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی قبرِ حسین کے پاس سے گذرے اور فرمایا یہاں ان کی سواریوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے اور یہاں ان کے کوچ کی جگہ ہے۔ یہ آلِ محمد کے نوجوانوں کے خون بہنے کی جگہ ہے وہ اس میدان میں قتل ہوں گے اور زمین و آسمان ان پر روئیں گے۔

ابن سعد نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کمرہ تھا۔ جس کی سیڑھی حضرت عائشہ کے حجرہ میں تھی۔ جس سے آپ چڑھ کر وہاں جایا کرتے تھے۔ جب آپ جبریل علیہ السلام سے ملاقات کا ارادہ کرتے تو وہاں چڑھ جاتے اور حضرت عائشہ کو حکم دے دیا کرتے تھے کہ کوئی آدمی اوپر نہ آئے۔ حضرت حسین حضرت عائشہ کی لاعلمی میں اوپر چڑھ گئے تو جبریل نے کہا یہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا یہ میرا بیٹا ہے۔ آپ نے حضرت حسین کو پکڑ کر اپنی ران پر بٹھالیا تو جبریل نے آپ سے کہا کہ عنقریب آپ کی امت اسے قتل کرے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بیٹے کو، جبریل نے کہا ہاں! اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس علاقے کے متعلق بھی بتا دوں۔ جس میں اُسے قتل کیا جائے گا۔ تو جبریل نے عراق کے علاقے طف کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہاں سے سرخ مٹی اٹھا کر آپ کو دکھائی اور کہا یہ اس جگہ کی مٹی ہے جہاں حضرت حسین قتل ہو کر گریں گے۔

ترمذی نے حضرت ام سلمہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت ام سلمہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا اور

ينابيع المودة

سجل عظيم للأحاديث النبوية في مناقب الإمام علي وأهل البيت عليهم السلام

للعلامة الكبير الشيخ سليمان بن الشيخ إبراهيم الحسيني البلخي القندوزي الحنفي

١ - ٣

منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

حين نزل القرآن، فأنا حريص على أن أراعي ذلك لولده. رواه أبو إسحاق الثعلبي في تفسير القرآن. انتهى شرح نهج البلاغة.

وأما الفضائل التي ذكرها صاحب كتاب الإصابة فقد ذكرت في مشرق الأكوان.

الباب الستون

في الأحاديث الواردة في شهادة الحسين صلوات الله ورحمته وبركاته وسلامه عليه وعلى أهل بيته ومن معه دائماً وسرمداً

في المشكاة عن أم الفضل بنت الحارث امرأة العباس رضي الله عنها، أنها دخلت على رسول الله ﷺ فقالت: يا رسول الله إني رأيت حلماً منكراً الليلة! قال: ما هو؟ قالت: رأيت كأن قطعة من جسدك المباركة قطعت ووضعت في حجري! فقال عليه السلام: رأيت خيراً، تلد فاطمة إن شاء الله تعالى غلاماً يكون في حجرك. قالت: فولدت فاطمة الحسين فكان في حجري، فأرضعته بلبن قثم فدخلت يوماً على النبي ﷺ فوضعته في حجره، ثم حانت مني التفاتة فإذا عينا رسول الله ﷺ تهريقان الدموع فقلت: يا رسول الله بأبي وأمي ما لك؟ قال: أتاني جبرئيل فأخبرني أن أمتي ستقتل ابني هذا. فقلت: هذا؟ قال نعم! وأتاني بتربة حمراء. رواه البيهقي.

وفي جمع الفوائد عائشة رفعته: إن جبرائيل أخبرني أن ابني حسيناً مقتول في أرض الطف، وإن أمتي ستفتن بعدي. للكبير.

وفي الإصابة: أنس بن الحارث بن البيعة قال البخاري في تاريخه، والبغوي وابن السّكن وغيرهما، عن أشعث بن سحيم عن أبيه عن أنس بن الحارث قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إن ابني هذا ـ يعني الحسين ـ يقتل بأرض يقال لها كربلا، فمن شهد ذلك منكم فلينصره. فخرج أنس ابن الحارث إلى كربلا، فقتل بها مع الحسين رضي الله عنه وعمن معه.

وفي جمع الفوائد ابن عباس قال: استأذنني الحسين في الخروج فقلت: لولا أن يزرى بي أو بك لشبكت يدي على رأسك. فقال: لأن أقتل بمكان كذا وكذا، أحب إلي من أن يستحق بي حرم الله ورسوله، فذلك الذي أسلي نفسي عنه.

وفي الإصابة : امرؤ القيس بن عدي بن عوس بن جابر بن كعب بن عليم الكلبي، كان أميراً على قضاعة الشام ،قال له علي بن أبي طالب : هذان ابناي وقد رغبنا في صهرك فأنكحنا بناتك. فقال : قد أنكحتك يا علي المحياة ابنة إمرء القيس، وأنكحتك يا حسن سلمىٰ ابنتي، وأنكحتك يا حسين الرباب ابنتي، وهي أم سكينة وفيها يقول الحسين شعراً :

لعمـــرك إننـــي لأحـــب داراً   تحـل بهـا سكينـة والـربـاب

وهي التي أقامت على الروضة المكرمة للحسين في كربلا حولاً ثم أنشدت هذا البيت :

إلى الحـول ثـم اسـم السـلام عليكمـا   ومـن يبـك حـولاً كـامـلاً فلقـد عـذر

وفي كتاب مودة القربىٰ ،عن الحسين عليه السلام قال : قال لي جدي ﷺ : يا بنيّ إنك لكبدي طوبىٰ لمن أحبك وأحب ذريتك، فالويل لقاتلك يوم الجزاء .

وفي البخاري عن ابن أبي نعيم البجلي قال : سمعت ابن عمر سأله عن المحرم قال شعبة : أحسبه بقتل الذباب، فقال أهل العراق : يسألون عن الذباب وقد قتلوا ابن بنت رسول الله ﷺ، وقال النبي ﷺ : هما ريحانتاي من الدنيا .

وفي جمع الفوائد أنس قال : كنت عند ابن زياد، فجيء برأس الحسين رضي الله عنه، فجعل يضربه بقضيب في أنفه ويقول : ما رأيت مثل هذا حسناً! فقلت : أما إنه كان أشبههم برسول الله ﷺ. للبخاري والترمذي بلفظه .

ولنورد ما في الصواعق المحرقة، للشيخ ابن حجر الهيثمي الشافعي المكي عمدة علماء الشافعية وسندهم :

أخرج ابن سعد والطبراني عن أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها رفعته : أخبرني جبرائيل أن ابني الحسين يقتل بعدي بأرض الطف، وجاءني بهذه التربة، وأخبرني أن فيها مضجعه .

أخرج أبو داود والحاكم عن أم الفضل زوجة العباس ـ كانت مرضعة الحسين بلبن قثم ـ رفعته : أتاني جبرئيل وأخبرني أن أمتي ستقتل ابني هذا، وأتاني من تربة حمراء .

أخرج أحمد مرفوعاً : دخل عليَّ ملك لم يدخل علي قبل فقال لي : إن ابنك حسيناً مقتول وإن شئت أريتك من تربة الأرض التي يقتل بها، فأخرج تربة حمراء .

وأخرج البغوي في معجمه وأبو حاتم في صحيحه، وأحمد وابن أحمد وعبد بن حميد وابنه أحمد، عن أنس أن النبي ﷺ قال : استأذن ملك ربه أن يزورني فأذن له، وكان يوم أم سلمة فقال : يا أم سلمة احفظي الباب لا يدخل أحد فبينا هي على الباب إذ دخل الحسين، فوثب على

حجر جده ﷺ فيلثمه ويقبله فقال الملك : إن أمتك ستقتله وإن شئت أريك المكان الذي يقتل به، فأراه فجاءه بسهلة وتراب أحمر، فأخذته أم سلمة فجعلته في ثوبها. قال ثابت : كنا نقول إنها كربلا .

وزاد أبو حاتم أنه ﷺ شمها وقال : ويح كربلا والسهلة رمل خشن .

وفي رواية الملا وابن أحمد قال ﷺ : يا أم سلمة فمتىٰ صار دماً فاعلمي أنه قد قتل. قالت أم سلمة : فوضعته في قارورة فرأيته يوم قتل الحسين قد صار دماً .

وقالت لما كانت ليلة قتله : سمعت قائلاً يقول :

أيها القاتلون جهلاً حسيناً ... فأبشروا بالعذاب والتذليل
قد لعنتم على لسان ابن داود ... وموسى وحامل الإنجيل

فبكيت وفتحت القارورة فإذا صار دماً .

أخرج ابن سعد عن الشعبي قال : مر علي كرم الله وجهه بكربلا عند مسيره إلى صفين، فبكى حتى بل الأرض من دموعه فقال : دخلت على رسول الله ﷺ وهو يبكي فقلت : يا رسول الله بأبي وأمي ما يبكيك؟ قال : كان عندي جبرائيل آنفاً، وأخبرني بأن ولدي الحسين يقتل بشاطىء الفرات بموضع يقال له كربلا. ثم قبض جبرائيل قبضة من ترابه، وشممني إياها فلم أملك عينيّ أن فاضتا. أيضاً رواه أحمد نحوه .

وروىٰ الملا أن علياً كرم الله وجهه، مر بكربلا فقال : هذا مناخ ركابهم وههنا موضع رحالهم، وههنا مراق دمائهم، فتية من آل محمد يُقتلون بهذه العرصة، تبكي عليهم السماء والأرض .

وأخرج الترمذي عن سلمى أن امرأة من الأنصار قالت : دخلت على أم سلمة وهي تبكي فقلت : ما يبكيك؟ قالت : رأيت رسول الله ﷺ في المنام، وعلى رأسه ولحيته التراب فقلت : ما لك يا رسول الله؟ قال : شهدت قتل الحسين آنفاً .

وكذلك رآه ابن عباس في المنام نصف النهار، أشعث أغبر بيده قارورة فيها دم يلتقطه، فسأله فقال : دم الحسين وأصحابه. فلم يزل يتردد الخبر فوجد أن الحسين قد قتل في ذلك اليوم، يوم الجمعة عاشر المحرم سنة إحدىٰ وستين، وله ست وخمسون سنة وأشهر .

قالت أم سلمة : ما سمعت نوحة الجن منذ قبض رسول الله ﷺ إلا الليلة التي قتل قبلها الحسين :

أيها القاتلون جهلاً حسيناً ... فأبشروا بالعذاب والتذليل

سیرت چہاردہ معصومین علیہم السلام

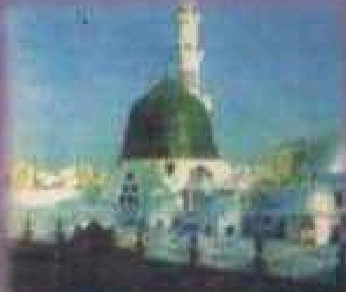
تذکرۃ الخواص

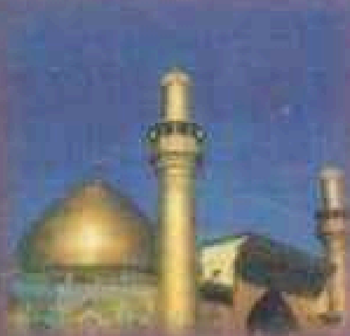
تالیف

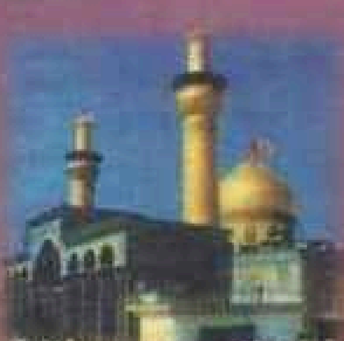
العلامہ سبط ابن جوزی

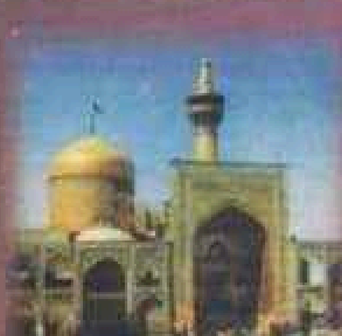
ترجمہ

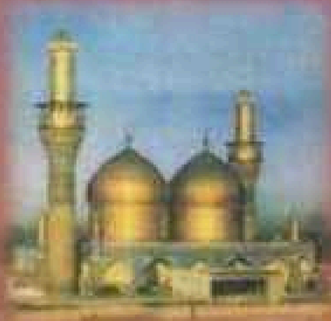
مولانا صفدر حسین نجفی

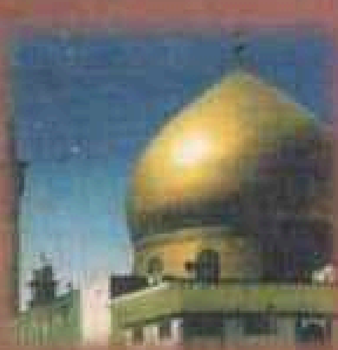












سیّدالشہدا امام حسین علیہ السلام

آپ کی کنیت ابوعبداللہ القاب سیدؔ، وفیؔ، ولیؔ، مبارکؔ، سبطؔ اور شہید کربلا ہیں۔

آپ ماہ شعبان ۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت چھ ماہ میں ہوئی یہ خصوصیت صرف آپ کو حضرت یحیٰؑ ابن زکریا اور حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کو حاصل ہوئی۔

ابن سعد کہتا ہے جب آپ پیدا ہوئے تو رسول اللہؐ نے کان میں اذان کہی۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ حسینؑ سے بے انتہا محبت کرتے اور انھیں اپنے کاندھوں پر سوار فرماتے اور ان کے ہونٹوں اور دانتوں کے بوسے لیا کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ جبریل ایک دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ حسینؑ کے بوسے لے رہے تھے۔

جبریل نے کہا کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں فرمایا ہاں۔ جبریل نے کہا عنقریب آپ کی امت انھیں شہید کرے گی۔

بخاری نے کہا ہے (حذفِ اسناد کے ساتھ) ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں سرکار رسالتؐ نے فرمایا یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں یعنی حسنؑ و حسینؑ یہ روایت مفرداتِ بخاری میں ہے۔

امام احمد نے کہا ہے (حذف سند سے) ابوسعید خدری سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا حسنؑ و حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور ترمذی نے بھی یہ روایت نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

ابومحمد جوہری نے ہمیں خبر دی ہے (حذف اسناد سے) عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا یہ دونوں میرے بیٹے ہیں جو ان سے محبت کرے اس نے مجھ سے محبت کی اور جو ان سے بغض رکھے اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ یعنی حسنؑ و حسینؑ۔

جنگ کرنا چاہتے ہیں تو اپنے اصحاب اور اعزا سے کہا کہ تم لوگ واپس چلے جاؤ اور مجھ سے جدا ہو جاؤ۔ انھوں نے کہا خدا اس زندگی کو قبیح قرار دے جو آپ کے بغیر ہو اور یہ بات آپ کی بہن جناب زینب بنت علیؑ نے سن لی وہ کھڑی ہو گئیں، دامن چادر زمین پر خط دے رہا تھا۔ انھوں نے کہا ہائے افسوس کاش کہ موت نے میری زندگی ختم کر دی ہوتی۔ میرے باپ علیؑ میری ماں فاطمہؑ اور بھائی حسنؑ آج کے دن مجھ سے بچھڑ گئے آگے گزرے ہوئے بزرگوں کے جانشین اور اے باقی رہنے والوں کے فریادرس! پھر آپ نے اپنے چہرے پر طمانچے مارے حسینؑ انھیں تسلی دیتے لیکن ان کے دل کو چین نہ آتا۔

پھر امام حسینؑ نے فرمایا اس زمین کو کیا کہا جاتا ہے۔ لوگوں نے کہا کربلا اور اسے نینوا بھی کہتے ہیں۔ آپ آبدیدہ ہوئے اور فرمایا کرب وبلا (یعنی دکھ اور مصیبت) مجھے میری نانی ام سلمٰی نے بتایا تھا کہ جبرئیل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تم اس وقت میرے پاس تھے تم رونے لگے تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو۔ میں نے تمھیں چھوڑ دیا اور رسول اللہؐ نے تمھیں اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیا۔ پس جبرئیل نے کہا کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں۔ فرمایا ہاں۔ جبرئیل نے عرض کی آپ کی امت عنقریب اسے قتل کر دے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی دکھا دوں جس میں یہ شہید ہوگا۔ فرمایا ہاں۔ ام سلمٰی کہتی ہیں کہ جبرئیل نے زمین کربلا پر اپنے پر پھیلا دیے اور آپ کو وہ زمین دکھلا دی پس جب امام حسینؑ سے کہا گیا کہ یہ زمین کربلا ہے تو آپ نے اس کی مٹی کو سونگھا اور فرمایا خدا کی قسم یہی وہ زمین ہے۔ جس کی خبر جبرئیل نے رسول کو دی تھی اور میں یقیناً اسی زمین میں شہید ہوں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور اس کو سونگھا اور فرمایا خدا کی قسم یہی وہ زمین ہے۔ ابن سعد نے طبقات میں اس بات کو واقدی سے بیان کیا ہے اور کہا کہ رسول اللہ بیدار ہوئے تو آپ کے ہاتھ میں سرخ رنگ کی مٹی تھی۔

نیز ابن سعد نے شعبی کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ حضرت علیؑ جنگ صفین کو جاتے ہوئے جب کربلا سے گزرے اور نینوا جو فرات کے سامنے ہے اس کے پاس پہنچے تو

کھڑے ہو گئے آپ نے وضو کا پانی لانے والے سے کہا ابو عبداللہ کو بتاؤ (یا حسینؑ کے باپ کو بتاؤ) کہ اس زمین کا کیا نام ہے۔ اس نے کہا کربلا! پس آپ آبدیدہ ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین تر ہو گئی۔ پھر فرمایا میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ گریہ کر رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ کس چیز نے آپ کو رلایا۔ آپ نے فرمایا ابھی جبریل میرے پاس آئے تھے انھوں نے بتایا کہ تحقیق میرا بیٹا حسینؑ فرات کے کنارے اس جگہ شہید کیا جائے گا جسے کربلا کہتے ہیں پھر جبریل نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور وہ مجھے سونگھنے کے لیے دی پس میری آنکھیں میرے قابو میں نہ رہیں اور وہ تر ہو گئیں۔

حسن بن کثیر اور عبد خبر نے روایت کی ہے۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ جب حضرت علیؑ کربلا پہنچے تو آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا میرا باپ قربان ہو جائے ان پر کچھ جوان ہیں جو یہاں مارے جائیں گے یہاں ان کے اونٹ بیٹھیں گے یہاں ان کے خیمے لگیں گے یہاں وہ شخص شہید ہو گا پھر آپ کا گریہ و بکا زیادہ ہو گیا۔

پس جب وہ رات آئی جس کی صبح آپ (حسینؑ) شہید ہوئے تو امام مظلوم تمام رات عبادت الٰہی میں مصروف رہے اور اپنے بھائی حسنؑ کے لیے دعائے رحمت کرتے رہے۔

جب صبح طلوع ہوئی وہ جمعہ کا دن اور دسویں محرم کی تاریخ تھی اور بعض کہتے ہیں کہ ہفتہ کا دن اور ۶۱ھ تھی۔ آپ نے اپنے اصحاب کو میمنہ اور میسرہ پر تیار کیا اور وہ ۴۵ سوار اور ایک سو پیادے تھے اور کچھ لوگ کہتے ہیں ستر سوار اور سو پیادے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ تیس پیادے تھے (لیکن یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ انصار چھوٹے بڑے سب ملا کر بہتر تھے)۔ آپ نے علم اپنے بھائی عباسؑ کو دیا خیمے اور اہل حرم اپنے پیچھے رکھے۔

پھر امام حسینؑ نے پکار کر کہا اے اہل کوفہ کیا یہ تمھارے خطوط نہیں جو تم نے میری طرف بھیجے اور مجھے دھوکا دیا۔ تمھارے عہد و پیمان کہاں گئے۔ کسی نے جواب نہ دیا اور

المستدرك

على الصحيحين

(4)

للإمام الحافظ أبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم النيسابوري

ترجمہ

الشيخ الحافظ أبي الفضل محمد شفيق الرحمن القادري الرضوي

شبير برادرز

حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَالْفَضْلُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ بَلَتْ طَائِفَةً مِنْ كَبِدِي وَلَقَدْ سُقِيتُ السَّمَّ مِرَارًا فَمَا سُقِيتُ مِثْلَ هَذَا

حضرت عمیر بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرے جگر کو کوئی چیز کاٹ رہی ہے۔ مجھے کئی مرتبہ زہر دیا گیا لیکن اس جیسا زہر پہلے کبھی نہیں دیا گیا۔

4817۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَافِظُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَحْطَبَةَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي كَبْشَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَى الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبًا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَصَّهَا عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ إِنْ صَدَقَتْ رُؤْيَاكَ فَقَدْ حَضَرَ أَجَلُكَ قَالَ فَسُمَّ فِي تِلْكَ السَّنَةِ وَمَاتَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ

حضرت عمران بن عبداللہ فرماتے ہیں: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کی آنکھوں کے درمیان "قل هو الله احد" لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے یہ خواب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو سنایا تو انہوں نے یہ تعبیر بیان کی اگر تمہاری خواب سچی ہے تو تمہاری موت کا وقت قریب ہے۔ راوی کہتے ہیں اسی سال ان کو زہر دیا گیا اور وہ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

أَوَّلُ فَضَائِلِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّهِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ

ابوعبداللہ حسین بن علی الشہید ابن فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

4818۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ شَدَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ، أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ، قَالَ: مَا هُوَ؟ قَالَتْ: إِنَّهُ شَدِيدٌ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتِ خَيْرًا، تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ غُلَامًا، فَيَكُونُ فِي حِجْرِكِ، فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ يَوْمًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ حَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ، فَإِذَا عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيقَانِ مِنَ الدُّمُوعِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا لَكَ؟ قَالَ: أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ ابْنِي هَذَا، فَقُلْتُ: هَذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✦✦ ابو عمار شداد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ام الفضل بنت الحارث، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں نے گزشتہ رات ایک خطرناک خواب دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: وہ بہت خطرناک ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے بہت اچھا خواب دیکھا ہے (اس کی تعبیر یہ ہے کہ) فاطمہ ؓ کے ہاں بچہ پیدا ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ اور وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت فاطمہ ؓ کے ہاں حضرت حسین ؓ کی ولادت ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ میری گود میں دیئے گئے۔ ایک دن میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حضرت حسین ؓ کو آپ کی گود میں دے دیا۔ کچھ دیر بعد جب میں نے توجہ کی تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں نے پوچھا: یا نبی اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، کیا وجہ ہے؟ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل امین ؑ تشریف لائے تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ میری امت اس کو شہید کر دے گی۔ میں نے (بڑے تعجب خیز لہجے میں) پوچھا: اس کو؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اور وہ (اس کے مقام شہادت) کی سرخ مٹی بھی میرے پاس لائے۔

✿ یہ حدیث امام بخاری ؒ اور امام مسلم ؒ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4819- أَخْبَرَنِي أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَكِّي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: وَلَدَتْ فَاطِمَةُ حُسَيْنًا بَعْدَ الْحَسَنِ لِسَنَةٍ وَعَشَرَةِ أَشْهُرٍ فَوَلَدَتْهُ لِسِتِّ سِنِينَ وَخَمْسَةِ أَشْهُرٍ وَنِصْفٍ مِنَ التَّارِيخِ وَقُتِلَ الْحُسَيْنُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ لِعَشْرٍ مَضَيْنَ مِنَ الْمُحَرَّمِ سَنَةَ إِحْدَى وَسِتِّينَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَخَمْسِينَ سَنَةً وَقَدْ ذَكَرْتُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ بِشَرْحِهَا فِي كِتَابِ مَقْتَلِ الْحُسَيْنِ وَفِيهِ كِفَايَةٌ لِمَنْ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ

✦✦ حضرت قتادہ ؓ فرماتے ہیں: حضرت فاطمہ ؓ کے ہاں حضرت حسن ؓ کی پیدائش کے ایک سال اور دس ماہ بعد حضرت حسین ؓ کی ولادت ہوئی، (اس سے ثابت ہوا کہ) حضرت حسین ؓ کی پیدائش ہجرت کے چھ سال ساڑھے پانچ ماہ بعد ہوئی۔ جبکہ آپ کی شہادت ۱۰ محرم الحرام ۶۱ ہجری کو ہوئی، شہادت کے وقت آپ کی عمر شریف ۵۴ سال تھی۔

✿ میں نے اس موضوع پر تفصیلی احادیث شہادت حسین ؓ کے باب میں بیان کر دی ہیں، سننے اور یاد رکھنے والے کے لئے کافی ہیں۔

4820- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِئٍ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ

4820 صحيح ابن حبان كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة، ذكر إثبات محبة الله جل وعلا للحسن بن علي حديث 7081، مصنف ابن أبي شيبة كتاب الفضائل ما جاء في الحسن والحسين رضي الله عنهما حديث 31558

تھام کر میرے ساتھ ٹیک لگائی، پھر میں آپ کے ہمراہ چلتے چلتے بنی قینقاع کے بازار تک گیا، اس دوران آپ علیہ السلام نے میرے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔ آپ نے بازار کا ایک چکر لگایا اور کچھ دیکھتے رہے پھر واپس چل دیے، میں بھی آپ کے ہمراہ واپس ہولیا، آپ مسجد میں تشریف لائے اور احتبا، فرما کر بیٹھ گئے (احتبا، ایک خاص انداز میں بیٹھنے کو کہتے ہیں) آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا میرے پاس لکاع کو بلاؤ، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے آئے اور آکر آپ علیہ السلام کی گود میں بیٹھ گئے اور آپ کی داڑھی مبارک سے کھیلنے لگ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا منہ کھول کر اس میں اپنا لعاب دہن ڈالتے اور ساتھ ساتھ یوں دعا مانگتے "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر"

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

4824۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي سَمِينَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ اَبِي عَمَّارٍ، عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحُسَيْنُ فِي حِجْرِهِ. اِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اَخْبَرَنِي: اِنَّ اُمَّتِي تَقْتُلُ الْحُسَيْنَ قَدِ اخْتَصَرَ ابْنُ اَبِي سَمِينَةَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَرَوَاهُ غَيْرُهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ بِالتَّمَامِ

✣✣ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا (اس وقت حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کی گود میں تھے) بے شک مجھے جبریل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ میری امت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دے گی۔

ابن ابی سمینہ نے یہ حدیث اختصار کے ساتھ بیان کی ہے جبکہ دیگر کئی راویوں نے محمد بن مصعب کے حوالے سے یہی حدیث مکمل بیان کیا ہے۔

4825۔ اَخْبَرَنَا اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ، حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ اَبِي غَرَزَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَجَاءَ قَوْمٌ مِنَ الْكُوفِيِّينَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ اَحِبُّونَا حُبَّ الْاِسْلَامِ، سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَرْفَعُونِي فَوْقَ قَدْرِي، فَاِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَنِي عَبْدًا قَبْلَ اَنْ يَتَّخِذَنِي نَبِيًّا، فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، فَقَالَ: وَبَعْدَ مَا اتَّخَذَهُ نَبِيًّا

هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْاِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

✣✣ حضرت یحیٰی بن سعید فرماتے ہیں: ہم حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس تھے کہ کوفہ کے کچھ لوگ ان کے پاس آئے۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: اے اہل عراق! تم ہم سے اس طرح محبت رکھو جس طرح اسلام کے ساتھ محبت رکھتے ہو، میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم مجھے میرے مرتبے سے آگے مت بڑھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنانے سے پہلے مجھے اپنا بندہ بنایا ہے۔ (یحیٰی بن سعید فرماتے ہیں) میں نے یہی حدیث حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے کہا: اور آپ کو نبی بنانے کے بعد بھی (آپ کو بندہ ہی قرار دیا)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی

شہرۂ آفاق کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم کا اردو ترجمہ

فضائلِ صحابہ رضی اللہ عنہم

امام ابو عبداللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ

ترجمہ: نوید احمد بشار تحقیق و تخریج: شیخ وصی اللہ بن محمد عباس حفظہ اللہ

نظر ثانی: ابو صالح سلیمان نورستانی فاضل مدینہ یونیورسٹی

بک کارنر

جہلم، پاکستان

تھا: تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو (سیدنا) ہارون (علیہ السلام) کو (سیدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کے ساتھ تھی، مگر میرے بعد نبی نہیں ہے، میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے جب ان کو کسی مسئلے میں مشکل پیش آتی یا کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس کا حل دریافت کرتے اور میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت حاضر تھا تو ان کو کوئی مسئلہ پیش آیا تو وہ فرمانے لگے: کیا یہاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ موجود ہیں، کھڑے ہو جاؤ، اللہ تمہارے پاؤں قائم رکھے۔ ❶

[1154] حدثنا أحمد بن إسرائيل قال رأيت في كتاب أحمد بن محمد بن حنبل رحمه الله بخط يده نا اسود بن عامر أبو عبد الرحمن قثنا الربيع بن منذر عن أبيه قال كان حسين بن علي يقول من دمعتا عيناه فينا دمعة أو قطرت عيناه فينا قطرة اثواه الله عز وجل الجنة

۱۱۵۴۔ سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص ہمارے لیے اپنی آنکھ سے آنسو بہاتا ہے یا ایک قطرہ گراتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسے جنت عطا کرے گا۔ ❷

[1155] حدثنا عمر بن سيف بن الضحاك المخرمي في سنة خمس وثمانين ومائتين قال نا الحسين بن شداد المخرمي حدثنا الحسن بن بشر نا قيس عن ليث عن محمد بن الأشعث عن بن الحنفية عن علي بن أبي طالب قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يولد لك ابن قد نحلته اسمي وكنيتي

۱۱۵۵۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ آپ کا ایک بیٹا ہوگا جس کے لیے میں اپنا نام اور کنیت اختیار کرتا ہوں۔ ❸

[1156] وفيما كتب إلينا عبد الله بن غنام الكوفي يذكر ان إسحاق بن وهب الواسطي حدثهم قثنا بشر بن عبيد أبو علي الدارمي قال نا أبو مسعود الجبلي عن مالك بن مغول عن الشعبي قال قال علي بن أبي طالب تعلموا العلم صغارا تنتفعوا به كبارا تعلموا العلم لغير الله يصير لذات الله

۱۱۵۶۔ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بچپن میں علم حاصل کرو بڑے ہو کر تمہیں فائدہ ہوگا دوسروں کی بھلائی کے لیے علم حاصل کرو تمہیں اس کے بدلے اللہ کی ذات ملے گی۔ (یعنی اللہ تمہاری ہر مشکل وقت میں مدد کرے گا) ❹

[1157] وفيما كتب إلينا يذكر ان عباد بن يعقوب حدثهم نا علي بن عابس عن عبد الله عن أبي حرب بن أبي الأسود الدئلي قال اشتكى أبو الأسود الفالج فنعت له ثعلب فطلبناها في خرب البصرة فبينا انا اطوف إذا انا برجل يصلي فأشار إلي فأتيته فقال من أنت فقلت أبو حرب بن أبي الأسود فقال أقرء أباك السلام وقل له عبد الله بن فلان يقرأ عليك السلام ويقول لك أشهد أني سمعت عليا يقول لأذودن بيدي هاتين القصيرتين عن حوض رسول الله رايات الكفار والمنافقين كما تذاد غريبة الإبل عن حياضها

---

❶ تحقیق: اسنادہ ضعیف جدا لاجل الکدیمی؛ تخریج: ریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ للطبری: 206/3

❷ تحقیق: احمد بن اسرائیل شیخ القطیعی لم اجدہ والباقون ثقات؛ تخریج: ذخائر العقبی للطبری: ص: 19

❸ تحقیق: اسنادہ ضعیف لضعف قیس بن الربیع والحدیث صحیح من طریق آخر؛

تخریج: مسند الامام احمد: 1/ 95؛ سنن الترمذی: 5/ 137؛ سنن ابی داود: 4/ 292؛ الادب المفرد للبخاری: ص: 293

❹ تحقیق: اسنادہ ضعیف لاجل بشر بن عبید ابی علی الدارمی؛ تخریج: لم اقف علیہ

[1391] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا حجاج نا حماد عن أبان عن شهر بن حوشب عن أم سلمة قالت كان جبريل عليه السلام عند النبي صلى الله عليه وسلم والحسين معي فبكى فتركته فدنا من النبي صلى الله عليه وسلم فقال جبريل أتحبه يا محمد فقال نعم فقال أن أمتك ستقتله وإن شئت أريتك من تربة الأرض التي يقتل بها فأراه إياه فإذا الأرض يقال لها كربلاء

۱۳۹۱۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سیدنا جبرائیل علیہ السلام تھے اور سیدنا حسین میرے پاس رو رہے تھے، میں نے چھوڑ دیا تو وہ آپ کے پاس چلے گئے، سیدنا جبرئیل علیہ السلام نے پوچھا: اے محمد ﷺ! آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہاں! سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ کی اُمت اس کو قتل کرے گی، اگر آپ ﷺ چاہیں تو میں آپ کو اس زمین کی مٹی دکھا دیتا ہوں جہاں یہ قتل ہوں گے، پس رسول اللہ ﷺ کو انہوں نے وہ زمین دکھائی جس کو کربلا کہا جاتا ہے۔ [1]

[1392] حدثنا إبراهيم بن عبد الله نا حجاج نا عبد الحميد بن بهرام الفزاري نا شهر بن حوشب قال سمعت أم سلمة تقول حين جاء نعي الحسين بن علي لعنت أهل العراق وقالت قتلوه قتلهم الله غروه وذلوه لعنهم الله وجاءته فاطمة رضي الله تعالى عنها ومعها ابنيها جاءت بهما تحملهما حتى وضعتهما بين يديه فقال لها أين ابن عمك قالت هو في البيت قال اذهبي فادعيه وائتيني بابني قال فجاءت تقود ابنيها كل واحد منهما في يد وعلي يمشي في أثرها حتى دخلوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأجلسهما في حجره وجلس علي على يمينه وجلست فاطمة على يساره قالت أم سلمة فأخذ من تحتي كساء كان بساطا لنا على المنامة في المدينة فلفه رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخذه بشماله بطرفي الكساء وألوى بيده اليمنى إلى ربه عز وجل قال اللهم أهل بيتي أذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا ثلاث مرار كل ذلك يقول اللهم أهلي أذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا قالت فقلت يا رسول الله ألست من أهلك فقال بلى فادخلي في الكساء قالت فدخلت في الكساء بعد ما قضى دعاءه لابن عمه وابنيه وابنته فاطمة عليهم السلام

۱۳۹۲۔ شہر بن حوشب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے اُمّ المومنین سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان کو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر ملی، وہ عراقیوں پر لعنت بھیجتے ہوئے فرمانے لگیں: انہوں نے سیدنا حسین کو قتل کیا، اللہ انہیں غارت کرے، انہوں نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کو دھوکہ دیا اور رسوا کیا، ان پر اللہ کی لعنت ہو، ایک دفعہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا صبح کے وقت اپنے دونوں بچوں کو اُٹھائے ہوئے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بچوں کو آپ ﷺ کے سامنے بٹھا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: آپ رضی اللہ عنہا کے چچا زاد کہاں ہیں؟ عرض کیا: وہ گھر میں ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جاؤ ان کو اور ان کے دونوں بیٹوں کو بھی بلا کر لاؤ۔ تو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنے بیٹوں کو دائیں بائیں پکڑ کر لا رہی تھیں، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے تھے۔ جب وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ان بچوں کو اپنی گود میں بٹھایا۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی دائیں اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا بائیں جانب بیٹھ گئیں۔ سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے خیبری چادر کھینچی جو مدینہ میں ہمارے سونے کے بستر پر تھی، رسول اللہ ﷺ نے سب کو لپیٹ لیا اور چادر کے دونوں کناروں کو بائیں ہاتھ سے پکڑا اور دایاں ہاتھ اپنے ربّ کی طرف اٹھایا اور دعا کی: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے نجاست دور فرما اور انہیں خوب پاک کر۔ یہ بات تین دفعہ دہرائی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کیا میں آپ ﷺ کے اہل میں سے نہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! چادر

---

[1] تحقیق: اسنادہ حسن، تخریج: المعجم الکبیر للطبرانی: 3/115۔ 114

امام طبرانی کی شہرہ آفاق کتاب المعجم الکبیر کی احادیث
کا فقہی ترتیب سے پہلی مرتبہ آسان سلیس اُردو ترجمہ بمع تخریج

المعجم الکبیر

جلد دوم

تالیف

الإمام الحافظ ابی القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب اللخمی الطبرانی

المتوفی ۳۶۰ھ

مترجم

غلام دستگیر چشتی سیالکوٹی

مدرس جامعہ رسولیہ شیرازیہ رضویہ بلال گنج لاہور

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ٥ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ٥ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

2744 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّائِغُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ، قَالَ: لَمَّا أُحِيطَ بِالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: مَا اسْمُ هَذِهِ الْأَرْضِ؟ قِيلَ: كَرْبَلَاءُ. فَقَالَ: صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ.

حضرت مطلب بن عبداللہ بن مطلب فرماتے ہیں کہ جب حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو گھیرا گیا تو آپ نے فرمایا: اس زمین کا کیا نام ہے؟ آپ سے عرض کی گئی: کربلا! آپ نے فرمایا: (میرے نانا) حضور ﷺ نے سچ کہا ہے' یہ زمین کرب وبلا ہے۔

2745 - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنِ حَسَّانَ الْمَرْوَزِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمَّارُ الْبَصْرِيُّ، وَعَبْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالُوا: ثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، قَالَا: ثنا عُمَارَةُ بْنُ زَاذَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ، قَالَا: ثنا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ مَلَكُ الْقَطْرِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَزُورَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَذِنَ لَهُ، فَجَاءَهُ وَهُوَ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ احْفَظِي عَلَيْنَا الْبَابَ، لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ. فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى الْبَابِ إِذْ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَفَتَحَ الْبَابَ، فَجَعَلَ يَتَقَفَّزُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَثِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ، فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ: تُحِبُّهُ يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ أُرِيَكَ مِنْ تُرْبَةِ الْمَكَانِ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهَا. قَالَ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل سے بارش کے فرشتے نے حضور ﷺ کی زیارت کے لیے اجازت مانگی' اس کو اجازت دی گئی' وہ فرشتہ آیا' آپ اُس وقت حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تھے۔ آپ نے فرمایا: اے اُم سلمہ! ہمارے دروازہ کی حفاظت کرنا کہ کوئی داخل نہ ہو! آپ دروازہ پر تھیں کہ اچانک حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور حضور ﷺ کی پیٹھ پر سوار ہونے لگے۔ حضور ﷺ انہیں پکڑ کے اپنے ساتھ لگا رہے ہیں اور بوسے لے رہے ہیں۔ فرشتہ نے آپ سے عرض کی: اے محمد ﷺ! آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اس فرشتے نے عرض کی: آپ کی اُمت اسے شہید کرے گی' اگر آپ چاہیں تو آپ کو اس جگہ کی مٹی دکھا دوں جس جگہ ان کو شہید کیا جائے گا' فرشتے نے ایک مٹھی مٹی اس جگہ سے لی جہاں

2745- أخرجه ابن حبان في صحيحه جلد 15 صفحه 142 رقم الحديث: 6742' وأبو يعلى في مسنده جلد 6 صفحه 129 رقم الحديث: 3402 كلاهما عن عمارة بن زاذان عن ثابت عن أنس به .

فَقَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ، فَأَتَاهُ بِسَهْلَةٍ حَمْرَاءَ، فَأَخَذَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَتْهُ فِي ثَوْبِهَا. قَالَ ثَابِتٌ: كُنَّا نَقُولُ إِنَّهَا كَرْبَلَاءُ

الحسين بن علي بن ابي طالب يكنى ابا عبد الله

2746 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ رِشْدِينَ الْمِصْرِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوحَى إِلَيْهِ، فَنَزَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنْكَبٌّ، وَلَعِبَ عَلَى ظَهْرِهِ، فَقَالَ جِبْرِيلُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُحِبُّهُ يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ، وَمَا لِي لَا أُحِبُّ ابْنِي. قَالَ: فَإِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُهُ مِنْ بَعْدِكَ. فَمَدَّ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَدَهُ، فَأَتَاهُ بِتُرْبَةٍ بَيْضَاءَ، فَقَالَ: فِي هَذِهِ الْأَرْضِ يُقْتَلُ ابْنُكَ هَذَا يَا مُحَمَّدُ، وَاسْمُهَا الطَّفُّ. فَلَمَّا ذَهَبَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتُّرْبَةُ فِي يَدِهِ يَبْكِي، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْبَرَنِي أَنَّ الْحُسَيْنَ ابْنِي مَقْتُولٌ فِي أَرْضِ الطَّفِّ، وَأَنَّ أُمَّتِي سَتُفْتَتَنُ بَعْدِي. ثُمَّ خَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عَلِيٌّ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَحُذَيْفَةُ وَعَمَّارٌ وَأَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَهُوَ يَبْكِي، فَقَالُوا: مَا يُبْكِيكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ أَنَّ ابْنِي الْحُسَيْنَ يُقْتَلُ بَعْدِي

آپ کو شہید کیا جانا تھا' وہ سرخ مٹی لایا۔ حضرت اُم سلمہ نے اسے کپڑا میں رکھا۔ حضرت ثابت فرماتے ہیں: ہم کہتے تھے: وہ کربلا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کے پاس آئے' اُس وقت آپ پر وحی اُتر رہی تھی' حضور ﷺ کے کندھے پر سوار ہوئے اور آپ کی پشت پر کھیلنے لگے' حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور ﷺ سے عرض کی: کیا آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے جبریل! یہ میرا لختِ جگر ہے' میں اس سے محبت کیوں نہ کروں؟ آپ نے فرمایا: آپ کے بعد آپ کی اُمت اسے قتل کرے گی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ گھمایا اور سفید مٹی لائے اور عرض کی: اے محمد ﷺ! اس جگہ آپ کے لختِ جگر کو شہید کیا جائے گا' اس کا نام الطف ہے۔ جب حضرت جبریل' حضور ﷺ کے پاس سے گئے تو حضور ﷺ نکلے' مٹی آپ کے ہاتھ میں تھی اور آپ رو رہے تھے۔ فرمایا: اے عائشہ! حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ حسین کو طف کی زمین میں شہید کیا جائے گا اور میری اُمت عنقریب میرے بعد اسے شہید کرے گی۔ پھر اپنے صحابہ کی طرف نکلے' ان صحابہ میں حضرت علی' حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت حذیفہ' حضرت عمار اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہم تھے' آپ رو رہے تھے۔ ان حضرات نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کیوں رو رہے

بِأَرْضِ الطَّفِّ، وَجَاءَنِي بِهَذِهِ التُّرْبَةِ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّ فِيهَا مَضْجَعَهُ

ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھے حضرت جبریل نے بتایا کہ میرے لختِ جگر حسین کو میرے بعد سرزمین الطف میں شہید کیا جائے گا' میرے پاس مٹی لائی گئی اور مجھے بتایا گیا کہ اس میں لٹایا جائے گا۔

2747 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، أَلَا أُعْجِبُكِ؟ لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ مَلَكٌ آنِفًا مَا دَخَلَ عَلَيَّ قَطُّ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي هَذَا مَقْتُولٌ، وَقَالَ: إِنْ شِئْتَ أَرَيْتُكَ تُرْبَةً يُقْتَلُ فِيهَا، فَتَنَاوَلَ الْمَلَكُ بِيَدِهِ، فَأَرَانِي تُرْبَةً حَمْرَاءَ.

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، ثنا هُدْبَةُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ: قَالَ لِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَبْلَ قَتْلِهِ بِيَوْمٍ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ لَهُمْ مَلِكٌ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے' حضور ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تم تعجب نہیں کرتی ہو کہ ابھی میرے پاس ایک فرشتہ آیا جو میرے پاس کبھی نہیں آیا' اس نے عرض کی: میرے اس لختِ جگر کو شہید کیا جائے گا اور عرض کی کہ اگر آپ چاہیں تو آپ کو اس جگہ کی مٹی دکھا دوں' جس جگہ ان کو شہید کیا جائے گا' اس فرشتے نے اپنے ہاتھ سے مٹی لی' پھر آپ نے مجھے سرخ مٹی دکھائی۔

حضرت علی بن حسین فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما نے ایک دن شہادت سے پہلے فرمایا: بنی اسرائیل کے ہاں فرشتہ تھا' اس کے بعد حدیث ذکر کی۔

2748 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ زِيَادٍ الْأَسَدِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: يَا

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں میرے گھر میں حضور ﷺ کے آگے کھیل رہے تھے' حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور عرض کی: اے محمد ﷺ! آپ کی اُمت آپ کے بعد آپ کے لختِ جگر کو شہید کرے گی۔ اپنے ہاتھ سے حضرت امام حسین کی طرف اشارہ کیا۔

مُحَمَّدُ، إِنَّ أُمَّتَكَ تَقْتُلُ ابْنَكَ هَذَا مِنْ بَعْدِكَ . فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْحُسَيْنِ، فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَضَمَّهُ إِلَى صَدْرِهِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَدِيعَةٌ عِنْدَكِ هَذِهِ التُّرْبَةُ . فَشَمَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: وَيْحَ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ . قَالَتْ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِذَا تَحَوَّلَتْ هَذِهِ التُّرْبَةُ دَمًا فَاعْلَمِي أَنَّ ابْنِي قَدْ قُتِلَ قَالَ: فَجَعَلَتْهَا أُمُّ سَلَمَةَ فِي قَارُورَةٍ، ثُمَّ جَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهَا كُلَّ يَوْمٍ، وَتَقُولُ: إِنَّ يَوْمًا تَحَوَّلِينَ دَمًا لَيَوْمٌ عَظِيمٌ

رسول اللہ ﷺ رو پڑے‘ انہیں اپنے سینے سے لگایا‘ پھر حضور ﷺ نے فرمایا: اس کی مٹی آپ کے پاس ہے‘ حضور ﷺ نے اس مٹی کو سونگھا‘ فرمایا: کربلا کے لیے ہلاکت! حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اُم سلمہ! جب یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے تو جان لینا کہ میرے لختِ جگر کو شہید کیا گیا ہے۔ حضرت اُم سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے اسے بوتل میں رکھا‘ پھر میں اس کو روز دیکھتی اور کہتی: بے شک ایک دن یہ مٹی خون میں تبدیل ہو جائے گی‘ وہ عظیم دن ہوگا۔

2749 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، قَالَا: ثنا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَا: ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ حِينَ جَاءَ نَعْيُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَعَنَتْ أَهْلَ الْعِرَاقِ، وَقَالَتْ: قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، غَرُّوهُ وَذَلُّوهُ، لَعَنَهُمُ اللَّهُ

حضرت شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا: جس دن آپ کے پاس حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی شہادت کی خبر آئی‘ آپ نے فرمایا: عراق والوں پر اللہ کی لعنت ہو! اور فرمایا: انہوں نے آپ کو شہید کیا‘ اللہ ان کو ہلاک کرے اور ان کو دھوکہ دیا اور ان کو ذلت کا شکار کیا‘ اللہ کی ان پر لعنت ہو۔

2750 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا ذَاتَ يَوْمٍ فِي بَيْتِي، فَقَالَ: لَا يَدْخُلْ عَلَيَّ أَحَدٌ

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ایک دن میرے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا: میرے پاس کسی کو نہ آنے دینا‘ میں انتظار میں تھی کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما داخل ہوئے‘ میں نے رسول اللہ ﷺ کے رونے کی آواز سنی‘ میں نے جھانکا تو میری نظر پڑی‘ حضرت امام حسین رضی

. فَانْتَظَرْتُ فَدَخَلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَمِعْتُ نَشِيجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي، فَاطَّلَعْتُ فَإِذَا حُسَيْنٌ فِي حِجْرِهِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَهُوَ يَبْكِي، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ حِينَ دَخَلَ، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ مَعَنَا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: تُحِبُّهُ؟ قُلْتُ: أَمَّا مِنَ الدُّنْيَا فَنَعَمْ . قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ هَذَا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ . فَتَنَاوَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ تُرْبَتِهَا، فَأَرَاهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أُحِيطَ بِحُسَيْنٍ حِينَ قُتِلَ، قَالَ: مَا اسْمُ هَذِهِ الْأَرْضِ؟ قَالُوا: كَرْبَلَاءُ . قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ .

اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھے' آپ ان کی پیشانی پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور رو رہے تھے' میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! جس دن یہ داخل ہوئے مجھے علم نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: حضرت جبریل گھر میں ہمارے پاس تھے' حضرت جبریل نے عرض کی: آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ میں نے کہا: دنیا میں سب سے زیادہ اس سے محبت کرتا ہوں' حضرت جبریل نے عرض کی: آپ کی اُمت عنقریب اس سرزمین پر شہید کرے گی جسے کربلا کہا جاتا ہے۔ حضرت جبریل نے مٹی پکڑی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھائی' جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو گھیرا گیا جب آپ کو شہید کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس زمین کا کیا نام ہے؟ اُنہوں نے کہا: کربلا! آپ نے فرمایا: اللہ اور اُس کے رسول نے سچ کہا ہے' یہ کرب و بلاء کی زمین ہے۔

2751 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: ثنا مُوسَى بْنُ صَالِحٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَرْبَدَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسِي بِالْبَابِ، وَلَا يَلِجَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ . فَقُمْتُ بِالْبَابِ، إِذْ جَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَهَبْتُ أَتَنَاوَلُهُ، فَسَبَقَنِي الْغُلَامُ، فَدَخَلَ عَلَى جَدِّهِ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ، أَمَرْتَنِي أَنْ لَا يَلِجَ

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے دروازے پر بیٹھ جا اور میرے پاس کسی کو نہ آنے دینا۔ میں دروازے پر کھڑی ہوئی' اچانک امام حسین رضی اللہ عنہ آئے' میں آپ کو پکڑنے کے لیے گئی تو آپ مجھ سے آگے نکل گئے' آپ اپنے نانا کے پاس آئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اللہ آپ پر فدا کرے! مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ کوئی داخل نہ ہو' یہ آپ کا لختِ جگر آیا ہے' میں اس کو پکڑنے لگی تو یہ مجھ سے آگے نکل گیا۔ جب تھوڑی دیر گزری تو میں نے دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ

. فَانْتَظَرْتُ فَدَخَلَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَمِعْتُ نَشِيجَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِي، فَاطَّلَعْتُ فَإِذَا حُسَيْنٌ فِي حِجْرِهِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ جَبِينَهُ وَهُوَ يَبْكِي، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ حِينَ دَخَلَ، فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ مَعَنَا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: تُحِبُّهُ؟ قُلْتُ: أَمَّا مِنَ الدُّنْيَا فَنَعَمْ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ سَتَقْتُلُ هَذَا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا كَرْبَلَاءُ. فَتَنَاوَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ تُرْبَتِهَا، فَأَرَاهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا أُحِيطَ بِحُسَيْنٍ حِينَ قُتِلَ، قَالَ: مَا اسْمُ هَذِهِ الْأَرْضِ؟ قَالُوا: كَرْبَلَاءُ. قَالَ: صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، أَرْضُ كَرْبٍ وَبَلَاءٍ.

اللہ عنہ آپ ﷺ کی گود میں تھے' آپ ان کی پیشانی پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور رو رہے تھے' میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! جس دن یہ داخل ہوئے مجھے علم نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا: حضرت جبریل گھر میں ہمارے پاس تھے' حضرت جبریل نے عرض کی: آپ اس سے محبت کرتے ہیں؟ میں نے کہا: دنیا میں سب سے زیادہ اس سے محبت کرتا ہوں' حضرت جبریل نے عرض کی: آپ کی اُمت عنقریب اس سرزمین پر شہید کرے گی جسے کربلا کہا جاتا ہے۔ حضرت جبریل نے مٹی پکڑی اور حضور ﷺ کو دکھائی' جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو گھیرا گیا جب آپ کو شہید کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس زمین کا کیا نام ہے؟ اُنہوں نے کہا: کربلا! آپ نے فرمایا: اللہ اور اُس کے رسول نے سچ کہا ہے' یہ کرب و بلاء کی زمین ہے۔

2751 - حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ التُّسْتَرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ غَنَّامٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: ثنا مُوسَى بْنُ صَالِحٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَرْبَدَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْلِسِي بِالْبَابِ، وَلَا يَلِجَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ. فَقُمْتُ بِالْبَابِ، إِذْ جَاءَ الْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَذَهَبْتُ أَتَنَاوَلُهُ، فَسَبَقَنِي الْغُلَامُ، فَدَخَلَ عَلَى جَدِّهِ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ، أَمَرْتَنِي أَنْ لَا يَلِجَ

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے دروازے پر بیٹھ جا اور میرے پاس کسی کو نہ آنے دینا۔ میں دروازے پر کھڑی ہوئی' اچانک امام حسین رضی اللہ عنہ آئے' میں آپ کو پکڑنے کے لیے گئی تو آپ مجھ سے آگے نکل گئے' آپ اپنے نانا کے پاس آئے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اللہ آپ پر فدا کرے! مجھے آپ نے حکم دیا تھا کہ کوئی داخل نہ ہو' یہ آپ کا لخت جگر آیا ہے' میں اس کو پکڑنے لگی تو یہ مجھ سے آگے نکل گیا۔ جب تھوڑی دیر گزری تو میں نے دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھ

عَلَيْكَ اَحَدٌ، وَاِنَّ ابْنَكَ جَاءَ، فَذَهَبْتُ اَتَنَاوَلُهُ فَسَبَقَنِي، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ تَطَلَّعْتُ مِنَ الْبَابِ، فَوَجَدْتُكَ تُقَلِّبُ بِكَفَّيْكَ شَيْئًا وَدُمُوعُكَ تَسِيلُ، وَالصَّبِيُّ عَلَى بَطْنِكَ. قَالَ: نَعَمْ، اَتَانِي جِبْرِيلُ، فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اُمَّتِي يَقْتُلُونَهُ، وَاَتَانِي بِالتُّرْبَةِ الَّتِي يُقْتَلُ عَلَيْهَا، فَهِيَ الَّتِي اُقَلِّبُ بِكَفِّي

میں کسی شی کو پلٹ رہے ہیں اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور امام حسین آپ کے پیٹ پر ہیں۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں! میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے بتایا کہ میری اُمت اسے قتل کرے گی اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لائے جس جگہ شہید کیا جائے گا' میں اس مٹی کو اپنے ہاتھوں پر پلٹ رہا ہوں۔

2752 - حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ الدِّمْيَاطِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ التِّنِّيسِيُّ، ثنا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، ثنا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ، عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ ذَاتَ يَوْمٍ، فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ خَاثِرُ النَّفْسِ، وَفِي يَدِهِ تُرْبَةٌ حَمْرَاءُ يُقَلِّبُهَا، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ التُّرْبَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: اَخْبَرَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ هٰذَا يُقْتَلُ بِاَرْضِ الْعِرَاقِ - لِلْحُسَيْنِ - فَقُلْتُ لِجِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَرِنِي تُرْبَةَ الْاَرْضِ الَّتِي يُقْتَلُ بِهَا، فَهٰذِهِ تُرْبَتُهَا

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ایک دن لیٹے ہوئے تھے' آپ اُٹھے تو پریشان تھے' آپ کے دست مبارک میں سرخ مٹی تھی جسے آپ پلٹ رہے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ مٹی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے حضرت جبریل علیہ السلام نے بتایا کہ اس عراق کی سرزمین پر حسین کو شہید کیا جائے گا۔ میں نے کہا: اے جبریل! مجھے اس جگہ کی مٹی دکھاؤ جس جگہ انہیں شہید کیا جائے گا' تو یہ وہ مٹی ہے۔

2753 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَاَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: ثنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا' آپ کے سر مبارک کے بال مبارک بکھرے

2752- أخرجه الحاكم في مستدركه جلد4صفحه440 .

2753- أخرجه نحوه الحاكم في مستدركه جلد 4صفحه439 رقم الحديث: 8201' وأحمد في مسنده جلد 1صفحه242 رقم الحديث: 2165' جلد 1صفحه283 رقم الحديث: 2553 كلاهما عن حماد بن سلمة عن عامر بن أبي عمار عن ابن عباس به' وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد جلد9صفحه194 عن ابن عباس .

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ بِنِصْفِ النَّهَارِ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، بِيَدِهِ قَارُورَةٌ فِيهَا دَمٌ، فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ فَقَالَ: دَمُ الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ، لَمْ أَزَلْ أَلْتَقِطُهُ مُنْذُ الْيَوْمِ . فَأُحْصِيَ ذَلِكَ الْيَوْمُ، فَوُجِدَ قَدْ قُتِلَ يَوْمَئِذٍ

ہوئے ہیں اور آپ کے دستِ مبارک میں بوتل ہے جس میں خون ہے۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: حسین اور اس کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں مسلسل آج کے دن اس کو اُٹھاتا رہا ہوں' میں نے آج کا دن شمار کیا ہے کہ آج کے دن آپ کو شہید کیا گیا۔

2754 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا سَعْدُ بْنُ وَهْبٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ شُبَيْلِ بْنِ عَزْرَةَ، عَنْ أَبِي جَبْرَةَ، قَالَ: صَحِبْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى أَتَى الْكُوفَةَ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ بِذُرِّيَّةِ نَبِيِّكُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ؟ قَالُوا: إِذًا نُبْلِيَ اللَّهَ فِيهِمْ بَلَاءً حَسَنًا . فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَنْزِلُنَّ بَيْنَ ظَهْرَانَيْكُمْ، وَلَتَخْرُجُنَّ إِلَيْهِمْ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ . ثُمَّ أَقْبَلَ يَقُولُ:

(البحر الطويل)

هُمُ أَوْرَدُوهُمْ بِالْغُرُورِ وَغَرَّدُوا... أَحَبُّوا نَجَاةً لَا نَجَاةَ وَلَا عُذْرَا

حضرت ابوجبرہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کوفہ میں آیا' حضرت علی منبر پر تشریف فرما ہوئے' اللہ کی حمد و ثناء کی' پھر فرمایا: تم پر وہ کیا وقت ہوگا جب تمہارے درمیان تمہارے نبی کی اولاد ہوگی؟ اُنہوں نے کہا: ہمیں اللہ اس آزمائش میں مبتلا کرے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! وہ تمہارے درمیان ضرور اُتریں گے' تم ان کی طرف ضرور نکلو گے' تم ضرور بضرور ان کو قتل کرو گے۔ پھر فرمایا: ان کو دھوکہ سے لایا جائے گا اور تم ان کے مقابلے سے پیچھے ہٹو گے' نجات کو پسند کرو گے' نہ نجات ہوگی' نہ کوئی عذر قبول ہوگا۔

2755 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، قَالَا: ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ هَانِئِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَيُقْتَلَنَّ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت امام حسین کو ضرور شہید کیا جائے گا اور بے شک میں اُس زمین سے بھی واقف ہوں' دو دریاؤں کے قریب جس میں یہ شہید ہوں گے۔

ارجح المطالب

یعنی

سیرت امیر المومنینؑ

عبیداللہ امرتسری

ناشر

حق برادرز

انارکلی لاہور

اعتنقته و جعلت تناعيه وليكته فلما اشتد البكاء خلت عنه فدخل حتى جلس فی حجر النبی صلی الله علیه واله وسلم قال جبریل للنبی صلی الله علیه واله وسلم ان امتک ستقتل ابنک هذا فتناول جبریل تربته فقال بمکان کذا و کذافخرج رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قد احتض حسینا کاسف البال مغموما فظنت ام سلمته انه غضب میں دخول الصبی فقالت یا نبی الله جعلت لک الفداء انک قلت لنا لا تبکوا هذا الصبی وامرتنی ان لا ادع احد ایدخل علیک فجاء فخلیت عنه فلم یرد علیها جواب فخرج الی الصحابته وهم جلوس فقال لهم ان امتی یقتلون هذا وفی القوم القوم ابو بکر و عمر وقال صلی الله علیه واله وسلم هذه تربته واراهم ایاها(اخرجه الطبرانی فی الکبیر فی مسند ابی امامته الباهلی) ابی امامہ باہلی سے مروی ہے کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد کیا کہ اس لڑکے یعنی امام حسین علیہ السلام کو تم مت رلایا کرو۔ اس روز جناب ام سلمہ کے گھر کی باری تھی۔ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے۔ حضرت گھر کی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے۔ اور ام سلمہ سے فرمایا میرے پاس کسی کو مت آنے دینا ناگہاں جناب حسین علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت کو دیکھ کر کوٹھڑی میں گھسنے لگے جناب ام سلمہ نے ان کو پکڑ کر گلے سے لگالیا۔ اور ان کو اندر جانے سے روک رکھا اور ان کو رونے سے چپ کرانے لگیں۔ جب وہ سخت رونے لگے جناب ام سلمہ نے ان کو چھوڑ دیا۔ اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس جا کر گود میں بیٹھ گئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا آپ کی امت ان کو عنقریب قتل کرے گی اور ہاتھ بڑھا کر حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تھوڑی سی مٹی دی اور کہا وہ ایسے مقام پر شہید کیے جائیں گے۔ پس حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم جناب حسین کو گود میں لیے ہوئے نہایت غمگین برآمد ہوئے۔ جناب ام سلمہ نے خیال کیا کہ شاید حضرت جناب حسین کے اندر جانے سے ناراض ہو گئے ہیں۔ وہ عرض کرنے لگیں یا نبی اللہ میں آپ پر قربان جاؤں۔ حضور نے ہمیں کہا تھا کہ اس لڑکے کو مت رلایا کرو اور یہ بھی حکم دیا تھا کہ کسی

کو میرے پاس گھر میں مت داخل ہونے دینا جب جناب امام حسین تشریف لائے تو میں نے ان کو روک رکھا تھا حضرت نے جناب ام سلمہ کو کچھ جواب نہ دیا اور صحابہ کے پاس تشریف لائے۔ جب صحابہ بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت نے ان سے فرمایا بہ تحقیق میری امت اس کو شہید کرے گی صحابہ میں حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت نے ان کو دکھا کر فرمایا کہ جہاں پر شہید کیے جائیں گے وہاں کی یہ مٹی ہے۔

(۲) عن انس بن مالک الحارث قل سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقول ان ابنی هذا تقتل بارض العراق یقال لها کربلا فمن شهد ذلک منکم فلینصرنه فخرج انس بن الحارث الی کربلا فقتل بهامع الحسین (اخرجه بن السکن والبغوی وابن منده و ابو نعیم و ابن عساکر) انس بن الحارث کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ میرا بیٹا یعنی امام حسین عراق کی زمین میں مارا جائے گا جس کو کربلا کہتے ہیں۔ پس جو شخص کہ تم میں سے وہاں موجود ہو اس کو چاہیے کہ اس کی مدد کرے۔ پس انس بن حارث امام حسین کے رکاب سعادت میں نکلے اور وہاں شہید ہو گئے۔

(۳) عن عائشه رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه واله وسلم قال اخبرنی جبریل ان ابنی الحسین یقتل بارض الطف و جاء نی بهذه التربه و اخبرنی ان فیها مضجعه (اخرجه ابن سعد والطبرانی) جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو خبر دی ہے کہ میرا بیٹا حسین طف کی زمین میں مارا جائے گا۔ اور یہ مٹی مجھ کو لا کر دکھائی گئی ہے۔ کہ اس میں ان کی قبر ہوگی۔

(۴) عن ابی سلمة بن عبدالرحمن ان الحسین دخل علی النبی صلی الله علیه واله وسلم و عنده جبریل فی مشربه عائشه رضی الله عنها فقال له جبریل ستقتله امتک وان شئت اخبر تک بالارض التی یقتل فیها واشار جبریل بیده الی الطف بالعراق

فاخذ تربة حمراء فاراه اياها(اخرجه البيهقي) ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جناب امام حسین علیہ السلام پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جناب میں تشریف لائے اور اس وقت حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس جناب ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جبرائیل علیہ السلام تشریف رکھتے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ ان کو آپ کی امت مار ڈالے گی اور اگر آپ چاہیں تو میں اس زمین سے خبر دے سکتا ہوں جس میں کہ وہ شہید ہوں گے اور جبرائیل علیہ السلام نے اپنے ہاتھ طف عراق کی طرف اشارہ کیا اور سرخ مٹی وہاں کی آپ کو دکھائی۔

(۵)عن ام الفضل بنت الحارث ان النبي صلى الله عليه واله وسلم قال اتاني جبريل فاخبرني ان امتي ستقتل ابني هذا يعني الحسين و اتاني من تربة حمراء(اخرجه ابو داؤد) ام الفضل بنت الحارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو جبرائیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ میری امت اس میرے بیٹے کو یعنی امام حسین کو عنقریب قتل کرے گی۔ اور مجھے سرخ مٹی وہاں کی لا دی ہے۔

(۶)عن ام الفضل بنت الحارث قالت دخلت على رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يوما بالحسين فوضعته في حجره ثم جانب مني التفاته فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم تجريان فقال اتاني جبرائيل فاخبرني ان امتي تقتل ابني هذا فاتاني بتربة من تربة حمراء(اخرجه الحاكم و البيهقي) ام الفضل بنت حارث کہتی ہیں کہ میں جناب حسین علیہ السلام کو لیے ہوئے ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں گئی اور میں نے ان کو حضور کی گود میں رکھ دیا پھر مجھے ایک کام پیش آ گیا جب اس سے فارغ ہوئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ حضور پرنور کی چشم مبارک اشک بار ہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور خبر دی ہے کہ میرے اس بیٹے کو میری امت قتل کرے گی۔ اور مجھ کو وہاں کی سرخ مٹی لا کر دکھائی ہے۔

(۷)عن ام سلمة قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم دخل على اليوم ملك ولم يدخل على قبلها فقال لی ان ابنک هذا حسینا مقتول وان شئت اريتک من تربته التی يقتل فيها فاخرج تربته حمراء (اخرجه احمد) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے تھے کہ آج میرے پاس ایک فرشتہ آیا جو آگے اس سے کبھی نہیں آتا تھا۔ کہنے لگا بہ تحقیق یہ آپ کا بیٹا حسین شہید ہونے والا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو جس زمین میں وہ قتل کیے جائیں گے اس کی مٹی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دکھاؤں پس سرخ مٹی مجھے نکال کردی۔

(۸)عن ام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اضطجع ذات يوم فاستيقظ وهو خائر وفی يده تربته حمر يقبلها فقلت ماهذا التربته يا رسول الله قال اخبرنی جبريل ان هذا يعنی الحسين يقتل بارض العراق و هذه تربتها (اخرجه اسحاق بن راهويه والبيهقی وابو نعیم) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب استراحت فرما کر اٹھے ان کے دست مبارک میں مٹی تھی جس کو لوٹ پوٹ کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ مٹی کیسی ہے۔ آپ نے ارشاد کیا۔ کہ جبرائیل نے مجھ کو خبر دی ہے کہ حسین عراق کی زمین میں شہید ہوں گے اور یہ وہاں کی مٹی ہے۔

(۹) عن ام سلمة قالت كان الحسن و الحسين يلعبان فی بيتی فنزل جبريل فقال يا محمد ان امتک تقتل ابنک هذا من بعدک واومی الی الحسين واتاه بتربته فشمها ثم قال ريح كرب و بلاء و قال يا ام سلمته اذا تحولت هذا التربته دما فاعلمی ان ابنی قدقتل فجعلتها فی قارورة (اخرجه ابو نعیم) جناب ام المومنین ام سلمی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جناب حسنین علیہما السلام میرے گھر میں کھیل رہے تھے پس جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہنے لگے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہ تحقیق آپ کی امت آپ کے اس بیٹے کو آپ کے بعد قتل کرے گی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جگہ کی مٹی لا کر دکھائی آپ

نے اس کو سونگھ کر فرمایا اس سے تکلیف اور رنج کی بو آتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ام سلمہ جب تم اس مٹی کو دیکھو اور خون میں بدلی ہوئی پاؤ پس سمجھ لو کہ یہ میرا بیٹا شہید ہو گیا ہے میں نے وہ مٹی ایک شیشہ میں ڈال دی۔

(۱۰)عن معاذ بن جبل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى الى الحسين و اتيت بتربته و اخبرت بقاتله (اخرجه الديلمی) معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حسین کی شہادت سے خبردار کیا گیا ہے اور مجھ کو اس کی مٹی دکھائی گئی ہے اور اس کے قاتل کی خبر دی گئی ہے۔

(۱۱) عن ابن عباس قال ما كنا نشك و اهل البيت متوافرون ان الحسين يقتل بارض الطف (اخرجه الحاكم) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اور بہت سے اہل بیت ہرگز اس میں شک نہیں کرتے تھے کہ حسین علیہ السلام زمین طف میں شہید کیے جائیں گے۔

(۱۲) عن ابن عباس قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم نصف النهار اشعث و اغبر بيده قارورة فيها دم ملتقط فساله فقال دم الحسين و اصحابه لم ازل اتبعه منذ اليوم فنظر و افوجد و اوقد قتل ذلك اليوم (اخرجه احمد والترمذی والبیهقی) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے ژولیدہ مو غبار آلودہ ہاتھ میں ایک شیشی تھی اس میں مٹی سے ملا ہوا خون تھا۔ حضورؐ سے استفسار کیا گیا آپ نے فرمایا حسین اور اس کے دوستوں کا خون ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ اس کو دیکھا کرتا تھا ایک دن اس کو دیکھا کہ بالکل خون ہو گیا پس معلوم ہوا کہ جناب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے ہیں۔

(۱۳)عن انس قال ان النبی صلى الله عليه وسلم قال استاذن ملك المطر ربه ان يزور النبی صلى الله عليه وسلم فاذن به و كان فی يوم ام سلمته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ام سلمته احفظی علينا الباب لا يدخل احدفتنا هی علی

الباب اذ دخل الحسين فاقتحم فوثب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل رسول الله صلی الله علیه وسلم یلثمه و یقبله فقال الملک اتحبه قال نعم قال ان ستقتله امتک وان شئت اریک المکان الذی یقتل به فاراه فجاء بسهلته او تراب احمر فاخذ ته ام سلمه و جعلته فی ثوبها (اخرجه البغوی فی معجمه و ابو حاتم فی صحیحه و ابو نعیم فی الحلیه واحمد الملافی سیرته و روی احمد نحوه و فی روایته الملا قالت ام سلمته ثم ناولنی کفا من تراب احمر و قال ان هذا من تربته الارض التی یقتل بها فمتی صارد ما فاعلمی انه قد قتل قالت ام سلمته فوضعته فی قارورة عندی و کنت احول ان یوما یتحول فیه دما انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مینہ کے فرشتے نے پروردگار عالم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے اذن مانگا خداوند تعالیٰ نے اس کو اذن دیا۔ اس دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب ام المومنین ام سلمی رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف رکھتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ دروازہ بند کر دے تاکہ کوئی ہمارے پاس نہ آئے۔ اتنے میں جناب حسین تشریف لائے اور دروازہ کو دھکیل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کود پڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کو چومنے لگے فرشتے نے عرض کیا یارسول اللہ کیا آپ ان سے محبت رکھتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اس کو قتل کرے گی۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہئیں تو میں آپ کو وہ مکان دکھاؤں جہاں پر وہ شہید ہوں گے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ جگہ دکھائی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نرم مٹی یا خاک وہاں کی لا کر دی پس اس مٹی کو جناب ام سلمہ نے اپنے کپڑوں میں رکھ لیا۔ بغوی نے معجم میں اور ابو حاتم نے اپنی جامع صحیح میں اور ابو نعیم نے حلیۃ الاولیا میں اس حدیث کو روایت کیا ہے اور امام احمد نے بھی اسی طرح سے روایت کیا ہے۔ اور ملا نے اپنی سیرت میں اس حدیث کو کسی قدر زیادتی سے روایت کیا ہے کہ جناب ام سلمہ روایت کرتی ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی بھر سرخ مٹی مجھ کو دی اور کہا یہ مٹی اس زمین کی ہے کہ جہاں وہ شہید ہوں

گے۔ پس جبکہ یہ خون بن جائے تم جان لینا کہ وہ قتل ہوگئے ہیں۔ جناب ام سلمہ کہتی ہیں کہ میں نے اس کو ایک شیشی میں رکھ لیا اور میں اس کو لوٹ پوٹ کرتی رہی ایک دن جو میں نے اس کو لوٹا تو وہ خون ہوگئی تھی۔

(۱۴) عن الشعبی قال مرعلی بکر بلا عند میسره الی صفین و حاذی نینوی قریته علی الفرات فوقف و سال عن اسم هذه الارض فقیل له کربلا فبکی حتی بل الارض من دموعه ثم قال دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یبکی فقلت ما یبکیک قال کان عندی جبریل انفا و اخبرنی ان ولدی الحسین یقتل بشاطی الفرات بموضع یقال له کربلا ثم قبض جبریل قبضه من تراب شمنی ایاها (اخرجه احمد) شعبی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں کہ صفین کی طرف جاتے ہوئے جناب امیر علیہ السلام قریہ نینوی کے مقابل فرات کے کنارے گزرے اور استادہ ہوکر پوچھا کہ اس زمین کا کیا نام ہے۔ لوگوں نے کہا کربلا آپ رونے لگے یہاں تک کہ آپ کے اشکوں سے زمین تر ہوگئی۔ پھر فرمایا کہ میں ایک دن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گیا۔ حضور رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا جناب کیوں گریہ کر رہے ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے۔ مجھ کو کہنے لگے کہ میرا بیٹا حسین فرات کے کنارہ پر شہید کیا جائے گا جس مقام کا نام کربلا ہے۔ پھر جبرئیل نے وہاں کی مٹی مٹھی بھر کر مجھے سنگھائی۔

(۱۵) عن اصبع بن بناته قال اتینا مع علی علی موضع قبر الحسین فقال ههنا مناخ رکابهم و ههنا موضع رحالهم و همنا مهراق دمائهم فتته من ال محمد صلی الله علیه وسلم یقتلون العرمته تبکی علیهم السماء والارض (اخرجه الملا و ابو نعیم) اخطب الخطبا ابلغ البلغا اصبع بن نباتہ رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کی رکاب سعادت میں موضع قبر حسین علیہ السلام پر گذرے جناب امیر علیہ السلام فرمانے لگے۔ یہ ان کے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے یہ ان کے اسباب کی جگہ ہے۔ یہ ان کے خون کے بہنے کی جگہ ہے۔ ایک

ولحيته التراب فسالت فقال شهدت قتل الحسين انفا (اخرجه الترمذی والدیلمی و الحاکم والبیهقی) جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا روتے ہوئے اور سراقدس اور ریش مبارک غبار آلودہ میں نے وجہ استفسار کی آپ نے فرمایا ہم ابھی قتل حسین پر سے آرہے ہیں۔

(۱۹) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یحشر ابنتی فاطمته و معها ثیاب مصبوغته بالدم فتعلق بقائمه من قوائم العرش فتقول یا عادل احکم بینی و بین قاتل و لدی فیحکم لابنتی و رب الکعبته (اخرجه الدیلمی) جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کے روز میری بیٹی فاطمہ اُٹھیں گی اور ان کے پاس خون کا لتھڑا ہوا کپڑا ہوگا۔ عرش کے پائے کو پکڑ کر کہیں گی اے عادل انصاف کر درمیان میرے اور میرے بیٹوں کے قاتل کے۔ پس حکم دیا جائے گا حسب منشاء میری بیٹی کے۔ کعبہ کے رب کی قسم ہے۔

(۲۰) عن یحیی الحضرمی انه سافر مع علی الی صفین فلما حاذی نینوی نادی صبرا ابا عبدالله بشط الفرات قلت ماذ قال ان النبی صلی الله علیه وسلم حدثنی جبرائیل ان الحسین یقتل بشط الفرات و ارانی قبضته من تربته (اخرجه ابو نعیم) یحییٰ حضرت (جنہوں نے جناب امیر کے ساتھ صفین کی طرف سفر کیا ہے) کہتے ہیں کہ جب جناب امیر علیہ السلام موضع نینوی کے مقابل پہنچے چلا کر فرمانے لگے یا ابا عبداللہ فرات کے کنارے صبر کریو۔ میں نے عرض کیا۔ یہ کیا بات ہے جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا بہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھ کو جبرائیل علیہ السلام نے آگاہ کیا ہے کہ بے شک امام حسین علیہ السلام فرات کے کنارے شہید کیے جائیں گے اور اس جگہ کی ایک مٹی مجھے دکھائی ہے۔

(۲۱) عن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قاتل الحسین فی تابوت من النار علیه نصف عذاب اهل النار (اخرجه الدیلمی والحاکم فی المستدرک